﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

# الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد23

جمعۃ المبارک 22 جولائی 2016ء

16 شوّال 1437 ہجری قمری ❁ 22 وفا 1395 ہجری شمسی

شمارہ30

## وقار اور سکینت سے نماز میں شامل ہو

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس میں دوڑ کر شامل نہ ہوا کرو بلکہ وقار اور سکینت سے چل کر آؤ۔ نماز کا جو حصہ امام کے ساتھ مل جائے پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے بعد میں پورا کر لو۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعۃ باب المشی الی الجمعۃ حدیث نمبر: 857)

## ﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

**تم میرے اس کلام کو روحانی نکات اور ربّانی معارف سے لبریز پاؤ گے۔ مزید برآں (یہ کلام) اپنی ساخت کے اعتبار سے بہت لطیف، بناوٹ کے لحاظ سے بڑا عمدہ اور الفاظ کے لحاظ سے بہت معیاری ہے۔ اس میں تم کوئی بے مقصد چیز نہیں پاؤ گے۔ اللہ کی قسم! یہ کلام فصاحتِ قرآنی کا پرتو ہے تا کہ وہ تدبّر کرنے والوں کے لئے ایک نشان ہو۔**

’’اور یقیناً اللہ نے اس زمانے کے لئے موتیں اور انعامات مقدر کر رکھے ہیں۔ پس جو لوگ ایمان لائے اور ایمان کے ساتھ ظلم کو نہیں ملایا انہیں رحمان خدا کی عنایات دی جائیں گی۔ اور جن لوگوں نے نہ تو توبہ کی اور نہ استغفار کیا اور نہ ہی ان کے دلوں کا تقویٰ اور علاقوں پر نازل ہونے والے مصائب کا خوف انہیں اس بندہ تک لے آیا اور انہوں نے بہت بڑی سرکشی کی اور نشہ بازوں کی طرح دنیا پر جھکے رہے یہی لوگ کثیر موتوں کا مزا چکھیں گے کیونکہ وہ عصیان میں حد سے گزر گئے۔ آسمان ان کے سروں پر گرے گا۔ اور زمین ان کے قدموں کے نیچے سے پھٹ جائے گی۔ اور ہر شخص اپنی جزا لے گا۔ اس وقت جزا سزا کے مالک اللہ کا وعدہ پورا ہو گا۔

اور اس کے لئے ایک نشان یہ بھی ہے کہ اللہ نے اسے یہ بشارت دی ہے کہ طاعون اس کے گھر میں داخل نہ ہو گی اور زلزلے اسے اور اس کے انصار کو ہلاک نہیں کریں گے۔ اور اللہ اس کے گھر سے ان دونوں کے شر کو دور رکھے گا۔ اور وہ ان دونوں کے تیر ترکش سے نہیں نکالے گا۔ اور نہ چلائے گا۔ اور نہ ہی ان کو پر لگائے گا اور نہ ہی تراشے گا۔ پھر اللہ رب العالمین کے فضل سے ایسا ہی وقوع پذیر ہوا اور یہ بندہ اور اس کے ساتھی اس کی رحمت کے طفیل امن سے زندگی گزار رہے ہیں۔ اور ان زلزلوں اور طاعون کی آہٹ تک نہیں سنتے۔ اور وہ گھبراہٹ اور چیخ و پکار سے محفوظ رکھے گئے ہیں۔ جبکہ تم دیکھ رہے ہو کہ طاعون کس طرح ہمارے اس علاقے اور (دیگر) اطراف واکناف میں تباہی پھیلا رہی ہے اور گلی کوچوں اور بازاروں میں چکر لگا رہی ہے۔ اور اسی طرح زلزلے ہیں کہ آتے وقت گھر والوں سے اجازت نہیں لیتے۔ اور نہ ہلاک کرنے اور نقصان پہنچانے کے وقت فتویٰ پوچھتے ہیں۔ اور ملک پر ان زلزلوں کی مصیبتیں پڑی ہوئی ہیں۔ اس بندہ کی بستی میں اس کے گھر کے دائیں بائیں اور اس گھر کے قرب وجوار میں بہت سے لوگ طاعون سے ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ اس کے گھر میں انسان تو درکنار ایک چوہیا تک نہیں مری۔ یقیناً اس میں ہر اس شخص کے لئے جس کی دو آنکھیں ہوں ایک بڑا نشان ہے۔ اور بخدا اگر تم ان نشانوں کا شمار کرو جو اس بندہ کی تائید کے لئے آسمان سے نازل ہوئے ہیں تو ہرگز شمار نہ کر سکو گے۔ اور اس بندہ کے لئے ایسی رنگارنگ کی نعمتیں آراستہ کی گئیں ہیں۔ جنہیں نہ تو خَلقِ خدا نے دیکھا اور نہ انہیں چکھا۔ یقیناً اس میں ایک واضح دلیل ہے ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں اور تکذیب میں جلدی نہیں کرتے اور تدبّر کرتے ہیں۔

اور ایک اور نشان اس کے لئے یہ ہے کہ اللہ اس کی دعا سنتا ہے اور اس کی گریہ وزاری ضائع نہیں کرتا۔ اور ہم نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں دعاؤں کی قبولیت کے بہت سے نمونے تحریر کر دیئے ہیں۔ نیز اپنے رب کے حضور تضرعات سے توجہ کرنے کے وقت اس بندہ پر جو اللہ نے فضل فرمایا اسے بھی (لکھا ہے)۔ لہٰذا ہمیں ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں پس جو کوئی اسیر شبہات ہو، اسے چاہیئے کہ اس (کتاب حقیقۃ الوحی) کی طرف رجوع کرے۔

اور ایک نشان اس کے لئے یہ بھی ہے کہ اللہ نے اپنی جناب سے اس کے کلمات کو عربی زبان میں حق و حکمت کے التزام کے ساتھ فصاحت بخشی ہے۔ ہر چند کہ وہ عرب نہیں اور نہ ہی اسے ان کی زبان سے کماحقہٗ شناسائی تھی۔ اور نہ ہی اس نے ادبی کتب کے مجموعوں کی ورق گردانی کی تھی۔ اور نہ ہی وہ ان لوگوں میں سے تھا کہ جنہیں فصاحت کی چھاتیوں سے دودھ پلایا گیا ہو۔ لیکن پھر بھی کسی انسان کے لئے ممکن نہ ہوا کہ وہ اس میدان کارزار میں اس کا مقابلہ کر سکے۔ بلکہ وہ ذلّت کے خوف سے اس کے قریب تک نہیں پھٹکے اور یہ فصاحتِ خداداد وہ شربت ہے جس کا لوگوں میں سے کسی نے گھونٹ تک نہیں پیا تھا۔ بلکہ وہ اس کے رب نے اسے پلایا تو اس نے انسانوں کے رب کے ہاتھوں سے پیا۔ پھر تم کدھر جا رہے ہو؟ نہ سوچ بچار کرتے ہو اور نہ تقویٰ سے کام لیتے ہو۔ کیا تم یہ کہتے ہو کہ یہ شاعر ہے حالانکہ شاعر لوگ تو صرف لغو باتیں کرتے ہیں اور وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ کیا تم نے کبھی کوئی ایسا شاعر دیکھا ہے جو صداقت اور حقائق (کا دامن) نہیں چھوڑتا اور صرف معارف و دقائق کی بات کرتا ہے اور کلیۃً حکمت کی گفتگو کرتا ہے اور صرف اور صرف ایسا کلام کرتا ہے جو معرفت کے نکات سے پُر ہو۔ بلکہ شعراء تو واہیات باتیں کرنے والوں کی طرح باتیں کرتے ہیں۔ یا مجنونوں کی طرح ہیں جو بے مقصد باتیں کرتے ہیں۔ جبکہ تم میرے اس کلام کو روحانی نکات اور ربّانی معارف سے لبریز پاؤ گے۔ مزید برآں (یہ کلام) اپنی ساخت کے اعتبار سے بہت لطیف، بناوٹ کے لحاظ سے بڑا عمدہ اور الفاظ کے لحاظ سے بہت معیاری ہے۔ اس میں تم کوئی بے مقصد چیز نہیں پاؤ گے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ غور و فکر نہیں کرتے؟ اور اللہ کی قسم! یہ کلام فصاحتِ قرآنی کا پرتو ہے تا کہ وہ تدبّر کرنے والوں کے لئے ایک نشان ہو۔ کیا تم کہتے ہو کہ یہ چور ہے۔ تو اگر تم سچے ہو تو ان جیسے مسروقہ صفحات (ہی) پیش کرو جن میں حق و حکمت کا ایسا التزام ہو۔‘‘

(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 18 تا 22۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آج ایک مرتبہ پھر آپ کو وقف نَو اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق مل رہی ہے۔ان اجتماعات کے انعقاد کا مقصد آپ میں یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ آپ واقف نَو ہیں۔اور آپ کو یہ موقع دینا مقصود ہے کہ آپ دوسرے احمدی نَو جوانوں کی نسبت زیادہ جماعتی علم حاصل کریں اور پھر اُن تعلیمات پر دوسروں سے زیادہ عمل کریں۔

آپ کی پیدائش سے پہلے آپ کے والدین نے آپ کی طرف سے ایک عہد کیا تھا کہ آپ جماعت کی خدمت کے لئے وقف ہیں۔آپ میں سے ایک بڑی تعداد نے اَب اس عمر کو پہنچ کر اپنے اس عہد کی تجدید اور اس کا اعادہ کرلیا ہے۔اس لئے مجھے آپ سے یہ امید اور توقع ہے کہ آپ سب جو آج یہاں میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں اس عہد کو عمر بھر اپنے آخری دم تک نبھاتے چلے جانے کی کوشش کریں گے۔

ایک واقف نَو کا پہلا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنی تمام استعدادیں، قابلیتیں، حرفت اور ہنر اپنے دین کی خدمت کے لئے استعمال میں لائے۔

ایک اور بہت بڑی ذمہ داری آپ پر یہ عائد ہوتی ہے کہ آپ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کا مقصد اپنی عبادت قرار دیا ہے۔

آپ کو روزانہ باقاعدگی سے **قرآن کریم کی تلاوت** کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔آپ کو صرف قرآن کریم کی عربی عبارت ہی نہیں پڑھنی چاہئے بلکہ **قرآن کریم کا ترجمہ** پڑھنا اور اس کا مطالعہ کرنا چاہئے تا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے احکامات سے آگاہی حاصل کریں اور پھر اپنی زندگیاں انہیں احکامات کی روشنی میں ڈھال کر بسر کرسکیں۔قرآن کریم کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ آپ کو چاہئے کہ آپ **حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا بھی مطالعہ کریں۔**

آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اصولوں اور احکامات کی روشنی میں ہمیشہ مسلسل استغفار کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔آپ کو ہمیشہ اپنے ذہن اور اپنے خیالات کو پاکیزہ رکھنا ہے۔آپ معاشرے کے دباؤ میں آکر اس سے متأثر ہونے والے نہ ہوں بلکہ آپ اس معاشرے کو جس میں آپ رہتے ہیں متأثر کرنے والے ہوں۔بغیر کسی احساس کمتری کا شکار ہونے کے آپ دوسروں تک اسلام کی خوبصورت تعلیمات پہنچائیں۔اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ وقف نَو کی حیثیت سے ایک عظیم خدمت سرانجام دے رہے ہوں گے۔

اس زمانہ میں اسلام کی بدنامی کی وجوہات کا تذکرہ اور اسلام کی شان وشوکت قائم کرنے کے اصول کا نہایت لطیف بیان۔

جماعت احمدیہ کے عقائد کا مختصر بیان۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی افراد جماعت سے توقعات کی روشنی میں واقفین نَو کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ۔

خلافت کی اطاعت اور خلیفۂ وقت کی ہدایات کی تعمیل کا ایک بہت اہم ذریعہ اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم فضل واحسان کی صورت میں قائم کیا ہوا ذریعہ ہے۔اور وہ ایم ٹی اے ہے۔ اس لئے آپ جہاں کہیں ہوں آپ کو ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے کہ میرا ہر خطبہ ضرور سنیں خواہ وہ کسی بھی ذریعہ سے ہو۔نشر واشاعت کے جدید ذرائع سے وابستہ ہونے اور انہیں صحیح طریق پر استعمال کرنے کی تلقین۔

## جماعت احمدیہ یوکے کے نیشنل وقف نو اجتماع کے موقع پر

## حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زرّیں نصائح پر مشتمل اختتامی خطاب کا اردو مفہوم

## فرمودہ یکم مارچ 2015ء بروز اتوار بمقام طاہر ہال، بیت الفتوح، مورڈن

(اردو ترجمہ: فاروق محمود۔فرخ راحیل)

**تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔**

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آج ایک مرتبہ پھر آپ کو وقف نَو اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق مل رہی ہے۔ان اجتماعات کے انعقاد کا مقصد آپ میں یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ آپ واقف نَو ہیں۔اور آپ کو یہ موقع دینا مقصود ہے کہ آپ دوسرے احمدی نَو جوانوں کی نسبت زیادہ جماعتی علم حاصل کریں اور پھر اُن تعلیمات پر دوسروں سے زیادہ عمل کریں۔اس لئے آپ اجتماع میں شمولیت کو ایک معمولی بات نہ سمجھیں بلکہ آپ کو بخوبی سمجھنا چاہئے کہ اس کی انتہائی اہمیت ہے۔آپ کی پیدائش سے پہلے آپ کے والدین نے آپ کی طرف سے ایک عہد کیا تھا کہ آپ جماعت کی خدمت کے لئے وقف ہیں۔آپ میں سے ایک بڑی تعداد نے اَب اس عمر کو پہنچ کر اپنے اس عہد کی تجدید اور اس کا اعادہ کرلیا ہے۔اس لئے مجھے آپ سے یہ امید اور توقع ہے کہ آپ سب جو آج یہاں میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں اس عہد کو عمر بھر اپنے آخری دم تک نبھاتے چلے جانے کی کوشش کریں گے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آج مَیں آپ سے کچھ اہم باتیں کروں گا۔سب سے پہلی انتہائی اہم بات یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کیا توقع کی ہے؟ ہر احمدی اور خاص طور پر ہر واقف نَو بیعت کرتے وقت اس بات کا عہد کرتا ہے کہ وہ دین کو تمام دنیوی معاملات پر مقدّم رکھے گا۔دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات اور تعلیمات کو ہمیشہ دنیا کی ہر چیز پر فوقیت دے۔اس لئے ایک واقف نَو کا پہلا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنی تمام استعدادیں، قابلیتیں، حرفت اور ہنر اپنے دین کی خدمت کے لئے استعمال میں لائے۔ایک شخص اپنے دینی فرائض کی سرانجام دہی کے بعد اللہ تعالیٰ کی اجازت کے موافق دنیاوی کاموں کو وقت اور توجہ دے سکتا ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** عین ممکن ہے کہ آپ میں سے کئی واقفین نو سے باقاعدہ طور پر جماعتی خدمات نہ لی جائیں۔ یا یوں کہنا چاہئے کہ فی الحال جماعت کو آپ کی باقاعدہ خدمات کی ضرورت نہیں ہے۔ واقفین نَو میں سے ایک بہت معمولی تعداد ایسی ہے جن کا جماعت باقاعدہ خدمت کے لئے انتخاب کرتی ہے۔لیکن آپ میں سے وہ جنہیں دنیاوی نوکریاں کرنے کی اجازت دی گئی ہے اُن کو ہمیشہ یہ بات اپنے مدّنظر رکھنی چاہئے کہ جب کبھی بھی آپ کو دین کی خدمت کے لئے بلایا جائے گا چاہے وہ رضا کارانہ طور پر ہو یا باقاعدہ کارکن کے طور پر ہو آپ کو فوراً بغیر کسی عذر کے اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کردینا چاہئے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ایک اور بہت بڑی ذمہ داری آپ پر یہ عائد ہوتی ہے کہ **آپ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں** کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کا مقصد اپنی عبادت قرار دیا ہے۔اس لئے قدرتی طور پر آپ میں سے وہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی تمام زندگی وقف کرنے کا عہد کیا ہے انہیں لازمًا اپنی نمازوں کی حفاظت کا انتہائی اعلیٰ معیار اور نمونہ قائم کرنا ہے۔اسلام کی تعلیمات کے مطابق مَردوں کے لئے اپنی نماز کی حفاظت سے مراد یہ ہے کہ پانچوں نمازیں مقررہ اوقات میں ادا کی جائیں اور نمازیں باجماعت ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو ارشاد فرمایا ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** **قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کرنا** بھی ایک حقیقی مسلمان کے لئے بہت ضروری ہے۔لیکن مَیں نے اس بات کا مشاہدہ کیا ہے کہ بعض واقفین نَو بھی باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ نہیں دیتے۔اس لئے آپ کو روزانہ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔ آپ کو صرف قرآن کریم کی عربی عبارت ہی نہیں پڑھنی چاہئے بلکہ قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنا اور اس کا مطالعہ کرنا چاہئے تا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے احکامات سے آگاہی حاصل کریں اور پھر اپنی زندگیاں انہیں احکامات کی روشنی میں ڈھال کر بسر کرسکیں۔جب آپ اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی روشنی میں ڈھالتے ہیں تو کئی ظاہری برائیاں جو آپ میں موجود ہیں دُور ہوجاتی ہیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہاں مغرب میں رہتے ہوئے آپ بعض اوقات بُری اور غیر اخلاقی عادتوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور اس معاشرے کی برائیوں کی طرف کھنچے جاتے ہیں۔اس لئے آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اصولوں اور احکامات کی روشنی میں ہمیشہ مسلسل استغفار کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔آپ نے ہمیشہ اپنے ذہن اور اپنے خیالات کو پاکیزہ رکھنا ہے۔آپ معاشرے کے دباؤ میں آکر اس سے متأثر ہونے والے نہ ہوں بلکہ آپ اُس معاشرے کو جس میں آپ رہتے ہیں متأثر کرنے والے ہوں۔بغیر کسی احساس کمتری کا شکار ہونے کے آپ دوسروں تک اسلام کی خوبصورت تعلیمات پہنچائیں۔اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ واقف نَو کی حیثیت سے ایک عظیم خدمت سرانجام دے رہے ہوں گے۔اب کئی ہزار واقفین نَو ہیں اس لئے اگر ہر واقف نَو اپنے دائرے میں اور اپنے ماحول میں اپنی اس ذمہ داری کو ادا کرے کہ وہ اسلام کی حقیقی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچائے تو اس طرح اسلام کی حقیقی تعلیمات جماعت احمدیہ کے ذریعہ معاشرے کے ایک اچھے خاصے بڑے طبقے تک پہنچ سکتی ہیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اس زمانہ میں اسلام کو بدنام کیا جا رہا ہے اور یہ بعض لوگوں کے تشدّد پسندانہ رویے کو اختیار کرنے کے بعد شدّت پسند

باقی صفحہ 4 پر ملاحظہ فرمائیں

# مَصَالِحُ الْعَرَب

## (عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

## حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات ، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

**قسط نمبر 410**

## مکرم احمد وراک صاحب

مکرم احمد وراک صاحب کا تعلق عرب دنیا کے مغربی حصہ کے ایک ملک سے ہے۔ چند سال قبل انہیں بیعت کی توفیق ملی ہے۔ وہ اپنے اس سفر کا مختصر احوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

مَیں مسلمان گھرانے میں پیدا ہوا اور مسلم معاشرے میں پلا بڑھا۔ گو دینی علوم سے تو زیادہ واقفیت نہ تھی لیکن اسلام کی حقانیت اور سچائی پر مکمل یقین تھا۔

### حقیقی اسلام اور عاشق رسولؐ

نوجوانی کی عمر میں اسلام کے بارہ میں زیادہ جاننے کی تقریب اس وقت پیدا ہوئی جب میرے بچپن کے ایک مسلمان دوست نے عیسائیت قبول کرلی۔ وہ جب بھی مجھ سے ملتا اسلام کے خلاف دلائل دے دے کر میرے دل میں شبہات پیدا کرنے کی کوشش کرتا۔ اس دوست کے ساتھ گفتگو کے سلسلہ میں مجھے اسلام کے بارہ میں بہت کچھ جاننے کا موقع ملا۔ جب اس کے بے سروپا دلائل اور ٹیڑھی منطق والی بحثوں کا سلسلہ بڑھا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ ایک سال کے بعد وہ مجھے ملا تو مجھے یہ سن کر خوشگوار حیرت ہوئی کہ اس نے دوبارہ اسلام قبول کرلیا ہے۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اس بار جو اسلام اسے ملا ہے وہ اس سے مختلف ہے جس پر وہ پہلے قائم تھا۔ پھر اس نے کہا کہ دراصل صحیح اسلام یہی ہے جو اَب اس نے قبول کیا ہے۔ کیونکہ یہ وہ اسلام ہے جو امام مہدی اور مسیح موعود لے کر آئے ہیں۔ یہاں سے میرا اس کے ساتھ احمدیت کے بارہ میں تحقیق کا سفر شروع ہوا۔ وہ ایک روز آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا جس پر امام مہدی علیہ السلام کی تصویر اور ان کے قصیدہ کے بعض اشعار تھے۔ اس نے شعر پڑھنے شروع کئے اور پھر جب اس قصیدے میں یہ مصرعہ آیا کہ يَاسَيِّدِيْ قَدْ جِئْتُ بَابَکَ لَاحِفًا اور یہ کہ يَاسَيِّدِيْ أَنَاأَحْقَرُ الْغِلْمَانِ، تو مَیں نے اس امام مہدی کی تصویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ یہ کوئی عام آدمی نہیں ہے۔ یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سرتاپا سرشار ہے۔

### تحقیق و بیعت

میرے دوست کے ذریعہ مجھے جماعت کی ویب سائٹ کا بھی پتہ چلا۔ میں روزانہ اس سے مختلف موضوعات کے بارہ میں پڑھتا اور پھر جماعت کے موقف کا دیگر اسلامی فرقوں کے عقائد کے ساتھ موازنہ کرتا۔ ہر بار مجھے جماعت احمدیہ کا موقف ہی اپنی فطرت اور منطق کے قریب ترین محسوس ہوتا۔ میں نے یونہی تحقیق کا سفر جاری رکھا اور ساتھ خدا تعالیٰ سے صراط مستقیم کی طرف ہدایت کی دعا بھی کرتا رہا۔ اسی سفر میں تین سال کا عرصہ گزر گیا۔ بالآخر مجھے یقین ہوگیا کہ یہی وہ صراط مستقیم ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول فرماتے ہوئے مجھے ہدایت دے دی ہے۔ چنانچہ میں نے تحقیق مکمل ہونے کے بعد بیعت فارم پُر کرکے ارسال کردیا۔

عجیب بات یہ ہے کہ جس شخص کے ذریعہ میرا احمدیت سے تعارف ہوا وہ لوگوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی سچائی کی تبلیغ تو کرتا ہے لیکن خود ابھی تک بیعت نہیں کرسکا۔

### تسلی بخش رؤیا

بیعت کے بعد مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک نوجوان کے ساتھ ایک صحراء میں چل رہا ہوں۔ ریت اس قدر ہے کہ چلتے چلتے میرے پاؤں ریت میں دھنسے جاتے ہیں۔ لمبے اور کٹھن سفر کے بعد بالآخر ہم ایک ایسے راستے پر پہنچ جاتے ہیں جو اس قدر سفید ہے کہ اس پر اگر کوئی چیونٹی بھی چلے تو فوراً نظر آجائے گی۔

میرا ساتھی نوجوان قبلہ رخ کھڑے ایک شخص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ رسول اللہ ہیں۔ یہ سنتے ہی ہم دونوں بسرعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھاگتے ہیں۔ ایسے لگتا ہے کہ جیسے ہمارے قدم ہوا میں ہی چلتے ہیں اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جذب کی کیفیت میں پرواز کرتے ہوئے پہنچ جاتے ہیں۔ آپ نے اس وقت ایک عمامہ پہنا ہوا ہے اور آستینیں اوپر چڑھا کر زمین میں کچھ بو رہے ہیں۔ آپ کے سامنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حجاب اوڑھے بیٹھی ہیں۔ اچانک رسول اللہ سب کچھ چھوڑ کر ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتے ہیں اور نماز شروع کردیتے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد حضورؐ نماز سے فارغ ہوجاتے ہیں تو میں آپ سے بات کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔ آپ عرب دنیا کے مغربی ممالک کے بارہ میں کوئی بات کرتے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ میرا ساتھی نوجوان حضورؐ کے ساتھ اس ملاقات میں موجود نہیں ہوتا۔

مَیں نے اس رؤیا کی یہ تعبیر کی کہ صحراء میں چلنا اور ایسے میں پاؤں دھنسنے سے مراد میرا شکوک وشبہات کا وہ سفر تھا جس پر میں چل رہا تھا۔ اور دودھ کی طرح سفید اور شفاف راستہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا راستہ ہے جس تک میں لمبی تحقیق کے بعد پہنچا ہوں۔ رؤیا میں میرا ساتھی نوجوان وہی ہے جس نے مجھے احمدیت کا راستہ دکھایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم کی بیعت سے ہمیں آپؐ کی بعثت ثانیہ کا عہد نصیب ہوا اور خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات میں اسی طرف اشارہ تھا۔ اور چونکہ میرے ساتھی نوجوان نے بیعت نہیں کی اس لئے رسول اللہ کے ساتھ ملاقات کے دوران وہ موجود نہ تھا۔

### تبلیغ، ابتلاء اور کشفِ حقیقت

بیعت کے بعد مجھ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑی روحانی اور اخلاقی تبدیلی آئی۔ نیز مَیں نے اپنے دوستوں سے بھی احمدیت کے بارہ میں بات کرنی شروع کردی۔ ایک بار میرے ایک دوست نے کہا کہ تم میرے ساتھ امام مسجد کے پاس چلو۔ میں نے کہا کہ میں احمدیت میں بالکل نیا ہوں اور امام مسجد سے بات کرنے کے لئے کسی پرانے احمدی کو ساتھ لے لیتا ہوں۔ لیکن ایسا نہ ہوسکا اور مجھ اکیلے کو ہی امام مسجد کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ مجھے دیکھتے ہی کہنے لگے کہ تمہیں علماء کی شان میں گستاخی کی جرأت کیسے ہوئی؟ میں نے کہا میں نے حقیقی علماء کی شان میں تو کبھی گستاخی نہیں کی۔ ہاں ان علماء کے بارہ میں ضرور بات کی ہے جن کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”عُلَمَائُھُمْ“ قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ بدترین مخلوق ہوں گے۔ میرے منہ سے یہ حدیث سننے کے بعد امام صاحب سوچ میں پڑ گئے۔ پھر کچھ توقّف کے بعد بولے: میں تمہیں عربی زبان کا ایک جملہ دیتا ہوں تم مجھے اس کے اعراب تو بتاؤ تا تمہاری علمیت کا پول بھی کھل جائے۔ میں نے کہا کہ کیا عربی جملوں کے اعراب جاننا ہی کسی کے حق پر ہونے کا معیار ہے؟ اور اگر یہ بات درست ہے تو کیا اس مسجد میں بیٹھے ہوئے آپ کے تمام مریدوں کو عربی جملوں کے اعراب آتے ہیں؟ یہ سن کر امام صاحب نے سب کے سامنے ہونے والی بات کو ختم کرنے کے لئے کہا کہ تمہاری بات درست ہے کہ کسی کی علمی میدان میں برتری اس کے حق پر ہونے کی دلیل ہرگز نہیں ہوسکتی۔ پھر اس نے مجھ سے میرا فون نمبر مانگا اور بات کرنے کے لئے نئی تاریخ مقرر کردی۔ میں اس مقرر کردہ تاریخ پر حاضر ہوا تو مسجد کے ایک نمازی نے فتنہ برپا کرتے ہوئے مجھے قتل کی دھمکی دی پھر مسجد کے اندر مجھے زدوکوب کیا اور ساتھ ہی میرے اہل خانہ کو فون کرکے یہ بھی کہہ دیا کہ گویا میں امام صاحب کو مارنے کی نیت سے مسجد میں آیا تھا۔ میرے اہل خانہ کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے مجھے گھر بدر کردیا۔ پھر جب انہیں پتہ چلا کہ یہ محض اس شخص کی افتراء پردازی تھی جس نے میرے گھر فون کیا تھا تو مجھے واپس گھر بلا لیا۔

آخر میں یہی کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے امام الزمان کو پہچاننے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

☆☆☆☆☆

## مکرم فَرَج الانصاری صاحب

مکرم فرج الانصاری صاحب کا تعلق تیونس سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1951ء میں ہوئی اور انہیں 2014ء کے شروع میں قبولِ احمدیت کی توفیق ملی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے سفر کا مختصر احوال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

میری پیدائش ایک متدیّن گھرانے میں ہوئی۔ میرے دادا جان امام مسجد تھے اور بچوں کو قرآن کریم حفظ کرواتے تھے۔ وہ ایک مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔

مَیں مسجد میں ہونے والے دروس سنتا اور ہمیشہ یہ سوچتا کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دعائیں کیوں نہیں سنتا؟ جب یہ سوال میں نے ایک عالم دین سے پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ اس کا سبب یہ ہے کہ مسلمانوں میں اتحاد نہیں اور وہ ایک ہاتھ پر جمع نہیں ہیں۔ میں اکثر سوچتا کہ مسلمان کب متحد ہوں گے اور کب انہیں غلبہ حاصل ہوگا؟ کب یاجوج ماجوج نکلیں گے اور کب دجال اپنے گدھے پر سوار ہوکر خروج کرے گا؟ مجھے ان امور کی سمجھ نہ آتی تھی لیکن میں اس یقین پر قائم تھا کہ کسی روز ان کی حقیقت عیاں ہوجائے گی۔

### جماعت سے تعارف

زندگی کی اسی ڈگر پر چلتے چلتے 2013ء کا سال آگیا۔ ایک روز میرے بیٹے نے آکر مجھے بتایا کہ مسیح علیہ السلام کا ظہور ہوچکا ہے۔ مَیں نے کہا کہ اس نے آسمان سے نازل ہونا تھا۔ اس نے کہا کہ وہ مسیح فوت ہوچکے ہیں اور جب آسمان پر اس جسم کے ساتھ گئے ہی نہیں تو وہاں سے واپس کیسے آئیں گے۔ پھر اس نے جب آیات قرآنیۃ: (یا عیسی إني متوفیک)، (فلما توفیتني)، (کل نفس ذائقة الموت) (وما جعلنا لبشر من قبل الخلد أفإن مت فهم الخالدون) پڑھ کر استدلال کیا تو میرے پاس کوئی دلیل نہ رہی۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ یہ جماعت احمدیہ کا موقف ہے اور یہ ساری باتیں اس نے ایم ٹی اے العربیہ سے سیکھی ہیں اور وہ دل سے احمدیت قبول کرچکا ہے۔

### استخارہ اور راہنمائی اور بیعت

مَیں نے یہ سنا تو ایم ٹی اے دیکھنے کا فیصلہ کیا۔ مجھے جماعت کا ”محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں“ کا ماٹو بہت پسند آیا۔ اس دوران میری اپنے بیٹے اور محمد نامی ایک مقامی احمدی کے ساتھ گفتگو جاری رہی۔ بالآخر ان دونوں نے مجھے استخارہ کرنے اور خدا تعالیٰ سے راہنمائی حاصل کرنے کا مشورہ دیا۔ مجھے ان کی تجویز پسند آئی اور مَیں نے خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعا کی کہ خدایا! اگر یہ شخص جو مسیح اور مہدی ہونے کا دعویدار ہے سچا ہے اور تیرا محبوب اور برگزیدہ ہے تو مجھے اس کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرما اور اگر یہ تیری طرف سے نہیں ہے تو مجھے اس سے دور کردے۔ خدایا! مجھے حق کو سچا اور واضح کر کے دکھا دے اور پھر اسے قبول کرنے کی توفیق عطا فرما اور باطل کو جھوٹا ثابت کر کے دکھا دے اور اس سے اجتناب کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اس دعا پر مداومت اختیار کرنے کے بعد مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک قدیم گھر میں ہوں جو بے ترتیب اور گندہ ہے۔ میں اسے چھوڑ کر اپنا کچھ سامان اٹھا کر ایک بڑی مسجد میں داخل ہوتا ہوں جہاں لوگ گروپس کی شکل میں بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک شخص اعلیٰ درجہ کے میوہ جات پر مشتمل ایک بڑا برتن میرے سامنے کردیتا ہے اور میں اس میں سے دونوں مٹھیاں بھر کے لیتے ہوئے کہتا ہوں کہ اتنا ہی میرے لئے کافی ہوگا۔

رؤیا کا خلاصہ یہ تھا کہ میں گندے گھر سے صاف اور وسیع مسجد میں گیا جہاں پیار ومحبت کی فضا میں کھانا بانٹا جارہا تھا اور میں نے حسب استطاعت اس میں سے لے لیا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ میں اپنی سابقہ ایمانی حالت سے احمدیت کی طرف منتقل ہو کر اعلیٰ روحانی لذات پاؤں گا۔ چنانچہ مکمل طور پر مطمئن ہونے کے بعد میں نے فروری 2014ء کو بیعت فارم پُر کرکے ارسال کردیا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میری بیوی اور بیٹی کو بھی قبول احمدیت کی توفیق عطا فرمائی۔ بعد میں میرا دوسرا بیٹا بھی ہمارے ساتھ آملا اور پھر میری بڑی بیٹی کو بھی اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے راستے پر گامزن فرمادیا۔

### بیعت کے بعد برکت کا احساس

بیعت سے قبل میری تنخواہ میں ہمارا بہت ہی مشکل سے گزارا ہوتا تھا۔ لیکن بیعت کے بعد ایک روز میری اہلیہ نے مجھ سے کہا کہ کیا تم نے محسوس نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بیعت کے بعد اسی تنخواہ کی رقم میں کس قدر برکت ڈالی ہے؟ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اب تنخواہ تو وہی ہے لیکن اب ہمارا کھلا گزارا ہوتا ہے اور کچھ رقم بچ بھی جاتی ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کی خاص برکت سے ہماری پھلوں کی فصل بھی غیر معمولی طور پر منافع بخش ہونے لگ گئی ہے۔

قبول احمدیت سے قبل مَیں اکثر پورے دن میں 50 رکعت نوافل ادا کیا کرتا تھا۔ لیکن یہ محض ظاہری سجود وقیام تھے جو خشوع وخضوع کی متاع سے محروم تھے۔ اب قبولِ احمدیت کے بعد میری عبادت بھی سنور گئی اور اس میں خشوع وخضوع کے علاوہ وہ لذت بھی پیدا ہوگئی جس سے قبل ازیں آشنائی نہ تھی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(باقی آئندہ)

## بقیہ: خطاب حضور انور۔ از صفحہ نمبر 2

گروہوں اور تنظیموں میں شامل ہونے سے ہو رہا ہے۔ یہ تنظیمیں شدّت پسندی کی تعلیم دیتی ہیں اور شدّت پسندی کے کاموں میں بھی ملوث ہیں۔ سینکڑوں ایسے نَو جوان ہیں جو برطانیہ کو چھوڑ کر عراق اور شام چلے گئے ہیں اور نام نہاد اسلامی تنظیم ISIS میں یا IS میں شامل ہوگئے ہیں۔ یہ نَو جوان جنہیں دھوکے سے اس جال میں پھنسایا گیا ہے وہ اس دغا میں آکر بڑے پُر جوش ہو کر یقین رکھتے ہیں کہ وہ اسلام کی خدمت کرنے جا رہے ہیں۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ ان کے اس عمل کا اسلام سے دُور کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ہم شاید نوجوانوں کو اس بات کے اصل ملزم نہیں ٹھہرا سکتے اگر اس بات کو مدّ نظر رکھا جائے کہ انہیں اسلام کی غلط تصویر پیش کی گئی ہے اور اسلام کی صریحًا غلط تعلیم دی گئی ہے۔ اس کے نتیجہ میں نوجوان اِن غلط عقائد کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور پھر بد قسمتی سے ان پر عمل کرتے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ مسلمہ کے نوجوان اور خاص طور پر واقفین نَو نوجوانوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ بچپن سے ہی اسلام کی حقیقی تعلیمات کو سیکھیں اور ان کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سکھائی جاتی ہیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اسلام کی حقیقی تعلیمات کو صرف قرآن کریم سے ہی لیا جا سکتا ہے اور قرآن کریم ہی اُن کو دریافت کرنے کا منبع ہے۔ اس لئے ہم پر اللہ تعالیٰ کا انتہائی فضل و احسان ہے کہ ہمیں اس دَور میں امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے کی سعادت ملی۔ آپؑ نے اسلام اور قرآن کریم کی حقیقی تعلیمات ہم پر آشکار کیں۔ دوسری طرف اِن ممالک میں ایسے نَو جوان ہیں جو اسلام کے غلطی خوردہ عقائد پر اعتقاد رکھنے کی وجہ سے ظالمانہ اور بہیمانہ عمل سرانجام دے رہے ہیں۔ احمدی نوجوان اور خاص طور پر واقفین نَو کو اس بات کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے کہ وہ دینی علم حاصل کریں۔ آپ جہاں کہیں بھی ہوں، خواہ آپ سکول میں ہوں، کالج میں ہوں، یونیورسٹی میں ہوں یا کسی کمپنی میں ملازمت کر رہے ہوں آپ کو چاہئے کہ دنیا کو اس علم سے یعنی اسلام کی حقیقی تعلیمات کی تشہیر کے ذریعہ سے منور کریں۔ واقفین نَو کو چاہئے کہ اپنے ایمان کو پختہ کریں اور یہ اس وقت ہی ممکن ہوگا جب آپ دین کی حقیقی تعلیمات پڑھیں گے۔ **قرآن کریم کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ آپ کو چاہئے کہ آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا بھی مطالعہ کریں۔ اگر آپ کو اردو پڑھنی نہیں آتی تو آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان کتب کا مطالعہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے جن کا انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ آپ کو دین کا حقیقی فہم اور ادراک یا حقیقی علم اِنہیں کتب کے ذریعہ نصیب ہوگا۔**

آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ: ”جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے“۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 455۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

گو کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ توقع عمومی طور پر ہر فرد جماعت سے ہے لیکن ایک واقف نَو نے تو اپنی تمام زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کرنے کا عہد کیا ہے۔ اس لئے ایک واقف نَو کو تو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ کہیں اُس میں کسی قسم کی عملی یا اعتقادی کمزوری نظر نہ آئے جس کے نتیجہ میں دوسرے احمدی یا غیر احمدی بھی بے ثبات ہو جائیں، ٹھوکر کھا جائیں یا گمراہ ہو جائیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ میں انتہائی مضبوط اور غیر متزلزل اعتقاد ہونا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں یعنی تمام نبیوں کی مہر ہیں۔ آپ کو اس بات پر مکمل یقین ہونا چاہئے کہ قرآن کریم ہی آخری شرعی کتاب ہے۔ آپ کا اس بات پر کامل اعتقاد اور کامل ایمان ہونا چاہئے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مبعوث کیا ہے۔ آپ کا اس بات پر بھی کامل ایمان اور یقین ہونا چاہئے کہ آپؑ ہی وہ مسیح و مہدی ہیں جن کے اس دور میں ظہور کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ اور آپؑ کا منصب اور آپ کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق بطور نبی کا ہے۔ لیکن آپ اُمّتی نبی اور غیر شرعی نبی ہیں۔ یعنی آپؑ کوئی نئی شریعت نہیں لائے تھے بلکہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت اور پیغام کو تمام دنیا میں پھیلانے کے لئے آئے تھے۔** آپ کا اس بات پر بھی کامل ایمان ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اِس دَور میں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دَور میں تکمیل اشاعت اسلام کے ذرائع اور وسائل پیدا کئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دین مکمل ہو چکا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کی مہر تھے۔ لیکن اسلام کے پیغام کو تمام دنیا میں پھیلانے کے وسائل اور ذرائع ابھی ظہور میں نہیں آئے تھے۔ مثلاً میڈیا یا اَور دوسرے ذرائع جن سے پیغام کو پھیلایا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دَور میں ایسے ذرائع اور وسائل مہیا ہوگئے ہیں جیسا کہ میڈیا، ٹیلی ویژن، پریس وغیرہ جن سے اسلام کے پیغام کی دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک تشہیر ممکن ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل کے ساتھ آج جماعت احمدیہ کو بھی یہ ذرائع عطا فرمائے ہیں تاکہ اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دنیا میں پھیلایا جا سکے۔ اس لئے **ہر فرد جماعت کا یہ فرض ہے چاہے وہ دنیا کے کسی خطہ کا باشندہ ہو کہ وہ ان جدید وسائل کا بھرپور اور صحیح طریق پر استعمال کرے۔ افراد جماعت کو چاہئے کہ وہ پوری کوشش کریں کہ اسلام کا پیغام ہر سمت میں اور دنیا کے ہر خطہ میں پہنچ جائے۔** اور اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کے بھی وارث ٹھہریں گے جو اللہ تعالیٰ نے اس دَور میں جماعت احمدیہ کے ساتھ منسوب کر دیئے ہیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اس کے علاوہ آپ میں یہ کامل اور غیر متزلزل اور ہر شک و شبہ سے پاک یقین ہونا چاہئے کہ **حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق سچی اور حقیقی خلافت کا نظام قائم کیا جا چکا ہے جس کی کامل اطاعت اور پیروی آپ پر فرض ہے۔** خلافت کی اطاعت اور خلیفۂ وقت کی ہدایات کی تعمیل کا ایک بہت اہم ذریعہ اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم فضل و احسان کی صورت میں قائم کیا ہوا ذریعہ ہے۔ اور وہ ایم ٹی اے ہے۔ اس لئے **آپ جہاں کہیں ہوں آپ کو ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے کہ میرا ہر خطبہ ضرور سنیں خواہ وہ کسی بھی ذریعہ سے ہو۔** چاہے وہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ ہو، Laptop کے ذریعہ ہو یا آپ کے موبائل فون کے ذریعہ ہو۔ اِس دَور میں کوئی بھی یہ جائز عذر نہیں کر سکتا کہ وہ پیغام یا تعلیمات کو موصول کرنے سے قاصر رہا ہے۔ نشر و اشاعت کے جدید وسائل کی بدولت اب ہر چیز تک رسائی بآسانی اور فورًا ایک بٹن کے دبانے سے ممکن ہو چکی ہے۔ اس لئے جہاں تک میرے خطبات کا تعلق ہے ان تک بھی آپ کی رسائی اور دسترس مختلف ذرائع سے ہو سکتی ہے۔ **آپ میرے خطبات ایم ٹی اے پر سن سکتے ہیں یا اس کے علاوہ آپ ایم ٹی اے کی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں اور ایم ٹی اے کی on demand سروس کے ذریعہ بھی میرے خطبات کو سن سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایم ٹی اے کے کئی دوسرے پروگرام بھی آپ کے لئے دیکھنا بہت ضروری ہیں۔ ان پروگراموں کے ذریعہ آپ کا دینی علم بڑھے گا اور اس طرح آپ کا خلافت سے بھی تعلق پختہ اور مضبوط ہوگا۔ اپنے دینی علم کو بڑھانے کا ایک اور ذریعہ alislam ویب سائٹ بھی ہے جہاں وسیع پیمانے پر علمی مواد میسر ہے۔** آپ میں سے جو پختہ عمر کو پہنچ گئے ہیں انہیں جہاں تک بھی ممکن ہو اپنے آپ کو ان تمام مختلف وسائل اور ذرائع سے جوڑ دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ایسا کرتے ہوئے جہاں آپ اپنے علم کو بڑھا رہے ہوں گے وہاں آپ کو چاہئے کہ اِن ذرائع کو خلافت کے ساتھ بھی اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کے لئے استعمال میں لائیں۔ **اور اپنی اس ذمہ داری کو نبھائیں کہ آپ دین کو دنیا کی ہر چیز پر مقدم رکھیں گے۔** اس دَور میں بیشمار ایسے پروگرام ہیں جو ٹی وی، ویب سائٹس اور انٹرنیٹ وغیرہ پر دستیاب ہیں جو ایک انسان کی توجہ مسلسل اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ ان کا استعمال ایک لامتناہی کبھی نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ اگر آپ یہ کہیں گے کہ ہمیں پہلے اپنے دنیاوی کاموں کو مکمل کرنا ہے اور پھر ٹی وی پر یا streaming کے ذریعہ ایم ٹی اے دیکھیں گے تو آپ کو کبھی ایم ٹی اے دیکھنے کا وقت نہیں ملے گا۔ یہ وسائل اور ذرائع آپ کے علم کو بڑھانے میں فائدہ مند ثابت ہوں گے لیکن اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے آپ کو بہرحال اپنے دین کو مقدم رکھنا ہوگا۔ اور اپنی دنیوی مصروفیات اور پروگراموں پر دین کو ترجیح دینی ہوگی۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہ بات بھی یاد رکھیں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کے نَو جوانوں کو ایک ماٹو (motto) دیا تھا اور وہ یہ تھا ’**قوموں کی اصلاح نَو جوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی**‘۔ **ہر احمدی خادم کو چاہئے کہ اس ماٹو کو ہمیشہ اور ہر وقت اپنے سامنے رکھے۔ لیکن ایک واقف نَو نوجوان کو تو خاص طور پر اس ماٹو کی طرف دوسروں کی نسبت زیادہ توجہ دینی چاہئے کیونکہ آپ وہ نوجوان ہیں جنہوں نے جیسا کہ مَیں نے کہا ہے اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے پیش کیا ہے۔** سو خواہ آپ جماعت کے ایک کُل وقتی کام کرنے والے کارکن ہیں یا نہیں آپ بطور واقف نَو بہرحال اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ آپ اپنے نفس کی اصلاح کا معیار اس حد تک بڑھائیں کہ ہر ایک اس بات کو محسوس کرے کہ آپ کا اصلاح نفس کا معیار اور آپ کا ہر عمل جماعت اور آپ کی قوم کی ترقی کا ذریعہ بننے والا ہے۔ یہ اصلاح اسی وقت ممکن ہو سکتی ہے جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ جب آپ اسلام کی حقیقی تعلیمات کو سمجھیں گے، اپنے اعتقاد، اپنے ایمان کو مضبوط کریں گے، اپنے ہر عمل کو ان تعلیمات کی روشنی میں ڈھالیں گے اور اپنی زندگی اسلام ہی کی تعلیمات کی روشنی میں بسر کریں گے۔ ہمیشہ اس بات کو یاد رکھیں کہ وہ غیر احمدی مسلمان نَو جوان جو اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ اس دنیا کی اصلاح کے لئے ایک اسلامی حکومت کے قیام کی ضرورت ہے اور اس کے لئے جہادی تنظیموں میں شامل ہو کر اپنے آپ کو قربان کر دینے کی ضرورت ہے یہ ہرگز دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا رہے ہے اور نہ ہی اپنے نفس کی اصلاح کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ یہ نوجوان اسلام کی شان و شوکت اور اعلیٰ مقام کو دنیا میں قائم کرنے میں بھی ناکام رہیں گے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اسلام کی عزت اور نیک نامی قائم کرنے کے لئے صرف ایک ہی اصول کامیاب اور فائدہ مند ثابت ہوگا۔ یعنی خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں امام وقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رہنمائی کی۔ آپؑ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ انسان کو دو حقوق بہرحال ادا کرنے ہیں۔ حقوق میں سے پہلی قسم جس کی تمام شرائط کے ساتھ ادائیگی لازمی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی ہے۔ حقوق کی دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کے تمام حقوق ادا کرنا ہے۔ اور اسے اپنی تمام تر طاقتوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ادا کرنا ہے۔ اس لئے **آج مَیں واقفین نَو سے کہوں گا کیونکہ اس بات کی ضرورت ہے کہ آپ ان دونوں حقوق کو اچھی طرح سے سمجھیں۔** آپ کو چاہئے کہ آپ قرآن کریم کا مطالعہ کریں اور اسے سمجھیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تعلیمات کو سمجھیں اور خلافت کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کریں۔ اگر آپ ان تمام باتوں پر عمل کریں گے تو پھر آپ حقیقی معنوں میں بہترین واقف نَو کہلانے کے لائق ہوں گے۔ پھر آپ دنیا میں جہاں کہیں ہوں گے یا جس کسی ادارے میں کام کر رہے ہوں گے آپ حقیقی واقف نَو کی حیثیت سے پہچانے جائیں گے اور اسلام کی حقیقی تعلیمات دوسروں کو دکھا رہے ہوں گے۔ اس طرح پر آپ اپنی جماعت اور افراد جماعت کے حقوق کو ادا کرنے والے ہوں گے۔ اور آپ اپنے وقف کی ذمہ داری کو بھی نبھانے والے ہوں گے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** وہ وقف نَو بچے جو سکولوں کی چھوٹی جماعتوں میں پڑھ رہے ہیں انہیں بھی اس بات کو یاد رکھنا چاہئے۔ **بچپن کے اس دَور میں جو دس سال سے شروع ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے نماز کی ادائیگی کو فرض قرار دیا ہے۔** آپ اس عمر میں جو کچھ بھی سیکھتے ہیں وہ زندگی بھر آپ کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔ آپ یہ مت سمجھیں کہ دس سال کی عمر بچپن کی عمر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نماز اس عمر میں فرض ہے۔ نماز اُس عمر میں فرض ہوتی ہے جب آپ اپنی ہوش کی عمر کو پہنچتے ہیں۔ اس لئے یہ عمر صرف کھیلنے کی عمر نہیں ہے بلکہ آپ اس عمر میں اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو استوار کرنے کا آغاز کرتے ہیں اور جماعت سے اپنے تعلق کو مستحکم کرتے ہیں اور اپنا خلافت کے ساتھ وفا کا تعلق مضبوط کرتے ہیں۔ اس لئے ان باتوں کی طرف بچپن ہی سے خاص توجہ دیں۔ اگر آپ اِن تمام باتوں پر عمل کریں گے تو انشاء اللہ آپ اپنی تعلیمی سرگرمیوں میں بھی ترقی کرنے والے ہوں گے کیونکہ جب آپ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی اطاعت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل آپ پر نازل ہوتے ہیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آپ کو چاہئے کہ اپنے والدین کی طرف سے کی گئی نصائح پر عمل کریں۔ خاص طور پر اُن نصائح پر عمل کریں جو آپ کو اپنے دین سے مزید تعلق بڑھانے کا باعث ہوں۔ **اپنے والدین کا کہا ماننے میں بہترین نمونہ پیش کرنے کی کوشش کریں۔** ایسا کرنے سے آپ کی آئندہ زندگی بھی سنور جائے گی۔ یہ بات یاد رکھیں کہ محض وقف نَو سکیم کا ممبر ہونا ہی آپ کے لئے غیر معمولی اعزاز کی وجہ نہیں ہے۔ **ایک واقف نَو کو چاہئے کہ اپنے اندر انتہائی عاجزی پیدا کرے اور کبھی بھی اپنے بھائیوں، بہنوں یا افراد جماعت کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھے بلکہ ہر ایک سے انتہائی عزت و احترام کے ساتھ ملے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وقف نَو کی تحریک میں شامل کیا ہے۔ دوسروں کی نسبت آپ کو اپنے والدین اور اپنے بہن بھائیوں کی زیادہ خدمت کرنی چاہئے۔** آپ کو یہ کوشش کرنی ہے کہ اسی نہج پر اپنی زندگیوں کو ڈھالیں۔ جب آپ اپنے سکول سے واپس لوٹتے ہیں تو فورًا ٹیلی ویژن کے سامنے بیٹھنے سے گریز کریں۔ آپ کو چاہئے کہ جسمانی کھیل کود کے لئے، سکول کے ہوم ورک کے لئے اور مزید مطالعہ کے لئے کچھ وقت مختص کریں۔ اگر آپ باقاعدگی کے ساتھ ان باتوں پر عمل کریں گے تو جوں جوں آپ کی عمر بڑھے گی آپ کی زندگیاں بہتر سے بہتر ہوتی رہیں گی۔ اور آپ کی زندگیاں دوسروں کے لئے مفید ثابت ہوں گی۔ خدا کرے کہ آپ سب ان باتوں پر عمل کرنے والے ہوں۔ اب میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔

# خطبہ جمعہ

**ماہ رمضان المبارک کے آخری جمعہ سے متعلق غیر احمدی مسلمانوں میں رائج بعض غلط تصوّرات اور بدعات کا تذکرہ اور ان کا ردّ۔**

**ہم پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ ہمیں اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اور اس کے فرستادے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو قبول کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی جنہوں نے ہمیں ان غلط تصورات اور غلط خیالات سے پاک کر کے حقیقی رہنمائی فرمائی اور اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستے دکھائے ہیں۔**

اگر جمعۃ الوداع کا کوئی تصوّر رہے تو ایک حقیقی احمدی کے لئے یہی تصور ہونا چاہئے کہ ہم بڑے بھاری دل کے ساتھ اس جمعہ کو وداع کر رہے ہیں اور اس سوچ اور دعا کے ساتھ کر رہے ہیں کہ دراصل جمعہ کو نہیں بلکہ اس مہینے کو، ان بابرکت دنوں کو ہم وداع کر رہے ہیں اور جمعہ کیونکہ ہمارے بڑی تعداد میں جمع ہونے کا ذریعہ بنا ہے اور یہ اس رمضان کا آخری جمعہ ہے اس لئے ہم سب جمع ہو کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پھر ہمیں توفیق دے کہ جو دن اور جمعے ہم نے رمضان میں گزارے ہیں اور جو برکات ہم نے رمضان میں حاصل کی ہیں ان پر قائم رہتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ اگلے رمضان کا استقبال کریں۔

**ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والے ہیں ہمارے لئے تو کسی لحاظ سے بھی مناسب نہیں کہ اپنے جمعوں کی ادائیگی کو صرف رمضان تک یا جمعۃ الوداع تک محدود کر دیں۔**

قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے حوالہ سے جمعۃ المبارک کی اہمیت اور اس کے فضائل کا تذکرہ اور خطبہ جمعہ کو براہِ راست سننے اور اس سے استفادہ سے متعلق تاکیدی ہدایات

جمعہ کے دن کی سرکاری تعطیل کے حصول کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مساعی کا تذکرہ

**ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ماننے کا دعویٰ کرنے والے ہیں ہمارے ہر عمل اور قول سے اسلام کی تعلیم کی حقیقت ظاہر ہونی چاہئے۔**

**ہمیں یہ عہد کرنا چاہئے کہ یہ رمضان جن برکات کو لے کر آیا تھا اور جو برکات چھوڑ کر جا رہا ہے اسے ہم نے اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہے۔ انشاء اللہ۔**

**ہم نے اسلام کی عملی تصویر صرف ایک مہینہ کے لئے نہیں بننا بلکہ زمانے کے امام سے کئے ہوئے عہد کو مستقل پورا کرنا ہے۔**

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ یکم رجولائی 2016ء بمطابق یکم وفا 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن۔

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ۔ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا۔ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ۔ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۔ (الجمعة:10-12)

اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کی فرضیت کا جب حکم دیا تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ (البقرة:185) گنتی کے چند دن ہیں۔ جب رمضان شروع ہوا تو ہم میں سے بہت سے سوچتے ہوں گے کہ گرمیوں کے لمبے دن ہیں اور ان میں یہ تیس روزے پتا نہیں کس طرح گزریں گے، بڑی مشکل پڑے گی۔ لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گنتی کے چند دن ہیں، یہ دن بھی گزر گئے۔ آج پچیسواں روزہ ہے اور مجھے بہت سے لوگ لکھتے بھی ہیں کہ یہ دن گزر بھی گئے اور پتا بھی نہیں چلا۔ حقیقت میں یہ بات صحیح ہے۔ جب رمضان آتا ہے، شروع ہوتا ہے، ابتدا میں لگتا ہے بڑے لمبے دن ہیں لیکن جب دن گزرنے شروع ہوتے ہیں تو کوئی احساس نہیں ہوتا۔ آج رمضان کا آخری جمعہ ہے۔ باقی پانچ یا بعض جگہوں پر شاید چار روزے رہ گئے ہوں۔ ان چار پانچ دنوں میں بھی ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اگر کوئی کمیاں رمضان سے یا رمضان میں پورا استفادہ کرنے میں رہ گئی ہیں تو انہیں ہم ان دنوں میں دُور کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری پردہ پوشی فرمائے، ہم پر رحم فرمائے، اور ہمیں رمضان کی برکتوں سے محروم نہ رکھے۔

آج جیسا کہ مَیں نے کہا کہ رمضان کا آخری جمعہ ہے جسے عام اصطلاح میں جمعۃ الوداع کہتے ہیں۔ عام مسلمانوں میں تو اس جمعہ کو رمضان کا آخری جمعہ سمجھتے ہوئے اور یہ تصور رکھتے ہوئے کہ جو اس جمعہ میں شامل ہو جائے اس کی ساری دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور اس جمعہ کی ادائیگی سے سارے سال کی چھوٹی ہوئی نمازیں اور جمعوں اور ہر قسم کی عبادتوں کی ادائیگی کا حق بھی ادا ہو جاتا ہے۔ لیکن ایک حقیقی مومن کا یہ تصور نہیں۔ یہ ایک انتہائی غلط تصور ہے۔ ایک احمدی اور حقیقی مومن کے نزدیک تو ایسی باتیں اور ایسی سوچیں دین کے ساتھ استہزاء کرنے والی چیزیں ہیں۔

ہم پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ ہمیں اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اور اس کے فرستادے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو قبول کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی جنہوں نے ہمیں ان غلط تصورات اور غلط خیالات سے پاک کر کے حقیقی رہنمائی فرمائی اور اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستے دکھائے ہیں۔

ایک دفعہ ایک مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال ہوا کہ مسلمانوں میں یہ رواج ہے کہ جمعۃ الوداع کے دن لوگ چار رکعت نماز پڑھتے ہیں اور اس کا نام قضائے عمری رکھتے ہیں اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ گزشتہ نمازیں جو ادا نہیں کیں ان کی تلافی ہو جائے اس کا کوئی ثبوت ہے یا نہیں؟ اس کی کیا حقیقت

ہے؟ کیا یہ جائز ہے؟

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یہ سن کر فرمایا کہ: ایک فضول امر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص عمداً سال بھر اس لئے نماز ترک کرتا ہے کہ قضائے عمری والے دن ادا کرلوں گا تو وہ گناہگار ہے اور جو شخص نادم ہو کر توبہ کرتا ہے اور اس نیّت سے پڑھتا ہے کہ آئندہ نماز ترک نہ کروں گا تو اس کے لئے حرج نہیں۔ فرمایا ہم تو اس معاملے میں حضرت علیؓ کا ہی جواب دیتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جواب کا واقعہ یوں ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ ایک شخص بے وقت نماز پڑھ رہا تھا۔ نماز کا وقت نہیں تھا، نماز پڑھ رہا تھا۔ کسی شخص نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ آپ خلیفۂ وقت ہیں۔ اسے منع کیوں نہیں کرتے کہ غلط وقت یہ نماز پڑھ رہا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اس آیت کے نیچے ملزم نہ بن جاؤں۔ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی۔ عَبْدًا اِذَا صَلّٰی (العلق: 10-11) یعنی کیا تُو نے غور کیا اس پر جو روکتا ہے ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس حوالے کے بعد فرماتے ہیں کہ اگر ندامت کے طور پر تدارک مافات کرتا ہے تو پڑھنے دو۔ کیوں منع کرتے ہو؟ آخر دعا ہی کرتا ہے (یہ جو چار رکعتیں پڑھ رہا ہے)۔ ہاں اس میں پست ہمتی ضرور ہے۔ نیتوں کا حال تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے جس کی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی احتیاط کی اور اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی۔ عَبْدًا اِذَا صَلّٰی اس کو نہیں روکا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسی چیز کو سامنے رکھتے ہوئے یہ فتویٰ دیا ہے لیکن یہ ساتھ واضح فرما دیا کہ یہ پست ہمتی ہے اور اگر نیت قضائے عمری کی ہے اور اس اصلاح کی نہیں ہے۔ یعنی اگر تو اس نیت سے پڑھی کہ آج میں چار رکعتیں پڑھ رہا ہوں اور آج کے بعد میری توبہ، میں آئندہ باقاعدگی سے نمازیں پڑھتا رہوں گا تو پھر تو ٹھیک ہے۔ اگر اصلاح کی نیت نہیں ہے تو پھر ایسا شخص گناہگار ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد پنجم صفحہ 366)

پس جماعت احمدیہ میں تو قضائے عمری کا کوئی تصور نہیں۔ ہم نے تو زمانے کے امام کو مانا ہے اور اس شرط کے ساتھ مانا ہے کہ بدعات سے پرہیز کریں گے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اور جب دین کو مقدم کرنے کا عہد ہے تو پھر نمازیں چھوڑنا کیسا اور جمعہ چھوڑنا کیسا۔ ہمارے لئے تو اگر کوئی جمعۃ الوداع کا تصور ہے تو بالکل اور تصور ہے اور ایک حقیقی احمدی کے لئے یہی تصور ہونا چاہئے اور وہ یہ ہے کہ ہم بڑے بھاری دل کے ساتھ اس جمعہ کو وداع کر رہے ہیں اور اس سوچ اور دعا کے ساتھ کر رہے ہیں کہ دراصل جمعہ کو نہیں بلکہ اس مہینے کو، ان بابرکت دنوں کو ہم وداع کر رہے ہیں اور جمعہ کیونکہ ہمارے بڑی تعداد میں جمع ہونے کا ذریعہ بنا ہے اور یہ اس رمضان کا آخری جمعہ ہے اس لئے ہم سب جمع ہو کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پھر ہمیں توفیق دے کہ جو دن اور جمعے ہم نے رمضان میں گزارے ہیں اور جو برکات ہم نے رمضان میں حاصل کی ہیں ان پر قائم رہتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ اگلے رمضان کا استقبال کریں۔ پس یہ ہماری سوچ ہونی چاہئے۔

کسی پیارے کو وداع اس لئے نہیں کیا جاتا کہ جاؤ اب تم ہمارے سے رخصت ہو رہے ہو اس لئے اب ہم تمہیں بھولنے لگے ہیں اور اب تمہاری یاد سے ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ اپنے پیارے جو مستقل چھوڑ کر جاتے ہیں، انسان تو ان کی یادوں کو بھی نہیں بھلاتا۔ ان کی یادوں کو جاری رکھنے کے لئے ان کے نیک کام جاری رکھنے کی کوشش کرتا ہے یا ان کے نام پر نیکیوں کو جاری کرتا ہے۔ مومن ہیں تو ان کے لئے دعائیں بھی کرتے ہیں اور جو عارضی رخصت ہوتے ہیں، اپنی مصروفیات اور کاموں کی وجہ سے ایک شہر سے دوسرے شہر یا ایک ملک سے دوسرے ملک منتقل ہوتے ہیں انہیں تو انسان بالکل بھی نہیں بھلاتا اور آجکل کی سہولیات استعمال کرتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں فون پر یا ٹیکسٹ میسج ہیں یا مختلف طریقے ہیں مسیجز کے بلکہ اب تو سکائپ (Skype) بھی ایک شروع ہو چکا ہے اس کے ذریعہ کوشش ہوتی ہے کہ اپنے پیاروں کی آواز بھی سنیں اور ان کی حرکات و سکنات بھی دیکھ سکیں۔ پس کسی پیارے کو وداع کبھی ہم اس لئے نہیں کرتے کہ اب سال دو سال کے لئے تمہاری یاد ہمارے دلوں سے نکل جائے گی۔ ہم تمہیں بھول جائیں گے کہ تم کون ہو اور کون تھے۔ اب جب تم دوبارہ ملو گے تو پھر دیکھیں گے کہ تمہارے حق ادا کرنے ہیں یا نہیں؟ تمہارے سے وہی پیار کا سلوک رکھنا ہے یا نہیں؟ کیا کبھی دنیاوی تعلقات میں ایسا ہوتے کسی نے دیکھا ہے؟ اگر کوئی کبھی ایسا کرتا ہو گا تو اس کو سب لوگ پاگل کہیں گے۔ مگر جب اس ذات کا سوال آتا ہے جو سب سے پیاری ہے، جو ربّ العالمین ہے، جو ہماری پرورش کرنے والی ہے۔ جو ہمیں سب کچھ دینے والی ہے۔ جو رحمان ہے، رحیم ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ میرے پر ایمان کو کامل کرو۔ جو یہ کہتا ہے کہ مجھ سے پیار اور قربت کا تعلق نہ توڑو۔ جو یہ کہتا ہے کہ میری باتیں مانو کہ سب پیاروں سے بڑھ کر میں تم سے پیار کرنے والا ہوں اور پیار کئے جانے کا حق رکھنے والا ہوں۔ جو یہ کہتا ہے کہ میری یادوں کو تازہ رکھو، اسے ہم کہیں کہ اے اللہ! تیری بڑی مہربانی کہ تُو نے اپنی یادوں اور اپنی عبادتوں اور روزوں کے اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ سے ہمیں گزار دیا۔ اب ہماری چھٹی ہو گئی۔ ختم ہو گیا معاملہ۔ کون سا رب اور کون سا اللہ۔ اب ہم اس جمعہ سے تجھے الوداع کہتے ہیں اور اس وداع کے ساتھ اب ہم مکمل طور پر ایک سال کے لئے تجھے بھولنے والے ہیں۔ اب ایک سال بعد اگلا رمضان آئے گا تو پھر عبادتوں اور نیک کاموں کے ذریعہ تجھے یاد کرنے کی کوشش کریں گے اور بشرط زندگی اور صحت تیرا جو بھی ہو سکا ٹوٹا پھوٹا حق ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اگر پورے رمضان کے مہینہ میں کوئی عبادات اور نیکی نہ بجالا سکے تو رمضان کے آخر پر جمعۃ الوداع تو آنا ہی ہے اس میں جمع ہو کر تیرا حق ادا کر دیں گے، تیری ربوبیت اور تیرے احسانوں کو بدلہ اتار دیں گے۔ اگر یہ شخص اس طرح سوچ رکھتا ہو یا اظہار کرے تو اس کو بھی لوگ پاگل ضرور کہیں گے۔ لیکن یہ سوچیں لوگ رکھتے ہیں۔ زبان سے اظہار نہیں کرتے لیکن عملی اظہار ہو جاتا ہے۔ آئندہ جمعوں کی حاضری دیکھنے سے پتا لگ جاتا ہے۔ اگر یہ چیز ہے تو اسے جہالت اور دین کا ادنیٰ سا بھی علم نہ رکھنا اور اللہ تعالیٰ پر ادنیٰ ایمان بھی نہ ہونا کہیں گے۔

پس ایک مومن کی یہ سوچ نہیں ہو سکتی۔ مومن تو ان باتوں سے بہت بالا ہے۔ مومن تو اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی نیکیوں کو جاری رکھتا ہے۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کے جذبات سے بھرا ہوتا ہے۔ وہ تو رمضان میں سے گزرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے۔ وہ جب اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے رمضان کو الوداع کہتا ہے تو بڑے بھاری دل کے ساتھ کہ اب ہم رمضان سے رخصت تو ہو رہے ہیں لیکن ان دنوں کی یاد ہمیشہ دلوں میں تازہ رکھیں گے۔ رمضان میں جو پیاری پیاری اور نیک باتیں سیکھی ہیں ان کی جگالی کرتے رہیں گے۔ رمضان میں جو عبادتوں کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے اسے ہمیشہ زندہ رکھیں گے اور کبھی ہمارے قدم تیرے قرب کو پانے کے لئے رکیں گے نہیں۔ ہم نے تو تیرے پیار کے عجیب نظارے دیکھے۔ جب ہم چل کر تیرے پاس جانے کی کوشش کرتے ہیں تو تُو اپنے وعدے کے مطابق دوڑ کر ہمارے پاس آتا ہے۔ پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے دنیاوی رشتوں کی یادوں کو تو تازہ رکھیں اور جو سب سے زیادہ پیار کرنے والا ہے اس کی یاد کو بھلا دیں اور اس کے احسانات کو بھلا دیں۔ اللہ تعالیٰ کے تو احسان کرنے کے انداز بھی عجیب ہیں۔ یہ اس کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے اس وداع کے بعد یادوں کو تازہ رکھنے کے لئے، ان کو بھلانے سے بچانے کے لئے پیاری پیاری یادوں کی جگالی کرنے کے لئے سات روز بعد وہ تقریب منعقد کرنے کے سامان کر دیئے جس میں سے ہم جمعۃ الوداع والے دن گزرے تھے یا گزرتے ہیں۔ ایک سال رمضان کے انتظار کے لئے تو بیشک رکھا لیکن اپنے پیار کے اظہار اور اپنے انعامات کے نوازنے سے محروم نہیں کیا۔ ہر ساتویں دن جمعہ رکھ کر انہی برکات کو لینے والا ہمیں بنا دیا جو جمعۃ الوداع کے دن ملتی تھیں یا ملتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ ایک مسلمان جب کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو دعا مانگے قبول ہو جاتی ہے لیکن یہ گھڑی بہت مختصر ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الجمعۃ باب الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ حدیث 935)۔ یہ وقت، یہ لمحہ، یہ گھڑی، عام جمعوں میں بھی اتنی ہی ہے جتنی رمضان کے آخری جمعہ میں۔

پس آج کے بعد ہم اللہ تعالیٰ کی ان قرب کی گھڑیوں سے جدا نہیں ہو رہے بلکہ یہ وقت ہمیں سات دن بعد دوبارہ ملنے والا ہے۔ اگر کوئی ان نیکیوں اور ان گھڑیوں کو وداع کر رہا ہے تو وہ مومن نہیں ہے۔ ایک مومن تو کبھی نیکیوں کو وداع نہیں کرتا۔ ایک مومن تو اللہ تعالیٰ سے کبھی دور نہیں جاتا بلکہ وہ تو اس کوشش میں ہوتا ہے کہ میں کس طرح نیکی کو یاد رکھنے کے سامان کروں۔ میں کس طرح اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کے طریق تلاش کروں اور اللہ تعالیٰ سے قرب پانے کے راستے بھی محدود نہیں۔ ہر نیکی اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والی ہے اس لئے وہ ہر راستے کی تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ صرف جمعہ پر ہی منحصر نہیں ہے کہ جمعہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ سے ملنے کے سامان ہوں گے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اللہ تعالیٰ سے جلد جلد ملنے اور اس کی رضا حاصل کرنے کا طریق سمجھاتے ہوئے بتایا کہ پانچ نمازیں، جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک ان کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفّارہ بن جاتا ہے بشرطیکہ انسان بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہے۔ (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ......الخ حدیث 440)

پس اللہ تعالیٰ کے قرب کے لئے روزانہ پانچ وقت رابطے کا سامان کر دیا کہ ان نمازوں کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے رابطہ رکھو تو اللہ تعالیٰ کی مغفرت سے حصہ پاتے رہو گے۔ اس کے رحم کو حاصل کرتے رہو گے بشرطیکہ جان بوجھ کر ڈھٹائی دکھاتے ہوئے بڑے گناہوں میں ملوّث نہ ہو۔ ہر جمعہ میں شامل ہو اور اس گھڑی سے فائدہ اٹھاؤ جو قبولیت دعا کی گھڑی ہے تو تم برائیوں سے بچنے اور نیکیوں پر ترقی کرنے والے بن جاؤ گے۔ رمضان میں پیدا کی گئی تبدیلیوں کو سارا سال جاری رکھو اور گناہوں میں ملوّث نہ ہو تو صرف رمضان کا ہی مہینہ نہیں بلکہ تم سارا سال اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش کے حقدار بن جاؤ گے اور آگ سے نجات پاؤ گے۔ پس آج ہر ایک یہ عہد کرے کہ یہ جمعہ، یہ رمضان، ہمیں اپنی نمازوں کی حفاظت کی طرف توجہ دلانے والا بنے گا۔ ہمارے جمعوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والا بنے گا اور جو نیکیاں ہم نے رمضان میں کی ہیں اور سیکھی ہیں ان کو اگلے رمضان تک پہنچانے کی ہم بھرپور کوشش کریں گے۔

پس عبادتوں اور نیکیوں کی طرف جو ہماری توجہ رمضان میں پیدا ہوئی ہے اس پر دوام حاصل کرنے کا ہم نے عہد کرنا ہے تا کہ اگلے رمضان کی تیاری اور استقبال کے لئے ہماری مسلسل ریہرسل اور تربیت

ہوتی رہے تا کہ جب ہم اگلے رمضان میں داخل ہوں تو ایک منزل طے کر چکے ہوں اور یہاں سے پھر اگلے رمضان میں سے کامیاب نکلنے کے لئے نئے ہدف اور نئے ٹارگٹ مقرر کریں تا کہ نیکیوں میں بڑھتے چلے جانے والے ہوں اور خدا تعالیٰ کے مزید قریب ہوں۔ اس کی ذات کا مزید ادراک حاصل کرنے والے ہوں۔ پھر ہم میں سے تو ابھی بہت سے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے قرب کی بہت سی منزلیں طے کرنی ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے ساری منزلیں طے کر لی ہیں۔ اگر ان منزلوں کو طے کرنے کے لئے ہم صرف رمضان کا ہی انتظار کرتے رہیں تو پھر تو عمریں گزر جائیں گی اور ہمارے مقصد، ہمارے گول (goal) اور ٹارگٹ شاید پھر حاصل نہ ہوں۔ عمریں گزرنے کے باوجود بھی حاصل نہ ہو سکیں بلکہ ایک سال کا بے عملی کا عرصہ ہمیں پھر وہیں واپس لے آئے گا جہاں ہم پہلے دن کھڑے تھے۔

اس رمضان میں جو میں نے خطبات دیئے ہیں ان میں تقویٰ، دعا اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل جن میں سب سے اہم عبادت کا حکم ہے کہ ہماری زندگی کا مقصد ہے اور اسی طرح ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ کرنا اور اعلیٰ اخلاق کے مظاہرے وغیرہ کے مضامین شامل تھے۔ ہر خطبہ کے بعد مجھے بہت سے لوگوں کے خط آتے تھے کہ ہمیں یاد دہانی ہوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات کے حوالے سے ہمیں ان مضامین کو بہتر طور پر سمجھنے کی توفیق بھی ملی۔ یہ تو ٹھیک ہے توفیق ملی لیکن ان باتوں کا فائدہ تبھی ہے جب ہم ان باتوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں۔

جیسا کہ میں نے احادیث کے حوالے سے بتایا کہ ہر جمعہ کی اہمیت ہے۔ جمعہ کی اہمیت نہ رمضان کے جمعوں کے ساتھ وابستہ ہے، نہ ہی جمعۃ الوداع کے ساتھ وابستہ ہے۔ بلکہ رمضان کی اہمیت اس میں ہے جب مستقل طور پر جمعوں کی ادائیگی کی طرف ہماری توجہ رہے اور پانچ نمازوں کی طرف بھی ہماری توجہ رہے۔ یہ رمضان تو ہمیں یہ بتانے آیا ہے کہ اجتماعی رنگ میں جو نمازوں، نیکیوں اور جمعوں کی ادائیگی کا شوق اور شعور تم میں پیدا ہوا ہے اس کو اب ختم نہ ہونے دینا اور اگلے رمضان تک اس کی حفاظت کرنا۔

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی اہمیت کے بارے میں بتایا ہے۔ اس کا ترجمہ یوں ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

پھر اگلی آیت یہ ہے۔ پس جب نماز ادا کی جاچکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

پھر یہ آخری آیت ہے اور یہ سورۃ جمعہ کی بھی آخری آیت ہے۔ اور جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوا دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ تُو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

پس یہاں خاص طور پر جمعوں میں شمولیت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جمعہ کی اذان کی آواز سنو یا آجکل ہر ایک کو علم ہے، گھڑیاں ہیں، وقت مقرر ہوتا ہے، ان کو دیکھو کہ جمعہ کا وقت ہو گیا ہے تو اپنے سب کام اور کاروبار بند کرو اور جمعہ کے لئے آؤ۔ اور خطبہ جمعہ بھی نماز کا ہی حصہ ہے۔ اس لئے سستی نہ دکھاؤ کہ نماز شروع ہونے تک پہنچ جائیں گے اور نماز میں شامل ہو جائیں گے بلکہ خطبہ کے لئے پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

یہاں ضمناً یہ بھی ذکر کر دوں بلکہ بڑا اہم ذکر ہے کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کی سہولت مہیا فرمائی ہوئی ہے۔ یورپ میں اور افریقہ کے بعض ممالک میں تو جمعہ کا وقت بھی ایک ہی ہے اس لئے جب ایک وقت ہے تو پھر خلیفۂ وقت کا خطبہ سننا چاہئے۔ یہ احسان ہے اللہ تعالیٰ کا ہم پر کہ اس نے اس سہولت کے ذریعہ جماعت کی اِکائی کا ایک اور سامان مہیا فرما دیا۔ جہاں وقت کا فرق ہے وہاں بھی احمدیوں کو سننا چاہئے۔ اگر لائیو (Live) نہیں تو ریکارڈنگ سن لیں اور اس طرح اس خطبہ کے تفصیلی اقتباسات لے کر خطبات دینے والوں کو یا جہاں مبلّغین، مربّیان خطبات دیتے ہیں ان کو اپنی جماعتوں میں اسی دن یا اگلے دن یا اگلے دن نہیں تو اگلے ہفتے یہ خطبہ سنانا چاہئے۔ مغرب کی طرف ہم مزید جائیں گے تو وہاں صبح کا وقت ہے۔ وہ صبح سویرے سن لیتے ہیں اُسی دن بھی سنا سکتے ہیں۔ مشرق کی طرف دن گزر چکا ہے، وہاں شام ہو رہی ہے یا وقت آگے چلا گیا ہے تو اگلے ہفتے سنا سکتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جماعت میں اِکائی پیدا کرنے کا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کو جو جمعہ سے خاص نسبت ہے اللہ تعالیٰ نے اس ایجاد کے ذریعہ خلیفۂ وقت کے خطبہ کو بھی اس کا ایک حصہ بنا دیا ہے۔

پھر دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ اگر تمہارے کام ہیں تو تم جمعہ سے پہلے یا بعد میں کر سکتے ہو اور جمعہ کے وقت خاص طور پر یہ کام نہ کر کے جب جمعہ پر آؤ گے تو اپنے دنیاوی کاموں میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کے وارث بنو گے۔ پس جمعہ میں اس لئے شامل نہ ہونا کہ ہمارے دنیاوی کام متاثر ہوں گے یہ نہ صرف غلط ہے بلکہ خود اپنے لئے نقصان دہ ہے۔ کسی بھی کام کو پھل لگانا اور اس میں برکت ڈالنا تو خدا تعالیٰ کا کام ہے اس لئے یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کی بات نہ مانو گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کام میں برکت نہیں پڑے گی اور اگر بات مانو گے تو کام میں برکت پڑے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری تجارتیں، دنیاوی کاروبار اور کھیل کود تمہیں جمعہ پڑھنے سے روکنے والے نہ ہوں۔ خاص طور پر یہ چیزیں اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اس زمانے کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے خاص نسبت ہے اس لئے خاص طور پر یہ ہدایت ہے کہ تمہاری تجارتیں جو صرف مقامی نہیں رہیں، پہلے تو مقامی طور پر تجارتیں ہوا کرتی تھیں۔ تجارتی قافلے جاتے تھے لیکن جو وہ لاتے تھے کسی ایک شہر تک محدود ہوتے تھے، اب تجارتیں مقامی نہیں رہیں بلکہ بین الاقوامی ہونے کی وجہ سے تمہیں زیادہ مصروف رکھتی ہیں۔ اسی طرح تمہارے کھیل ہیں اور دنیاوی مصروفیات ہیں جو بین الاقوامی ہونے کی وجہ سے وقت کی حدود کا لحاظ نہیں رکھتیں۔ ان میں تم نے یا ایک مومن نے بہرحال جمعہ کی اہمیت کا خیال رکھنا ہے کیونکہ ایک مومن کی سب سے بڑی ترجیح اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے اور یہی ایک مومن کی ترجیح ہونی چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو آپ کی قوت قدسی کی وجہ سے مکمل طور پر پاک ہو چکے تھے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے زیادہ مقدم تھی اس لئے ان کے بارے میں تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کاروباروں اور کھیل کود کی وجہ سے جمعہ چھوڑتے ہوں گے اور پھر مقامی طور پر تجارتوں اور کھیل کود کے اوقات کو تو جمعہ کے اوقات کے لحاظ سے ایڈجسٹ بھی کیا جا سکتا تھا۔ یہ یقیناً ہمارے زمانے کی حالت کا ہی نقشہ ہے۔ مسیح موعود کے زمانے کا ہی نقشہ ہے جب دین کی ترجیح پیچھے چلی جائے گی اور دنیاوی ترجیحات سامنے آجائیں گی۔ چوبیس گھنٹے ہی تجارتوں اور کھیل کود میں مصروف ہوں گے۔ دنیا کے فاصلے کم ہو جائیں گے۔ میڈیا کے ذریعہ گھر بیٹھے ہی دنیا کی جگہ جگہ کی جو لہو و لعب اور دل بہلاوے کی باتیں ہیں ہر وقت گھر بیٹھے مل رہی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے وقت میں تم اگر اپنی ترجیحات درست رکھو گے تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حاصل کرنے والے بنو گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے وہ تجارتوں اور دل بہلاوے کے سامانوں سے بہت زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ تمام قسم کا رزق بھی عطا کرنے والا ہے۔ وہی ہے جس کی طرف سے ہر قسم کا رزق آتا ہے اور وہی رازق ہے۔ پس اگر تم اس کی بات مانتے ہوئے اپنے جمعوں کی حفاظت کرو گے تو دنیاوی رزق میں بھی برکت حاصل کرنے والے بنو گے۔

پس ہمیں جمعہ کی اس اہمیت کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والے ہیں ہمارے لئے تو کسی لحاظ سے بھی مناسب نہیں کہ اپنے جمعوں کی ادائیگی کو صرف رمضان تک یا جمعۃ الوداع تک محدود کر دیں۔

جمعہ کی اہمیت کو مزید واضح کرنے کے لئے چند مزید احادیث پیش کرتا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی اہمیت اور اس کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں، وہ مسجد میں پہلے آنے والے کو پہلا لکھتے ہیں اور اسی طرح وہ آنے والوں کی فہرست ترتیب وار تیار کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب امام خطبہ دے کر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنا رجسٹر بند کر دیتے ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ذکر الملائکۃ حدیث 3211)

پس وہ جو اپنے دنیاوی کاموں کی وجہ سے آخری وقت میں آتے ہیں اس فہرست میں آخر میں شمار ہوتے ہیں اور آخر میں شمار ہونے والوں کے لئے ثواب بھی بہت تھوڑا ہے۔ بعض جگہ اس ثواب کا ذکر بھی ملتا ہے کہ آخر میں آنے والے کو مرغی کے انڈے جتنا ثواب ملتا ہے اور پہلے آنے والے کو اونٹ جتنا ثواب ملتا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الجمعۃ باب فضل الجمعۃ حدیث 881)

پس یہ مثالیں اس بات کے بتانے کے لئے ہیں کہ تم یہ نہ سمجھو کہ جب مسجد میں آکر بیٹھ گئے اور کچھ انتظار کرنا پڑا تو یہ وقت کا ضیاع ہے۔ نہیں بلکہ یہ ایسے شخص کو ثواب کا مستحق بنا رہا ہے جو جلدی آنے والا ہے اور بعد میں آنے والوں سے پہلے آنے والوں کو ممتاز کر رہا ہے۔ پہلے آنے والے مسجد میں بیٹھ کر ذکر الٰہی کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بات ہے۔

اس کی اہمیت کو ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا کہ لوگ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور جمعوں میں آنے کے لحاظ سے بیٹھے ہوں گے۔ یعنی پہلا دوسرا تیسرا پھر چوتھا۔ اور راوی نے کہا یہ بھی فرمایا کہ چوتھا بھی اللہ تعالیٰ کے دربار میں بیٹھنے کے لحاظ سے کوئی دُور نہیں ہے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا باب ماجاء فی التھجیر الی الجمعہ حدیث 1094)

پھر ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جمعہ پڑھنے آیا کرو اور امام کے قریب ہو کر بیٹھا کرو اور ایک شخص جمعہ میں پیچھے رہتے رہتے جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے حالانکہ وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 752 مسند سمرۃ بن جندبؓ حدیث 20373 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس یہ سب احادیث بتاتی ہیں کہ نماز جمعہ کی اہمیت ہے قطع نظر اس کے کہ وہ جمعہ رمضان میں آ رہا ہے، رمضان کا آخری جمعہ ہے یا عام حالات میں آنے والا جمعہ ہے۔ جنت سے پیچھے رہنے کا مطلب ہی یہ

ہے کہ انسان اپنی سستی اور جمعہ کو اہمیت نہ دینے کی وجہ سے باوجود اَور خوبیوں کے اپنے آپ کو جنت سے محروم کر لیتا ہے یا اللہ تعالیٰ سے اپنے آپ کو بہت دُور کر لیتا ہے۔ جمعہ کی اہمیت نہ ہونے کی وجہ سے جمعوں میں ناغے کرنے لگ جاتا ہے۔ اس کے متعلق ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں انذار فرمایا ہے۔ فرمایا کہ جس نے متواتر تین جمعہ جان بوجھ کر چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 339 مسند ابی الجعد الضمری حدیث 15580 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس جو لوگ جمعوں میں شمولیت کو سرسری لیتے ہیں ان کے لئے بڑا انذار ہے۔ دل پر مہر کر دینے کا مطلب ہی یہ ہے کہ ان کو پھر نہ نیکیوں کی توفیق ملتی ہے نہ وہ اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے والے بنتے ہیں۔ پس ہر حدیث سے بڑا واضح ہے کہ ہر جمعہ ہی اہم ہے اور ہمیں اپنی پوری کوشش کر کے جمعہ میں شامل ہونا چاہئے۔ لیکن بعض مجبور ہیں جو نہیں آ سکتے۔ بعضوں کو خود اللہ تعالیٰ نے چھوٹ دی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں۔ وہ لوگ جو جمعوں سے مستثنیٰ ہیں ان کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلام اور عورت اور بچہ اور مریض یہ سب مجبوری کے زُمرہ میں آتے ہیں۔ (سنن ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الجمعۃ للمملوک والمرأۃ حدیث 1067)۔ ان پر ضروری نہیں کہ یہ جمعہ پڑھیں۔ ان کی استثناء ہے۔ ان کے لئے ضروری نہیں کہ جمعہ پہ آئیں۔ یہاں اس بات کی وضاحت ہوگئی جو بعض عورتیں پوچھتی ہیں، مجھے خط بھی لکھتی ہیں، بلکہ شکایت کرتی ہیں کہ ہمیں بعض دفعہ انتظامیہ یہ کہتی ہے کہ جمعہ پر بچوں کا شور ہوتا ہے اس لئے بچوں والی عورتیں نہ آیا کریں۔ ان عورتوں اور بچوں کو تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مستثنیٰ قرار دے دیا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ جہاں بچوں کو علیحدہ بٹھانے کا انتظام نہیں ہے وہاں بچوں والی عورتیں نہ آئیں۔ ویسے بھی عورتوں پر فرض نہیں ہے لیکن مردوں پر بہر حال واجب ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی ایک دفعہ عورتوں کے جمعہ پڑھنے کے بارے میں مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو امر سنّت اور حدیث سے ثابت ہے اس سے زیادہ ہم اس کی تفصیل کیا کر سکتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو جب مستثنیٰ کر دیا تو پھر یہ حکم صرف مردوں کے لئے ہی رہا۔ (یعنی جمعہ کا۔) (البدر 11 ستمبر 1903ء صفحہ 366 جلد 2 نمبر 34)

پس مردوں پر تو بہر حال واجب ہے کہ اگر وہ مریض نہیں اور کوئی جائز مجبوری نہیں تو بہر حال جمعہ پر آنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جمعہ کی اہمیت کے بارے میں بتایا اور اسی اہمیت کے پیش نظر آپ نے اپنے زمانے میں 96-1895ء میں گورنمنٹ میں ایک تحریک کرنی چاہی کہ ہندوستان میں جمعہ ادا کرنے کے لئے سرکاری دفتروں میں دو گھنٹے کی رخصت ہوا کرے اور مسلمانوں سے دستخط لینے شروع کر دیئے۔ لیکن اس وقت مولوی محمد حسین صاحب نے ایک اشتہار دیا کہ یہ کام تو اچھا ہے لیکن مرزا صاحب کے ہاتھ سے یہ کام نہیں ہونا چاہئے، ہم خود اس کو سرانجام دیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہمیں تو کوئی نام و نمود کا شوق نہیں ہے۔ آپ خود کر لیں۔ اور پھر آپ نے کارروائی بند کر دی۔ لیکن پھر نہ مولوی محمد حسین صاحب کو، نہ کسی دوسرے مسلمان عالم کو یہ توفیق ہوئی کہ اس پر کارروائی ہو اور وہ کارروائی آگے نہیں چلی۔ (ماخوذ از ذکرِ حبیب از حضرت مفتی محمد صادقؓ، رخصت برائے نمازِ جمعہ صفحہ 43-42)

لیکن بہر حال ایک موقع پر وائسرائے ہند لارڈ کرزن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک میموریل بھیجا جس میں ان کی خوبیوں کا ذکر کر کے اور مسلمانوں کے حقوق کی ادائیگی کا شکریہ ادا کر کے جس میں اس بات کا شکریہ تھا کہ لاہور کی شاہی مسجد کو انہوں نے مسلمانوں کو واپس دلوایا، وہ مسجد کے طور پر استعمال ہو رہی ہے اور اسی طرح ایک اور مسجد جس پر ریلوے والوں کا قبضہ تھا اس کو واگزار کر وا کر مسلمانوں کو دیا اور آپ نے بڑا احسان کیا ہے۔ اس میموریل میں مزید لکھا:

''لیکن ایک تمنا ان کی (یعنی مسلمانوں کی) ہنوز باقی ہے اور وہ امید رکھتے ہیں کہ جن ہاتھوں سے یہ مرادیں پوری ہوئی ہیں (یعنی وہ مسجدیں واپس ملی ہیں) وہ تمنا بھی انہیں ہاتھوں سے پوری ہوگی اور وہ آرزو یہ ہے کہ روز جمعہ ایک اسلامی عظیم الشان تہوار ہے اور قرآن شریف نے خاص کر اس دن کو تعطیل کا دن ٹھہرایا ہے اور اس بارے میں خاص ایک سورۃ قرآن شریف میں موجود ہے جس کا نام سورۃ الجمعۃ ہے اور اس میں حکم ہے کہ جب جمعہ کی بانگ دی جائے (یعنی اذان دی جائے) تو تم دنیا کا ہر کام بند کر دو اور مسجدوں میں جمع ہو جاؤ اور نماز جمعہ اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرو اور جو شخص ایسا نہ کرے گا وہ سخت گناہگار ہے اور قریب ہے کہ اسلام سے خارج ہو۔ اور جس قدر جمعہ کی نماز اور خطبہ سننے کی قرآن شریف میں تاکید ہے اس قدر عید کی نماز کی بھی تاکید نہیں۔ اسی غرض سے قدیم سے اور جب سے کہ اسلام ظاہر ہوا ہے جمعہ کی تعطیل مسلمانوں میں چلی آئی ہے اور اس ملک میں بھی برابر آٹھ سو برس تک یعنی جب تک کہ اس ملک میں اسلام کی سلطنت رہی جمعہ میں تعطیل ہوتی تھی''۔

پھر آگے آپ نے میموریل میں فرمایا کہ:

''اس ملک میں تین قومیں ہیں۔ ہندو، عیسائی اور مسلمان۔ ہندوؤں اور عیسائیوں کو ان کے مذہبی رسوم کا دن گورنمنٹ نے دیا ہوا ہے یعنی اتوار جس میں وہ اپنے مذہبی رسوم ادا کرتے ہیں جس کی تعطیل عام طور پر ہوتی ہے۔ لیکن یہ تیسرا فرقہ یعنی مسلمان اپنے تہوار کے دن سے یعنی جمعہ سے محروم ہیں''۔

پھر آپ نے آگے چل کے فرمایا کہ:

''ان احسانوں کی فہرست میں جو اس گورنمنٹ نے مسلمانوں پر کئے ہیں اگر یہ احسان بھی کیا گیا کہ عام طور پر جمعہ کی تعطیل دی جائے تو یہ ایسا احسان ہوگا جو آبِ زر سے لکھنے کے لائق ہوگا۔''

یہ درد تھا آپ کا مسلمانوں کے لئے اور اسلامی شعار کی پابندیاں کروانے کے لئے اور عبادت کی طرف توجہ دلانے کے لئے۔ پھر آگے لکھتے ہیں:

''اگر گورنمنٹ اس مبارک دن کی یادگار کے لئے مسلمانوں کے لئے جمعہ کی تعطیل کھول دے یا اگر نہ ہو سکے تو نصف دن کی ہی تعطیل دے دے تو میں سمجھ نہیں سکتا کہ عام دلوں کو خوش کرنے کے لئے اس سے زیادہ کوئی کارروائی ہے۔'' (الحکم 24 جنوری 1903ء صفحہ 6-5 جلد 7 نمبر 3)

آج مسلمان یا جو نام نہاد علماء ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر الزام لگاتے ہیں کہ انگریزوں کا خود کاشتہ ہے لیکن انگریز حکومت کو مسلمانوں کے مذہبی حقوق کی طرف توجہ دلائی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے۔ کسی اور مسلمان لیڈر کو توفیق نہ ملی اور یہ آپ کا ہی کام تھا کیونکہ یہ زمانہ جس میں اسلام کی اہمیت دنیا پر واضح کرنا اور اس کی حقیقی تعلیم پر عمل کروانا تھا یہ آپ کے ذریعہ سے ہونا تھا۔ یہ آپ کے سپرد کام تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کام آپ کے سپرد ہی فرمایا ہوا ہے۔

پس ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کا دعویٰ کرنے والے ہیں ہمارے ہر عمل اور قول سے اسلام کی تعلیم کی حقیقت ظاہر ہونی چاہئے۔ ہمیں یہ عہد کرنا چاہئے کہ یہ رمضان جن برکات کو لے کر آیا تھا اور جو برکات چھوڑ کر جا رہا ہے اسے ہم نے اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہے۔ انشاء اللہ۔ ہم نے اسلام کی عملی تصویر صرف ایک مہینہ کے لئے نہیں بننا بلکہ زمانے کے امام سے کئے ہوئے عہد کو مستقل پورا کرنا ہے۔

اب میں اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ یہ مسیح موعود کا زمانہ تھا اور جمعہ کے ساتھ اس کی خاص اہمیت ہے اور پھر ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں اس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک دو اقتباس پیش کرتا ہوں۔

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ نے جو اتمام نعمت کی ہے وہ یہی دین ہے جس کا نام اسلام رکھا ہے۔ پھر نعمت میں جمعہ کا دن بھی ہے جس روز اتمام نعمت ہوا۔ یہ اس کی طرف اشارہ تھا کہ پھر اتمام نعمت جو لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کی صورت میں ہوگا وہ بھی ایک عظیم الشان جمعہ ہوگا۔ وہ جمعہ اب آ گیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے وہ جمعہ مسیح موعود کے ساتھ مخصوص کر رکھا ہے۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ 183۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ ہمیں توجہ دلاتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ

''مَیں سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک تقریب ہے جو اللہ تعالیٰ نے سعادت مندوں کے لئے پیدا کر دی ہے۔ مبارک وہی ہیں جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اس بات پر ہرگز ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا پا چکے۔ یہ سچ ہے کہ تم ان منکروں کی نسبت قریب تر بہ سعادت ہو جنہوں نے اپنے شدید انکار اور توہین سے خدا کو ناراض کیا۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ تم نے حسن ظن سے کام لے کر خدا تعالیٰ کے غضب سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کی۔ لیکن سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمہ کے قریب آ پہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بِدُوں کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمہ سے پئے گا وہ ہلاک نہ ہوگا کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اس چشمہ سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کئے ہیں ان کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے، دوسرا مخلوق کا۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ 184۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آج ہم سب یہ عہد کریں کہ ہم اپنے عہد بیعت کو پورا کرنے والے بنیں گے اور اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حق اسی طرح ادا کرنے کی کوشش کریں گے جس طرح ایک مومن سے توقع کی جاتی ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اور جس کا اظہار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ رمضان کی برکات کو ہم ہمیشہ اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں گے انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

**بقیہ: رپورٹ دورۂ سویڈن از صفحہ نمبر 20**

صدیوں سے مانتے چلے آرہے ہیں۔ جبکہ ہمارا یقین ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آخری دور میں ایک شخص نے اسلام کو ازسرِ نو زندہ کرنے کے لئے دوبارہ آنا تھا اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو مسیح اور مہدی کہا ہے۔ پس ہمارا یقین ہے کہ وہ شخص آچکا ہے اور اس شخص کا رتبہ نبی کا رتبہ ہے۔ ہمارے مخالفین میں سے اکثر کا تعلق مختلف سنّی فرقوں سے ہے ۔لیکن سنّی اور شیعہ دونوں ہی ہمارے خلاف ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور اسی وجہ سے ہمارے خلاف ہیں۔ لیکن ہم یہ دلیل دیتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی اور بعض نشانات بھی بیان فرمائے تھے۔ پس جب آپ جماعت احمدیہ کی بات کرتے ہیں یا مسیح موعود اور مہدی معہود کی بات کرتے ہیں تو اس کی پیشگوئی پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہی فرما چکے تھے۔ اگر ہم ان عقائد پر یقین رکھتے ہیں تو اس کے پیچھے مضبوط دلائل ہیں۔ بہرحال ہمارے اور دیگر مسلمانوں کے درمیان بعض چیزوں پر اختلاف تو ہے لیکن اس کے باوجود دنیا بھر سے سنّی مسلمان اور شیعہ مسلمان جماعت احمدیہ میں شامل ہورہے ہیں۔

☆ **اس پر ایک خاتون پروفیسر نے سوال کیا کہ سنّی اور شیعہ میں جو لوگ آپ کی جماعت میں شامل ہورہے ہیں کیا ان کا تعلق سنّیوں اور شیعوں کے کسی خاص مکتبۂ فکر یا فرقہ سے ہے؟**

**اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواباً فرمایا کہ:** سنّیوں اور شیعوں میں سے کسی خاص مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے لوگ ہماری جماعت میں شامل نہیں ہورہے بلکہ مختلف مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے شامل ہورہے ہیں۔ جس کو بھی ہمارے عقائد اور دلائل کی سمجھ آجاتی ہے وہ ہماری جماعت میں داخل ہوجاتا ہے۔

☆ **اس پر موصوفہ نے پوچھا کہ آپ کی جماعت میں شامل ہونے کا طریقِ کار کیا ہے؟**

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** طریقِ کار یہی ہے کہ جماعت احمدیہ میں داخل ہونے والا بیعت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاتا ہوں اور اس کی جماعت میں شامل ہوتا ہوں اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو وہی مسیح موعود اور امام مہدی مانتا ہوں جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ اس کے علاوہ تو ہم وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو دیگر مسلمان پڑھتے ہیں۔ یعنی لَآاِلٰہَ اِلّااللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ۔ ہم بھی وہی قرآن کریم پڑھتے ہیں اور اسی پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہم بھی اسلام کے اسی پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں اور انہیں خاتم النبیین مانتے ہیں۔ پس عقائد کے لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو سوائے اس کے کہ ہم اس شخص پر یقین رکھتے ہیں جس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ وہ مسیح اور مہدی ہوگا ہمارے اور دیگر مسلمانوں کے بیچ کوئی فرق نہیں ہے۔ یا آپ کہہ سکتے ہیں قرآن کریم کی بعض آیات ہیں جن کی تفسیر احمدی مسلمان دیگر مسلمانوں سے مختلف کرتے ہیں بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ درست طریق پر کرتے ہیں۔ کیونکہ جو تفسیر ہم بیان کرتے ہیں قرآن کریم کی دیگر آیات اس کی تائید کرتی ہیں۔ لیکن اسلام کے بعض فرقے یا مولوی یا

بعض مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے لوگ ان آیات کی اپنی تفسیر کرتے ہیں۔

☆ **ایک پروفیسر نے کہا کہ اسلام کے دوسرے فرقوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ مہدی آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ اس کی آپ کیا تاویل کرتے ہیں؟**

**اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ جب دنیا ختم ہونے کے قریب ہوگی تو مسیح آسمان سے نازل ہوگا اور مہدی زمین میں ہی پیدا ہوگا۔ ان کے نزدیک مہدی اور مسیح دو مختلف شخصیات کا نام ہے جو ایک دوسرے کے ساتھ مل کر مخالفینِ اسلام کا خاتمہ کریں گے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب دنیا ویسے ہی ختم ہونے کو ہورہی ہوگی تو پھر ان دونوں کا کیا کام ہے؟ جب دنیا ہی ختم ہوجائے گی تو یہ کس طرح اسلام کی اصلاح کریں گے یا کس کو کہیں گے کہ اسلام قبول کرلو؟ بھٹکے ہوئے مسلمانوں کو کس طرح ہدایت دیں گے؟ پس ہم یہ کہتے ہیں کہ آخری زمانہ سے مراد وہ دن نہیں جب دنیا ختم ہورہی ہوگی بلکہ اس سے مراد چودھویں صدی ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ تیرھویں صدی کے آخر میں مسیح اور مہدی کا ظہور ہوگا۔ پھر قرآن کریم میں بھی اس آخری زمانہ کی علامات بیان ہوئی ہیں۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ آخری زمانہ میں ذرائع نقل وحرکت میں کثرت ہوگی۔ اور اسی نشان کو پورا ہوتا آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ اونٹوں اور گھوڑوں کی سواری ترک ہوچکی ہے اور ان کی جگہ بحری اور ہوائی جہازوں، کاروں، ٹرینوں اور بسوں نے لے لی ہے۔ اسی طرح رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور علامت کی پیشگوئی فرمائی کہ اس زمانہ میں رمضان کے مہینہ کی خاص تاریخوں میں چاند اور سورج گرہن لگے گا۔ اور 1894ء میں رمضان کے مہینہ میں یہ نشان پورا ہوا جب چاند کو گرہن لگنے کے دنوں میں سے پہلے دن چاند کو گرہن لگا اور پھر اسی مہینہ کی اٹھائیس تاریخ کو سورج کو گرہن لگا۔ چنانچہ 1894ء میں پیشگوئی کے مطابق یہ دونوں گرہن ایک ہی ماہ میں مشرقی کرۂ ارض پر رونما ہوئے اور پھر 1895ء میں چاند اور سورج گرہن کا نشان مغربی کرۂ ارض پر رونما ہوا جو امریکہ اور دیگر ممالک میں دیکھا گیا۔ پس جب یہ نشان ظاہر ہوئے تو اس وقت مدّعی بھی موجود تھا۔ ہم کہتے ہیں کہ جب نشان پورے ہوچکے ہیں اور مدعی بھی موجود ہے تو اس کو قبول نہ کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں رہتا۔ پس آخری زمانہ سے یہ مراد نہیں ہے کہ جب دنیا کا خاتمہ ہوجائے گا۔ ورنہ ایسے وقت میں مسیح اور مہدی کا کیا فائدہ؟ اگر یہ بات سچ ہے کہ آنے والا لوگوں کی رہنمائی کرنے کے لئے اور انہیں راہِ راست پر چلانے کے لئے آئے گا تو پھر لوگ خدا سے پوچھیں گے کہ ہمیں تو اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کا کوئی موقع ہی نہیں دیا گیا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میرے نزدیک دنیا کے عین خاتمہ کے وقت مسیح اور مہدی کا ظاہر ہونا ایک غیر معقول بات ہے۔

☆ **اس کے بعد ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ آپ کا جماعت احمدیہ میں کیا منصب ہے؟ کیا آپ کا عمل دخل صرف فقہی مسائل تک محدود ہے؟**

**اس کے جواب میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** خلیفہ تو نبی کا جانشین ہوتا ہے۔ اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ان تمام ذمہ داریوں کو ادا کرے جو نبی کو سونپی جاتی ہیں۔ اور یہ ذمہ داریاں کیا ہیں؟ ایک تو بنی نوع انسان کو اس کے خالق کے قریب لانا اور دوسرا بنی نوع انسان کو حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف متوجہ کرنا۔ اور پھر اسلام کا پیغام پھیلانا۔ پس یہ خلیفہ کے فرائض ہیں۔ خلیفہ ایک روحانی رہنما ہوتا ہے نہ کہ دنیوی حکومتوں کی طرح کوئی انتظامی سربراہ۔ ہاں جہاں تک اس کی جماعت کا تعلق ہے تو وہ اپنی جماعت کا تو انتظامی سربراہ ہوتا ہے لیکن امورِ حکومت کا انتظامی سربراہ نہیں ہوتا۔ ہمارے عقیدہ کے مطابق مذہب اور حکومت دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ ہر حکومت اپنے امور اپنے نظام کے مطابق چلائے گی۔ اگر تو یہ حکومتیں احمدی ہوں گی تو ایک ہاتھ کے نیچے جمع ہوں گی اور روحانی طور پر ان کی رہنمائی ایک خلیفہ کے ذریعہ کی جائے گی۔

☆ **ایک خاتون پروفیسر جو کہ Islamic Education کی سپیشلسٹ ہیں انہوں نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوال کیا کہ کیا آپ لوگوں کے اپنے سکول ہیں جہاں آپ اپنا نصاب پڑھاتے ہوں؟**

**اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** فی الحال تو یورپ یا دیگر مغربی ممالک میں ہمارے اپنے سکول تو نہیں ہیں۔ افریقہ میں ہمارے سکول تو ہیں لیکن وہ مذہبی سکول نہیں ہیں۔ وہاں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن کریم، بائبل اور دیگر مذاہب کی بنیادی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور جہاں تک کسی خاص مذہبی نصاب کا تعلق ہے تو جرمنی کے ایک علاقہ کی انتظامیہ نے مسلمانوں کے مختلف فرقوں سے کہا تھا کہ وہ اسلام کے حوالہ سے نصاب بنا کر دیں جو طلباء کو سکولوں میں پڑھایا جاسکے۔ وہاں ہم نے اپنا نصاب بھی تیار کرکے دیا تھا تو انہوں نے ہمارے نصاب کو قبول کیا اور وہی سکولوں میں پڑھایا جارہا ہے۔ اس نصاب میں متنازع معاملات کو لینے کی بجائے ہم نے قرآن کریم اور احادیث رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی اصل تاریخ کو لیا جو سب کے مابین مشترک ہیں۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اس کے علاوہ ہمارے مشنری ٹریننگ کالجز ہیں۔ یورپ کے کالجز میں سے ایک کالج جرمنی میں ہے، ایک یوکے میں ہے۔ اسی طرح کینیڈا میں بھی ہے اور افریقہ میں بھی ایک انٹرنیشنل مشنری ٹریننگ کالج ہے۔ پھر انڈونیشیا ہے۔ اسی طرح شارٹ کورسز کے لئے دنیا کے متعدد ممالک میں یہ کالجز قائم ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کاشف محمود ورک صاحب مبلغ سلسلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے بھی یوکے (UK) کے مشنری ٹریننگ کالج سے تعلیم حاصل کی ہے۔ غالبًا یہ اس ٹریننگ کالج کی پہلی فارغ التحصیل کلاس میں سے تھے تو آپ کہہ سکتی ہیں ان کا شمار اس کالج کے ابتدائی طلباء میں ہوتا ہے۔

☆ **اس کے بعد ایک پروفیسر نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور بنگلہ دیش میں حکومت کے ساتھ تعلقات کے حوالہ سے کیا جماعت احمدیہ میں کوئی بہتری آئی ہے؟**

**اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** جہاں تک بنگلہ دیش کی حکومت کے ساتھ جماعت کے تعلقات کی بات ہے تو ہمارا وہاں کی حکومت کے ساتھ بڑا اچھا تعلق ہے۔ کیونکہ بنگلہ دیش میں ہماری جماعت کے خلاف کوئی قانون نہیں ہے۔ لیکن جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے تو پاکستان کی حکومت نے 1974ء میں احمدیوں کے خلاف وہاں کی پارلیمنٹ میں قانون سازی کی ہے کہ قانون اور آئین کی رُو سے احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ پس وہاں احمدیوں کے خلاف قانون موجود ہے۔ اور اس قانون میں مزید اضافے ضیاء الحق مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے دور میں ہوئے۔ پہلے تو صرف پارلیمنٹ نے قانون پاس کیا کہ ہم مسلمان نہیں ہیں لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پارلیمنٹ جو مرضی سمجھے، ہم تو اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ لیکن ضیاء الحق نے جو قوانین نافذ کئے ان کے مطابق ہم اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے، ہم اپنے بچوں کے نام مسلمانوں جیسے نہیں رکھ سکتے، ہم اپنی مساجد کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ یہاں تک کہ ایک دوسرے کو اسلامی طریق کے مطابق السلام علیکم بھی نہیں کہہ سکتے۔ پس جب تک یہ قوانین قائم ہیں اور ان کی آڑ میں ہم پر مظالم کا سلسلہ جاری ہے اس وقت تک پاکستان میں ہمارے حالات اور تعلقات کس طرح بہتر ہوسکتے ہیں۔ لیکن بنگلہ دیش میں حالات مختلف ہیں۔ پس اس کا تعلق حکومت کی پالیسی سے ہے۔ جماعت کا بنگلہ دیش کی موجودہ حکومت کے ساتھ بڑا اچھا تعلق ہے۔

☆ **ایک پادری نے سوال کرتے ہوئے پوچھا کہ کل 10 سال کی عمر کے مسلمان بچے چرچ میں آئے تھے۔ میں نے انہیں بتایا کہ ہم اس طرح baptise کرتے ہیں۔ اس پر ایک بچے نے پوچھا کہ جب مسلمان بچہ پیدا ہوتا ہے**

**اور آپ اس کو بپتسمہ دیں تو کیا وہ مسلمان کہلائے گا؟ اس پر میں نے اس بچے سے کہا کہ مجھے نہیں علم۔ لیکن اگر میں بپتسمہ دوں گا تو شاید وہ بچہ عیسائی کہلائے گا یا شاید وہ مسلمان ہی کہلائے۔ موصوف نے پوچھا کہ ایسی صورتحال میں آپ کا کیا جواب ہوتا؟**

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** پیغمبرِ اسلام رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرتِ صحیحہ پر جنم لیتا ہے۔ مذہبی اعتبار سے وہ نہ تو مسلمان ہوتا ہے، نہ عیسائی اور نہ ہی یہودی لیکن اس کی فطرت نیک ہوتی ہے۔ لیکن اس کے بعد اس کے والدین جیسے چاہیں اس کی پرورش کریں۔ پس جس کو آپ لوگ بپتسمہ دیں گے وہ عیسائی ہی کہلائے گا۔ لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ کوئی عیسائی نیک فطرت نہیں ہوسکتا۔ پس میرے نزدیک ہر بچہ فطرتِ صحیحہ پر پیدا ہوتا ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انڈین سفیر سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا آغاز انڈیا سے ہی ہوا تھا۔ پنجاب کے ایک چھوٹے سے قصبہ قادیان سے ہوا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر موصوفہ نے بتایا کہ ویسے تو میں دہلی سے ہوں لیکن بنیادی طور پر میرا تعلق مشرقی بنگال سے ہے۔

موصوفہ نے بتایا کہ انڈیا میں آپ کی جماعت کی موجودگی سے پتہ چلتا ہے کہ انڈیا ایک سیکولر ملک ہے اور ہمارا یقین ہے کہ ہر مذہب کا عزت و احترام ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ درست بات ہے۔ انڈیا کی موجودہ حکومت کے ساتھ جماعت کا بڑا اچھا تعلق ہے۔

انڈین ایمبیسڈر نے کہا کہ حال ہی میں ایک صوفیاء کی ایک عالمی کانفرنس کے موقع پر ہمارے وزیر اعظم نارندر مودی صاحب نے بڑے واضح طور پر کہا کہ اسلام ایک امن کا مذہب ہے اور اس کو دنیا میں غلط رنگ میں بطور ایک متشدد مذہب کے پیش کیا جا رہا ہے۔

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** بالکل درست بات ہے۔ ہر مذہب کی اصل تعلیم امن، پیار اور ہم آہنگی پر ہی مشتمل ہوتی ہے۔ اللہ سے پیار کرو اور بنی نوع انسان سے پیار کرو۔

☆ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سویڈن میں متعیّن اسرائیلی سفیر سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ہماری جماعت اسرائیل میں بھی ہے۔

موصوف نے کہا کہ ہمارے لئے بڑے فخر کی بات ہے کہ اسلام کا ایک امن پسند فرقہ ہمارے ملک میں موجود ہے۔ اس کے لئے میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔

موصوف نے کہا کہ یہاں سویڈن میں ہمارے احمدیوں کے ساتھ بڑے اچھے تعلقات ہیں۔ لیکن بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ سویڈن میں موجود دیگر مسلمانوں کے ساتھ ہماری کمیونٹی کے ایسے تعلقات نہیں ہیں۔

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اسرائیل میں جو احمدی رہ رہے ہیں وہ دیگر مسلمانوں اور یہودیوں کے بیچ ایک قسم کا ثالثی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

موصوف نے کہا: ہم کوشش کے باوجود یہاں سویڈن میں دوسرے مسلمانوں کے ساتھ تعلق نہیں بنا سکے۔ یہ لوگ یہودیوں کے ساتھ کوئی تعلق رکھنا ہی نہیں چاہتے۔ اس لئے میں آپ کا بہت زیادہ شکرگزار ہوں کہ آپ تو نہ صرف امن کی تعلیمات کے فروغ کے لئے کوشاں ہیں بلکہ خود بھی ان تعلیمات پر عمل پیرا ہیں۔

☆ **اس کے بعد ایک پروفیسر نے سوال کرتے ہوئے کہا: مسلم ممالک میں اور جگہوں پر بھی مہدی ہونے کے دعویدار موجود ہیں۔ جیسے سوڈان میں ایک شخص نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اسی طرح 1979ء میں سعودی عرب میں بھی کسی نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ جماعت احمدیہ کا ان دعویداروں کے بارہ میں کیا نظریہ ہے؟**

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** دعویدار تو کئی ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ دیکھنا ہوگا کہ دعویٰ کرنے والا کس حد تک کامیاب ہوا ہے؟ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کے ظہور کے حوالہ سے بعض علامات کی پیشگوئی فرمائی تھی جو چودھویں صدی میں پوری ہوگئیں اور اس وقت مہدی کا دعویدار بھی موجود تھا۔ اس وقت تو کسی اور نے دعویٰ نہیں کیا۔ اس کے علاوہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی پیشگوئی فرمائی تھی کہ مسیح اور مہدی ایک ہی شخص ہوگا کہ جبکہ ان دعویٰ کرنے والوں میں سے ہر ایک نے صرف مہدی ہونے کا ہی دعویٰ کیا ہے۔ لیکن احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک ہی شخص کو دونوں خطاب دیئے جائیں گے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** دوسری بات یہ ہے کہ مہدی کا دعویٰ کرنے والے یہ لوگ کہاں تک گئے ہیں؟ دنیا کے کتنے ممالک میں پہنچے ہیں؟ لیکن جماعت احمدیہ گزشتہ 127 سال میں مسلسل ترقیات کی منازل طے کر رہی ہے اور دنیا بھر میں اس کا پیغام پھیل رہا ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہ بھی ممکن ہے بعض نیک اور اولیاء بھی ہوں اور ان کے ماننے والوں نے ان کو مہدی کا لقب دے دیا ہو مگر ایسے لوگ صرف خاص علاقہ اور خاص قوم کے لئے تھے۔

☆ **اس کے بعد ایک پروفیسر نے سوال کرتے ہوئے پوچھا کہ جماعت احمدیہ میں بھی دو فرقے ہیں۔ ایک وہ جن کا تعلق قادیان سے ہے اور دوسرے وہ جو لاہوری کہلاتے ہیں۔ ان کا آپس میں کیا تعلق ہے؟**

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** لاہوری احمدی نظامِ خلافت کو نہیں مانتے اور یہی وجہ تھی وہ جماعت سے علیحدہ ہوئے۔ ان کا کہنا ہے کہ جماعتی امور کے انتظام و انصرام کی باگ ڈور ایک خلیفہ کے ہاتھ میں نہیں بلکہ ایک کمیٹی یا چند لوگوں پر مشتمل ایک گروپ کے پاس ہونی چاہئے۔ لیکن ہم کہتے ہیں نبی کے بعد خلافت کا نظام قائم ہوتا ہے۔ پس یہ بنیادی وجہ ہے جس کی وجہ سے وہ جماعت احمدیہ سے الگ ہوئے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** جہاں تک ہمارے آپس کے تعلقات کا تعلق ہے تو ہم لوگ جب بھی ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو اچھا ملتے ہیں۔ بلکہ دو تین سال قبل میں ان کی برلن کی مسجد میں بھی گیا تھا اور اس مسجد کے امام نے بڑے پرتپاک طریق پر میرا استقبال کیا۔ انہوں نے ہماری کاوشوں کو سراہا اور یہ لوگ ہماری تقریبات میں بھی شامل ہوتے رہتے ہیں۔ ہمارے درمیان کوئی بہت زیادہ بغض اور دشمنی نہیں ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ ہماری جماعت میں اضافہ ہو رہا ہے اور وہ لوگ دن بدن کم ہو رہے ہیں۔ بلکہ ان میں سے بھی ایک اچھی خاصی تعداد ہماری جماعت میں شامل ہو چکی ہے۔

☆ **اس کے بعد ایک پروفیسر نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے ابھی کچھ دیر پہلے کہا کہ خلیفہ ایک روحانی سربراہ ہوتا ہے۔ تو آپ کے نزدیک اس وقت جماعت احمدیہ اور باقی دنیا کو روحانی طور پر کس مشکل ترین چیلنج کا سامنا ہے؟**

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہ آپ کے ساتھ پادری بیٹھے ہوئے ہیں یہ بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ لوگ اپنے خالقِ حقیقی سے دور ہوتے جا رہے ہیں اور اپنے خالق کے حقوق کی ادائیگی کو بھولتے جا رہے ہیں۔ پس سب سے بڑا چیلنج یہی ہے کہ بنی نوع انسان کو اس کے خالق کے قریب لایا جائے۔ کیونکہ قرآن کریم کے مطابق انسان کی تخلیق کا بنیادی مقصد ہی یہ ہے کہ اپنے خالق کے سامنے جھکا جائے۔ اگر آپ کی پیدائش کا بنیادی مقصد ہی یہ ہو تو پھر یہی سب سے بڑا چیلنج ہوگا۔

موصوف نے پوچھا کہ کیا اس حوالہ سے مشکلات میں مزید اضافہ ہو رہا ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان مشکلات میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ امریکہ میں ہی چند سال پہلے تک 77 فیصد لوگ مذہب کی طرف رجحان رکھتے تھے یا کم از کم عیسائیت پر ان کا ایمان تھا۔ اور اب یہ نمبر کم ہو کر پچاس فیصد کے قریب پہنچ چکا ہے اور مزید کم ہو رہا ہے۔ آپ نے خود دیکھا ہوگا کہ دہریوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اور مذہب کے ماننے والوں میں مسلسل کمی ہو رہی ہے۔ پس یہ ہم سب کا مشترکہ چیلنج ہے۔ سب سے پہلے تو بنی نوع انسان کو اس کے خالق کے قریب لایا جائے اور اس کے بعد یہ فیصلہ ہو کہ کس مذہب پر عمل کرنا ہے۔

☆ **بعد ازاں ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ آپ کا ماحولیات کے بارہ میں کیا خیال ہے؟**

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اگر ماحولیات سے آپ کی مراد climate change ہے تو اس کی بنیادی وجہ توازن کا فقدان ہے۔ قدرت نے ہر چیز کے اندر توازن رکھا ہے۔ جیسے جیسے دنیا کی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے، ہم سرسبز جنگلات کو کاٹتے چلے جا رہے ہیں اور نئے شہر اور قصبے تعمیر کر رہے ہیں اور ان میں مسلسل اضافہ کر رہے ہیں۔ دوسری طرف انڈسٹریل انقلاب لا رہے ہیں۔ ان چیزوں کی وجہ سے ماحول آلودہ ہو رہا ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہم ہر چیز میں توازن کو برقرار رکھیں۔

اور دوسرا امن کا فقدان ہے۔ اگر امن نہیں ہوگا اور لوگ ایک دوسرے سے جنگیں کریں گے اور ایک دوسرے کو ماریں گے۔ پس جہاں زندگی ہی نہ ہو وہاں ماحول کیا کرے گا؟

☆ **ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ آپ جماعت احمدیہ میں فقہی مسائل کو کیسے حل کرتے ہیں؟**

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ بنیادی طور پر ہم فقہ حنفی کو مانتے ہیں۔ اور جب ہم بعض چیزیں ایسی دیکھتے ہیں جن کا حل فقہ حنفی میں موجود نہیں تو پھر ہم قرآن کریم، احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ان امور کو حل کرتے ہیں۔ چند ایک ہی باتیں ہوں گی جن پر ہمارے اور حنفیوں کے مابین اختلاف ہوگا۔

☆ **ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ احمدیوں کو حج کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ تو کیا آپ حج کی جگہ پر کچھ اور کرتے ہیں؟**

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** حج کے متبادل اور کوئی چیز نہیں ہے۔ اسلام کے بنیادی ارکین میں کلمہ، صلوٰۃ، روزہ، زکوٰۃ اور حج ہیں۔ تو حج اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ گوکہ ہمیں حج پر جانے سے روکا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود ہر سال احمدیوں کی اچھی خاصی تعداد حج کے لئے جاتی ہے۔ مگر وہ وہاں اپنے آپ کو احمدی نہیں کہہ سکتے۔ اس حوالہ سے کچھ مسائل تو ہیں لیکن پھر بھی ہم حج کرتے ہیں۔ ہمارے پہلے خلیفہ نے بھی حج کیا تھا۔ اسی طرح دوسرے خلیفہ نے بھی حج کیا۔ پھر ان کے بچوں نے بھی حج کئے۔ میرے بڑے بھائی نے بھی دو سال پہلے حج کیا تھا۔

☆ **اس پر ایک پروفیسر خاتون نے سوال کیا کہ کیا آپ کی مکّہ کے علاوہ بھی حج کی کوئی جگہیں ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نہیں۔ اور کوئی ایسی جگہ نہیں جو مکّہ کا متبادل ہو سکے۔

اس پر موصوفہ نے کہا کہ مکّہ کا متبادل نہیں لیکن بعض اوقات مزار وغیرہ پر لوگ جاتے ہیں۔

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** مزار تو نہیں لیکن ہمارے بھی بعض مقدس مقامات ہیں جیسے کہ قادیان جو بانی سلسلہ احمدیہ کا وطن تھا۔ یہ ہمارے لئے بہت مقدس جگہ ہے۔ کیونکہ وہ وہاں پیدا ہوئے۔ وہ وہاں رہے اور پھر وہاں مدفون ہیں۔ لیکن آپ یہ نہیں کہہ سکتیں کہ قادیان اور مکّہ کا مقام ایک ہی ہے۔

☆ **ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ کیا آپ کو آپ سے پہلے والے خلیفہ نے خلافت کے لئے نامزد کیا تھا؟**

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** نہیں۔ ہماری ایک مجلسِ انتخاب ہوتی ہے جس کے ممبرز جماعت احمدیہ کے افراد ہوتے ہیں۔ ان ممبرز میں سے مرکزی عہدیداران، ممالک کے امراء اور بعض سینئر مبلغین شامل ہوتے ہیں جو خلیفہ کی وفات کے بعد جمع ہوتے ہیں اور نئے خلیفہ کا انتخاب کرتے ہیں۔ خلافت کے لئے نام پیش ہوتے ہیں اور ان کو ووٹ دیئے جاتے ہیں اور اس ساری کارروائی کی باقاعدہ ریکارڈنگ کی جاتی ہے۔ بالکل ایسے ہی جیسے پوپ کا انتخاب ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے ہاں کوئی چمنی نہیں ہوتی جس میں سے دھوآں نکلتا ہو۔ بلکہ جب خلیفہ کا انتخاب ہو جاتا ہے تو جماعت کے لوگ نئے خلیفہ کی بیعت کرتے ہیں۔

☆ **ایک پروفیسر نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ کن قوموں پر مشتمل ہے؟ کیا زیادہ تر لوگوں کا تعلق جنوبی ایشیا سے ہے یا اور بھی قومیں احمدی ہیں؟**

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** میرا خیال ہے کہ اس وقت افریقن احمدیوں کی تعداد ہندوپاک کے احمدیوں سے زیادہ ہے۔ گوکہ پاکستان اور


Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

انڈیا کے احمدی امریکہ، یورپ اور باقی ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں مگر افریقن احمدیوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ پھر مشرقِ بعید میں بھی احمدیوں کی کافی تعداد ہے جیسے انڈونیشیا اور ملائیشیا وغیرہ ہیں۔

**☆ ایک خاتون پروفیسر نے کہا : جماعت احمدیہ میں عورتوں کا کیا کردار ہے؟**

**اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** جماعت احمدیہ میں عورتوں کا کردار بہت اہم ہے۔ کیونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر عورت بچوں کی تعلیم و تربیت میں اپنا صحیح کردار ادا نہیں کر رہی تو وہ نہ صرف خود جنت سے محروم ہو رہی ہوتی ہے بلکہ اپنے بچوں کو بھی جنت سے محروم کر رہی ہوتی ہے۔ پس یہی بنیادی اصول ہے۔ اسی وجہ سے ہم نے جماعت کے اندر عورتوں کی ایک علیحدہ تنظیم قائم کی ہوئی ہے۔ جن کی ہر ملک میں ملکی سطح پر صدر ہوتی ہے اور پھر لوکل سطح پر بھی صدر ہوتی ہیں اور دیگر عہدیدار ہوتی ہیں۔ یہ لوگ اپنے اجلاسات کا انعقاد کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ بھی جو جماعتی طور پر پروگرام ہوتے ہیں جس میں مرد اور عورتیں سب شامل ہوتے ہیں ایسے پروگراموں میں بھی عورتوں کے لئے ایک مخصوص وقت رکھا جاتا ہے جس میں وہ اپنی تقریریں وغیرہ کرتی ہیں اور پھر بچوں کی تعلیم و تربیت، ان کی روحانی تعلیم و تربیت، اپنی صحت اور اس طرح کے دیگر پروگراموں کے حوالہ سے منصوبہ بندی کرتی ہیں۔ تو ہماری جماعت میں عورت کا بہت وسیع کردار ہے۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ :** ہماری جماعت کے اندر شرح خواندگی کے اعتبار سے عورتوں کی تعداد مَردوں کی نسبت زیادہ ہے۔ پس جب تک آپ کے پاس پورا علم نہ ہو آپ اپنے بچوں کی تربیت نہیں کر سکتے جو کہ عورت کی بہت اہم ذمہ داری ہے۔ ہماری عورتیں اچھی تعلیم یافتہ ہیں۔ ان میں انجینئرز، ڈاکٹرز، آرکیٹیکٹس اور پروفیسرز بھی ہیں۔ حتیٰ کہ تیسری دنیا کے ممالک میں بھی ہماری خواتین میں سے 99.9 فیصد کا شمار خواندہ خواتین میں ہوتا ہے جبکہ اس کے مقابل پر مرد صرف 90 فیصد ہیں۔ شرح خواندگی سے مراد یہ نہیں کہ آپ کو پڑھنا لکھنا آتا ہو۔ جیسے پاکستان میں شرح خواندگی کا معیار یہ ہے کہ اگر آپ کو قرآن کریم پڑھنا آتا ہے تو آپ پڑھی لکھی متصور ہوں گی۔ بلکہ شرح خواندگی سے مراد ہے کہ آپ نے کم از کم سیکنڈری سکول تک تعلیم حاصل کی ہو۔

**☆ ایک پروفیسر نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت یورپ ایک مشکل دور سے گزر رہا ہے جبکہ یورپ کو ریفیوجیز کے بحران سے گزرنا پڑ رہا ہے۔ آپ کے خیال میں جماعت احمدیہ کو یورپ کے اندر integration کرنے میں کن مشکلات کا سامنا ہے؟**

**اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** میں بہت لوگوں سے اکثر پوچھتا ہوں کہ مجھے integration کی تعریف بتائیں؟ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے تو میرے خیال میں ہم لوگ صحیح طور پر معاشرہ کا حصہ ہیں کیونکہ میرے نزدیک integration کا مطلب یہ ہے کہ ہم دیکھیں کہ ہم جس ملک میں رہ رہے ہیں اس کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ اگر ہم ملک کی ترقی کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں اور قابلیتیں استعمال کر رہے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ہم integration کر رہے ہیں۔ یورپ میں ہمیں کافی سراہا جاتا ہے۔ یورپ میں، یہاں سویڈن میں اور جرمنی میں ہر جگہ احمدی خواتین اور مردوں کی ایک بڑی تعداد ہے جو پڑھے لکھے ہیں اور ان کو معاشرہ کا اہم حصہ سمجھا جاتا ہے۔ تو integration کے حوالہ سے مجھے تو کوئی ایسا مسئلہ نظر نہیں آرہا جس کی وجہ سے ہم پریشان ہوں۔ اگر آپ تعلیم یافتہ ہیں تو آپ کو پتہ ہے کہ آپ کے لئے کیا اچھا اور کیا برا ہے۔

**☆ ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ جماعت احمدیہ کا مشن کیا ہے؟ کیا آپ اپنی کوئی قوم بنانا چاہتے ہیں؟**

**اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** جماعت احمدیہ کا مشن یہی ہے کہ دنیا کا ہر شخص اپنے خالقِ حقیقی کے سامنے سربسجود ہو جائے۔ اگر یہ مقصد حاصل ہو جائے تو یہی کافی ہے۔ ہمیں کوئی قوم بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں ملکوں پر قبضہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر تمام لوگ اللہ تعالیٰ کو پہچاننے لگ جائیں اور حقوق العباد ادا کرنے لگ جائیں تو ہر ایک کی خواہش ہوگی کہ وہ روحانی طور پر ترقی کرے۔ یہی پیغام ہے جس کو ہم پھیلانے میں لگے ہوئے ہیں۔ مجھے سویڈن یا جرمنی یا کہیں اور کسی طاقت کی لالچ نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بانی جماعت احمدیہ نے اپنے ایک شعر میں فرمایا:

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں تو یہی کہوں گا کہ دنیاوی طاقتوں کو اسلام احمدیت سے خوف کھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم ہر لحاظ سے ایک روحانی جماعت ہیں۔

**☆ بعدازاں ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ کیا آپ کے خیال میں اگلے جہان پر زیادہ توجہ دینے کی وجہ سے اس جہان پر توجہ میں کمی ہونے کا اندیشہ نہیں ہوگا؟**

**اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :** اگر آپ اس جہان میں آئے ہیں تو آپ کے سپرد بعض ذمہ داریاں ہیں جو آپ نے ادا کرنی ہیں۔ آپ کے بعض فرائض ہیں جو آپ نے ادا کرنے ہیں۔ اور اگر آپ یہ فرائض خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر ادا کر رہے ہیں تو آپ کو ان کاموں کی جزا اس جہان میں اور اگلے جہان میں بھی ملے گی۔ مثال کے طور پر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے کہ اگر آپ اپنی بیوی کا خیال رکھنے والے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر اس کے منہ میں ایک لقمہ بھی ڈالتے ہیں تو آپ کو اس کا اجر ملے گا۔ تو اگر آپ امن قائم کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں تو اس کا اجر آپ کو اگلے جہان میں بھی ملے گا اور اِس جہان میں بھی ملے گا۔ اگر آپ اپنی بیوی سے پیار کرتے ہیں تو آپ کے گھر میں سکون ہوگا۔ آپ کے بچے سکون میں رہیں گے اور اس کے علاوہ آپ کو اگلے جہان میں بھی اس کا اجر ملے گا۔ پس آپ یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ اگلے جہان پر ہی زیادہ توجہ ہے۔ کیونکہ آپ جو کچھ بھی کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کر رہے ہیں۔ آپ کی توجہ صرف اگلے جہان پر نہیں بلکہ اِس جہان پر بھی ہے۔

**☆ ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ آپ معاشرے میں integration کی بات کر رہے تھے۔ کیا آپ کی جماعت کے لئے انسانیت کی خدمت اور سوشل ورک کرنا بھی ضروری ہے؟**

**اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:** بالکل ضروری ہے۔ ہم یورپ اور باقی ممالک میں Charity Walks کا انعقاد کرتے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے اکٹھی ہونے والی رقم ہم لوکل چیریٹیز کو دیتے ہیں۔ پھر ہماری اپنی چیریٹی آرگنائزیشن بھی ہے جس کا نام ہیومینیٹی فرسٹ ہے۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یورپ کے علاوہ افریقہ میں ہم کافی کام کر رہے ہیں۔ وہاں ہمارے ہسپتال اور سکول قائم ہیں۔ پھر ہم نے افریقہ کے دور دراز علاقوں کے رہنے والوں کے لئے پانی کے کنوؤں کی کھدائی کا کام بھی شروع کیا ہوا ہے تاکہ ان کو پینے کا صاف پانی مہیا ہو سکے۔ آپ کو شاید علم نہ ہو کہ وہاں چھوٹے چھوٹے بچے سروں پر پانی کے مٹکے رکھ کر کئی کئی کلومیٹر دور سے پیدل چل کر پانی لے کر آتے ہیں اور وہ پانی بھی گندہ ہوتا ہے جو کئی بیماریوں کا باعث ہوتا ہے۔ پھر ہم model villages بھی تعمیر کر رہے ہیں جس کے اندر سڑکوں پر روشنی، پینے کا صاف پانی، کمیونٹی ہال، سبزیاں وغیرہ اگانے کے لئے پانی دینے کا نظام موجود ہوتا ہے۔ پس یہ وہ سہولیات ہیں جو ہم وہاں کے مقامی لوگوں کو دے رہے ہیں۔

**☆ اس پروفیسر خاتون نے سوال کیا کہ افریقہ کے کس علاقہ میں آپ یہ سہولیات مہیا کر رہے ہیں؟**

**اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** مغربی افریقہ کے ممالک ہیں جن میں گھانا، نائیجیریا، بورکینافاسو، مالی، آئیوری کوسٹ، گیمبیا، سینگال وغیرہ شامل ہیں۔ تقریباً سارے مغربی افریقن ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ پھر مشرقی افریقہ میں بھی کام کر رہے ہیں جس میں کینیا، تنزانیہ اور یوگنڈا وغیرہ کے ممالک شامل ہیں۔ پھر سنٹرل افریقہ اور افریقہ میں جنوب کی طرف بھی کام کر رہے ہیں۔ کانگو کنشاسا میں بھی ہماری کافی بڑی جماعت ہے۔ پھر جنوبی امریکہ کے ممالک میں بھی بعض پراجیکٹس شروع کئے ہیں۔ ہم گوئٹے مالا میں بھی ایک بہت بڑا ہسپتال تعمیر کر رہے ہیں۔

**☆ موصوفہ نے پوچھا کہ ان پراجیکٹس کے لئے فنڈنگ کہاں سے مہیا ہوتی ہے؟**

**اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ جماعت کے لوگ ہی مالی قربانی کرتے ہیں اور پھر ہم چیریٹیز کے پروگرام منعقد کرتے ہیں جن کے ذریعہ رقوم اکٹھی کی جاتی ہیں۔ ابھی حال ہی میں ہیومینیٹی فرسٹ نے امریکہ میں ایک triathlon کا انعقاد کیا تھا جس کے ذریعہ 1.5 ملین ڈالرز کی رقم جمع ہوئی جو گوئٹے مالا میں زیرتعمیر ہسپتال پر خرچ ہوگی۔ پھر ہمارے اکثر کام رضاکارانہ طور پر ہو جاتے ہیں۔ اس طرح بھی ہم پیسے بچاتے ہیں۔ اگر ایک پراجیکٹ کسی کمپنی کو دیا جائے جس پر 5 ملین خرچ آنا ہو ہم وہی کام رضاکاروں کے ذریعہ ایک ملین میں مکمل کروا لیتے ہیں۔

ملاقات کے اختتام پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر میرے پاس مزید وقت ہوتا تو میں ضرور آپ لوگوں کے ساتھ گزارتا لیکن اب میرا اگلا پروگرام ہے۔ اس پر تمام پروفیسر حضرات اور خواتین نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا۔ اس طرح یہ ملاقات سوا گیارہ بجے ختم ہوئی۔

---

اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

بعدازاں پروگرام کے مطابق قریباً بارہ بجے یہاں سے جماعتی سینٹر سٹاک ہوم ''بیت العافیت'' کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدر جماعت سٹاک ہوم مکرم خالد محمود چیمہ صاحب کی رہائشگاہ پر تشریف آوری ہوئی۔ یہاں چند منٹ قیام کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے مبلغ سلسلہ سٹاک ہوم مکرم کاشف محمود ورک صاحب کے گھر تشریف لے گئے اور یہاں قریباً نصف گھنٹہ قیام فرمایا۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے مکرم ڈاکٹر محمود شرما صاحب ابن مکرم میجر عبدالحمید شرما صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ اس کے بعد حضورانور واپس صدر جماعت سٹاک ہوم کے گھر تشریف لے آئے اور دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ صدر صاحب نے تمام ممبران کے لئے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔

---

## بیت العافیت سٹاک ہوم میں ورودِ مسعود اور احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال

بعدازاں دو بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سینٹر 'بیت العافیت' تشریف لے آئے۔ احباب جماعت، مرد و زن اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ بچیاں گروپ کی صورت میں خیرمقدمی دعائیہ نظمیں اور گیت پیش کر رہی تھیں۔ حضورانور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور مشن ہاؤس کے اندر تشریف لے آئے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

---

## سٹاک ہوم سے روانگی اور گوتھن برگ میں ورودِ مسعود

اب پروگرام کے مطابق سٹاک ہوم سے گوتھن برگ کے لئے روانگی تھی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور صدر صاحب جماعت سٹاک ہوم کے گھر سے ہوتے ہوئے دو بج کر چالیس منٹ پر گوتھن برگ کے لئے روانگی ہوئی۔

سٹاک ہوم سے گوتھن برگ کا فاصلہ 403 کلومیٹر ہے۔ قریباً تین گھنٹے کے سفر کے بعد راستہ میں ایک کیفے ٹیریا میں کچھ دیر کے لئے قافلہ رُکا۔ بعدازاں آگے سفر جاری رہا اور سوا آٹھ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''مسجد ناصر'' گوتھن برگ تشریف آوری ہوئی۔

احباب جمات کی ایک بڑی تعداد اپنے پیارے آقا کی آمد کی منتظر تھی۔ احباب جماعت نے بڑے پُرجوش انداز میں اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا، بچیوں نے استقبالیہ اور خیرمقدمی گیت پیش کئے۔ خواتین ایک جانب کھڑی شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ حضورانور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور مسجد سے ملحقہ رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

نو بج کر 45 منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ناصر تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ گوتھن برگ میں غروب آفتاب کا وقت نو بج کر 39 منٹ پر ہے۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

---

## مسجد ناصر سویڈن

مسجد ناصر سویڈن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سویڈن کی پہلی مسجد ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے 27 ستمبر 1975ء کو سویڈن کے شہر گوتھن برگ میں اس پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے متضرّعانہ دعاؤں کے ساتھ

مسجد مبارک قادیان کی وہ اینٹ نصب فرمائی جو قبل ازیں حضرت مصلح موعودؓ نے دعاؤں کے ساتھ اس مسجد کی بنیاد میں نصب کرنے کے لئے بھجوائی تھی۔ یہ مسجد ایک چھوٹی سی پہاڑی پر واقع ہے۔ 325 مربع میٹر مسقّف حصہ پر مشتمل مسجد کی تعمیر مکمل ہونے پر 20 اگست 1976ء بروز جمعۃ المبارک حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے مسجد ناصر کا افتتاح فرمایا۔

مسجد ناصر کا قطعہ زمین آٹھ ہزار مربع میٹر ہے۔ یہ قطعہ زمین پہلے لیز پر تھا۔ 1997ء میں جماعت نے اس قطعہ زمین کو خرید لیا۔ سال 1999ء میں اس مسجد میں توسیع کی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر مکرم محمد عثمان چینی صاحب نے حضورؒ کے نمائندہ کی حیثیت سے اس مسجد کی نئی بنیادوں میں سنگ بنیاد رکھا۔

ایک ہزار چار سو مربع میٹر رقبہ پر مشتمل، دو منزلہ نہایت خوبصورت مسجد ناصر اپنی وسعت کے بعد ایک ہزار سے زائد نمازیوں کو اپنے اندر سمو سکتی ہے۔

گراؤنڈ فلور پر مسجد کے بڑے مردانہ ہال سے ملحق لائبریری ہال، ڈائننگ ہال، کچن اور پانچ دفاتر ہیں اور ایک رہائشی فلیٹ پر مشتمل عمارت ہے۔ جبکہ دوسری منزل پر عورتوں کے لئے ایک بڑا ہال، چھوٹے بچوں کے لئے ایک علیحدہ جگہ، اس سے ملحق دو ہالز اور لجنہ کا دفتر ہے۔ اسی فلور پر ایک گیسٹ ہاؤس بھی ہے۔ اس کے علاوہ دو دفاتر اور MTA کا خوبصورت سٹوڈیو بھی ہے۔ مسجد پر دو گنبد ہیں اور مسجد کے ساتھ منارۃ المسیح کی طرز کا مینارہ بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ مسجد چونکہ اونچائی پر واقع ہے اس لئے دُور دُور سے نظر آتی ہے۔

..........................................

## 19 مئی 2016ء بروز جمعرات

..........................................

صبح پونے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد محمود تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس پر اپنے دست مبارک سے ہدایات عطا فرمائیں۔ حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ناصر تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

### انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں 28 فیملیز کے 94 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والی فیملیز کا تعلق گوتھن برگ جماعت سے تھا۔ ایک فیملی سٹاک ہوم سے 483 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ملاقات کے لئے پہنچی تھی۔

ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 9 بج کر 10 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

9 بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ناصر تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

..........................................

### پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں دورہ کی وسیع پیمانے پر کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ سویڈن کی ملکی اور علاقائی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں کوریج ہو رہی ہے۔ نیشنل ٹی وی، مختلف ریڈیو چینلز اور اخبارات میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے انٹرویونشر اور شائع ہو رہے ہیں اور مسجد محمود مالمو کے افتتاح کے حوالہ سے آرٹیکلز لکھے جا رہے ہیں۔ اسی طرح آن لائن سوشل میڈیا کے ذریعہ بھی وسیع پیمانہ پر کوریج ہو رہی ہے۔

**❋...... سویڈش نیشنل ٹیلی وژن (Sveriges TV Sydnytt) نے اپنی 11 مئی کی نشریات میں کوریج دی۔**

یہ ٹی وی چینل سویڈن کا نیشنل چینل ہے۔ ملک کے جنوبی علاقہ کی لوکل خبروں والی ایک ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے مؤرخہ 11 مئی کو مسجد محمود مالمو میں آئی۔ اسی دن شام کو یہ خبر صوبائی ٹیلیوژن میں نشر ہوئی۔ اس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کی خوبصورتی کے حوالہ سے ایک سوال کا جواب دے رہے ہیں اور ساتھ امید کا بھی اظہار فرمایا کہ علاقہ کے لوگ بھی اسے پسند کریں گے۔ نیز فرمایا کہ ہمارا ماٹو محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں، اور اسلام کا مطلب امن وسلامتی ہے۔ اس علاقہ کی کُل آبادی 1.3 million ہے جن تک یہ خبر نشر کی گئی۔ ویب سائٹ پر ایک مضمون بھی لکھا گیا ہے کہ:

ان دنوں مالمو میں ایک نئی مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔ اس کی تعمیر اور خرچہ کی متحمل مسلمان جماعت احمدیہ ہے جو کہ ہر قسم کی شدت پسندی کی مذمت کرتی ہے۔

ہمارا ماٹو 'محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'، حضرت مرزا مسرور احمد کا کہنا ہے، جو جماعت احمدیہ کے سب سے بڑے روحانی سربراہ ہیں اور اِن دنوں مسجد کے افتتاح کے لئے دورہ پر ہیں۔

بہت سے لوگوں نے اس مسجد کو دیکھا ہوگا جبکہ وہ Yttre ringvgen سڑک سے drive کرتے ہوئے گزرے ہیں۔

اس کا نام مسجد محمود ہے جو کہ جماعت کے دوسرے خلیفہ کے نام پر رکھا گیا ہے۔ بدھ کے روز انہوں نے میڈیا کو مدعو کیا ہوا تھا، نیز بہت سے افراد جماعت بھی آئے ہوئے تھے۔

وسیم احمد ساجد اپنی فیملی کے ساتھ لولیو سے سفر کر کے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ یہاں آنا بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔

اسی طرح فریدا صوفی نِلسون (سویڈش احمدی خاتون) اپنے روحانی سربراہ سے ملنے کے لئے لولیو سے آئی ہوئی ہیں۔ آج ہمارے یہاں آنے کا مقصد حضور سے ملنا ہے۔ میرے لئے بہت خوشی کا موقعہ ہے، گو کہ میں ایک بار پہلے بھی حضور سے لندن میں مل چکی ہوں۔

مالمو میں جماعت احمدیہ کے 300 افراد ہیں۔ سویڈن میں ہزار اور دنیا بھر میں ان کی تعداد ملینز میں ہے۔ یہ ایک سنّی مسلمان فرقہ ہے جس کی بنیاد پنجاب، ہندوستان میں ڈالی گئی۔ دوسرے مسلمانوں کی نظر میں ان کی حیثیت ان کے نبوت کے بارہ میں عقیدہ کے سبب controversial ہے۔ بہت سے ممالک میں ان کی مخالفت ہوتی ہے۔ پاکستان میں انہیں اپنے آپ کو مسلمان کہلانے کی اجازت نہیں۔

یہ مسجد ملک میں دوسری احمدیہ مسجد ہے البتہ سب سے بڑی ہے۔ 'اس کی عمارت بہت خوبصورت ہے اور مجھے امید ہے کہ یہاں کے رہنے والے لوگ اسے پسند کریں گے' جماعت احمدیہ کے سب سے بڑے لیڈر مرزا مسرور احمد کا کہنا ہے۔

### مسجد سب کے لئے کھلی ہے

(جماعت کا) مشن محبت اور امن ہے، اُن کا کہنا ہے، اور یہ جماعت ہر قسم کی شدت پسندی کی مذمت کرتی ہے۔ یہاں سب کو آنے کی اجازت ہوگی۔

'میرے نزدیک یہ جگہ pluralism کی جگہ ہے۔ ہم کسی کے لئے بھی اپنے دروازے بند نہیں رکھتے' جماعت مالمو کے ترجمان کریم لون کا کہنا ہے۔

اذان کی آواز لاؤڈ سپیکرز کے ذریعہ صرف مسجد کے اندر گونجتی ہے۔ یہاں ایک سپورٹس ہال اور مختلف دفاتر کی بھی جگہ ہے۔

ہر ہفتہ جمعہ کی نماز اور خطبہ سویڈش اور اردو میں پیش کیا جاتا ہے۔ اخراجات اور تعمیر کی حامل جماعت خود ہے۔

..........................................

**❋...... اخبار Skanska Dagbladet نے اپنی 11 مئی کی اشاعت میں لکھا:**

(یہ اخبار روزنامہ ہے اور ہر روز 75 ہزار قارئین تک پہنچتا ہے۔ اس کے علاوہ آن لائن ویب سائٹ کو ہر ہفتہ ایک لاکھ 25 ہزار زائرین وزٹ کرتے ہیں۔)

### شدت پسندوں کو دوسرا موقعہ دینا چاہئے

اسلام میں کوئی بھی ایسی بات نہیں جو violence کی حمایت کرتی ہو، مرزا مسرور احمد کا کہنا ہے جو کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ ہیں جس کے دنیا بھر میں کئی ملینز ممبر ہیں۔ لیکن ان کا کہنا ہے کہ لوٹنے والے داعش کے سپاہیوں کو ایک دوسرا موقعہ (اصلاح کا) دینا چاہئے۔

جماعت احمدیہ کا اصول محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں ہے، اور اسلام کے اندر یہ ایک ایسی آواز ہے جس کو بہت سے لوگ سنتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے مطابق جارحانہ جہاد کا قرآنی تعلیم میں کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔

مرزا مسرور احمد نے واپس لَوٹنے والے داعش کے سپاہیوں کے بارہ میں بھی اپنا موقف بیان کیا ہے۔

انگریزی اخبار Observer کو انہوں نے بتایا کہ برٹش حکومت کو ان نوجوانوں کو اصلاح کا ایک موقع دینا چاہئے۔ یہ لوگ frustrated ہیں، اور میں خود ان کی frustration کو محسوس کرتا ہوں۔ ان لوگوں کو ایک دوسرا موقعہ کا حق ہے۔ ان لوگوں کی نگرانی ضروری ہے اور انہیں تعلیم بھی دینی چاہئے، اور انہیں اپنے ملک سے وفا کا احساس ہونا چاہئے، اُن کا اخبار Sknska Dagbladet سے کہنا ہے۔ انہیں جیل میں ڈالنا ضروری نہیں۔

لیکن سویڈن میں تو acts of terrorism ایک جرم ہے؟

بیشک ہے، اگر ثابت ہو جائے کہ انہوں نے پرابلم کھڑی کی ہیں۔ اس صورت میں قانون نافذ کرنا ضروری ہے۔

مرزا مسرور احمد خود بڑے حفاظتی دستہ کے ساتھ سفر کرتے ہیں، مگر اُن کا threat-level کے بارہ میں کہنا ہے کہ ہم سب دہشت گردی کے حملوں کے سبب ایک uncertain دنیا میں رہتے ہیں۔

خلیفۃ المسیح پاکستان سے ہیں جہاں انہیں دوسرے مسلمانوں کی طرف سے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

خلیفہ نے کہا کہ میرے لئے وہاں جانے میں مشکلات ہیں اور میں وہاں جیل میں بھی رہ چکا ہوں۔ چنانچہ جب میں احمدیت کا سربراہ بنا تو میں نے فیصلہ کیا کہ ملک کو چھوڑ دوں۔ پاکستان میں مجھے اپنی بات کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

..........................................

**❋...... اخبار Malmo 24 نے اپنی 11 مئی کی**

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
28 London Rd, Morden SM4 5BQ
0044 20 3609 4712

اشاعت میں لکھا؛

## مسلمان پوپ مسجد کا افتتاح کریں گے: عظیم شخصیت

تعمیر کی اجازت کے 16 سال بعد اب مسجد محمود واقع Elisedal کا افتتاح ہو رہا ہے۔ جمعہ کے روز کے تاریخی افتتاح کے موقعہ پر جماعت کے عالمی سربراہ بنفسِ نفیس شامل ہوں گے۔

65 سالہ خلیفہ مرزا مسرور احمد عالمی جماعت احمدیہ کے سب سے بڑے سربراہ ہیں، جو کہ ایک اسلامی جماعت ہے جس کے دنیا بھر میں 10 ملین کے قریب افراد ہیں۔ اس سے پہلے وہ یورپین پارلیمنٹ اور برٹش Underhouse میں بھی خطاب کر چکے ہیں، نیز امریکن کانگرس کے بہت سے ارکان کے سامنے بھی خطاب کر چکے ہیں۔ اب وہ جمعہ کے دن مسجد محمود کے تاریخی افتتاح کے لئے مالمو آئے ہیں۔

یہ ایک عظیم شخصیت ہیں اور یہ دورہ بڑے اعزاز کا موجب ہے۔ جب سے آپ 2003ء میں خلیفہ بنے آپ نے دنیا بھر میں سفر کر کے اسلام میں امن اور رواداری کے بارہ میں خطاب کئے ہیں۔ اب سویڈن کی باری ہے۔

مرزا مسرور احمد ہر قسم کی شدت پسندی کی سختی سے مذمت کرتے ہیں اور آپ کا کہنا ہے کہ پولیس کو جرم کی روک تھام کے لئے مزید اختیارات دئے جانے چاہئیں۔ امریکن اخبار Wall Street Journal نے آپ کو مسلمان پوپ کا لقب دیا ہے، اس امتیازی مقام کے سبب جو آپ کو بحیثیت جماعت کے روحانی سربراہ ہونے کے حاصل ہے۔

جماعت احمدیہ سویڈن کے لئے، جس کے ملک بھر میں ایک ہزار اور مالمو میں 200 افراد ہیں، اس مسجد کی تعمیر ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ اس کا خرچہ جماعت کے ہی افراد نے برداشت کیا ہے، اور اس کی planning سال 2000ء سے شروع ہے۔ مکمل مسجد بننے تک کے مراحل آسان نہیں تھے۔

بہت سے لوگ ہیں جو اس عمارت کو مسجد کہنا پسند نہیں کریں گے کیونکہ وہ ہمیں حقیقی مسلمان نہیں سمجھتے۔ پھر عمومی طور پر بھی سویڈن میں مساجد کے خلاف خطرہ ہے مختلف right-wing extremists کی طرف سے، اور اس سے ہم بھی محفوظ نہیں۔

................................................

**❁...... اخبار Sydsvenskan سیڈسوینسکن نے اپنی 11 مئی 2016ء کی اشاعت میں لکھا کہ؛**

### خلیفہ عمارت کا جائزہ لینے کے لئے مالمو میں آئے ہوئے ہیں

جماعت احمدیہ کی نئی مسجد کا افتتاح ہفتہ کے روز ہو رہا ہے۔ اس کے لئے خلیفہ مرزا مسرور احمد بنفسِ نفیس آ چکے ہیں۔

خلیفہ مرزا مسرور احمد Jgersro میں واقع مسجد کے افتتاح کے لئے مالمو میں آئے ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی بنیاد سن 1889ء میں ہندوستان میں رکھی گئی اور اس کے 207 ممالک میں 10 ملین سے زائد افراد ہیں۔

24 میٹر اونچی عمارت کے بنانے کا خرچہ 49 ملین کرونر ہے۔ یہ رقم جماعت احمدیہ سویڈن کے ممبرز نے خود اکٹھی کی ہوئی ہے۔ افتتاح ہفتہ کے روز ہو گا مگر منگل کے روز سے ہی (جماعت کے) سب سے بڑے سربراہ مرزا مسرور احمد مالمو میں پروگراموں کے لئے تشریف لا چکے ہیں۔

خلیفۃ المسیح نے کہا، جب میں پہلی مرتبہ یہاں آیا تو یہ ایک خالی میدان تھا۔ جب میں کل آیا ہوں تو یہاں ایک خوبصورت عمارت بنی ہوئی ہے۔ ایک مذہبی آدمی کے لئے ایسی جگہ کا نظارہ بڑا روح پرور ہے جہاں مسلمان عبادات کے لئے جمع ہوتے ہیں۔

احمدیہ جماعت اپنے آپ کو بطور امن پسند جماعت پیش کرتی ہے، مگر عورتوں اور ہم جنس پرستوں کے بارہ میں ان کا نظریہ قدامت پسند ہے۔ خلیفہ کے ساتھ ایک لمبا انٹرویو جمعہ کے دن شائع کیا جائے گا۔

................................................

**❁...... سویرگس ریڈیو Sveriges Radio P1 اور سویرگس ریڈیو Manniskor och tro ایکُوت Sveriges Radio Ekot نے اپنی 12 مئی 2016ء کی نشریات میں بتایا:**

(ریڈیو کی رپورٹر کا تعلق دو ایسے ریڈیو پروگرامز سے تھا جو کہ سارے ملک میں نشر کئے جاتے ہیں۔ Mnniskor och tro نامی پروگرام مذہبی موضوعات سے متعلق ہے۔ اس میں جماعت کا ذکر حضور انور کے دورہ کے حوالہ سے کیا گیا۔ اس رپورٹ کا دورانیہ 13 منٹ تھا۔ اس پروگرام میں جماعتی عقائد کا تفصیل سے ذکر ہوا اور یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے بھی اس پر روشنی ڈالی۔ حضور انور کے انٹرویو کا کچھ حصہ بھی سنایا گیا۔ اسی طرح نیشنل نیوز پروگرام Ekot میں بھی ایک خبر دی گئی۔)

### جماعت احمدیہ کی نئی مسجد کا افتتاح ہو گیا ہے۔ ہمارا ماٹو ’محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں‘ ہے

آج جماعت احمدیہ کی سویڈن میں دوسری مسجد ’مسجد محمود مالمو‘ کا افتتاح ہوا۔

احمدیہ جماعت سویڈن میں ایک چھوٹا سا گروپ ہے جس کے ایک ہزار ممبرز ہیں، اور دنیا بھر کے مسلمانوں میں بھی ایک اقلیت کی حیثیت رکھتا ہے۔

جماعت احمدیہ کا عقیدہ نجات پر مبنی ہے۔ ان کے نزدیک ناجیہ فرقہ کے بانی مرزا غلام احمد تھے۔ اس کے سبب وہ مخالفت کا شکار ہیں۔ اسی وجہ سے ان کا حفاظتی انتظام آج بہت اہم ہے۔

منبر پر کھڑے خلیفہ مرزا مسرور احمد جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے، اور یہ افتتاح ٹی وی پر دنیا کے اکثر حصوں میں نشر کیا گیا۔

................................................

**❁...... اخبار Sydsvenskan (سیڈسوینسکن) نے اپنی 13 مئی کی اشاعت میں لکھا:**

(یہ اخبار جنوبی سویڈن کی سب سے بڑی اخبار ہے۔ روزانہ ایک لاکھ سے زائد نسخے چھپتے ہیں۔ اسی طرح آن لائن بھی بکثرت لوگ اسے پڑھتے ہیں۔)

### ہر دلعزیز خلیفہ کا شدت پسندوں اور ہم جنس پرستوں کے بارہ میں واضح بیان

207 ممالک میں وہ کئی ملین مسلمانوں کے سربراہ ہیں۔ ہماری ملاقات احمدیہ جماعت کے خلیفہ، مرزا مسرور احمد سے ہوئی، اور موضوعِ کلام جہادِ امن اور ہاتھ ملانے کے scandal کے بارہ میں تھا، نیز ارتداد کے الزام اور مسلمان ہم جنس پرستوں کے بارہ میں بات ہوئی۔

حضرت مرزا مسرور احمد کو مسلمانوں کا پوپ بھی کہا جاتا ہے۔ اُن کے نزدیک اس لقب میں کوئی حرج نہیں۔

سورج کی شعاعوں میں گنبد چمک رہا ہے۔ وہاں اندر مسجد محمود کی جدید عمارت میں، جو علاقہ Jagersro کے مشرق میں واقع ہے، ایک سفید ریش مرد پگڑی پہنے ہوئے حفاظتی عملہ، ائمہ اور جماعت کے اپنے لوگوں کے وسط میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ کچھ لوگ movie بنا رہے ہیں۔ کچھ اَور ہر لفظ تحریر میں لا رہے ہیں۔ حضرت مرزا مسرور احمد، جو دنیا بھر کے مسلمان سربراہوں میں اہم ترین شخصیت کے طور پر پیش کئے گئے ہیں انٹرنیشنل پریس میں اُن کو بسا اوقات مسلمانوں کے پوپ کا خطاب دیا جاتا ہے۔

اس خطاب کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟

اس پر خلیفہ نے جواب دیا کہ آپ مجھے یہ کہلانا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ میں اپنی اصطلاح میں اگر چاہوں تو کیتھولک پوپ کو مسیحی خلیفہ کہہ سکتا ہوں، مرزا مسرور احمد نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

جب سے مرزا مسرور احمد نے عالمی جماعت کی قیادت 2003ء میں سنبھالی ہے، آپ نے دنیا بھر کا دورہ کیا ہے اور عالمی سربراہوں کو امن قائم کرنے پر آمادہ کیا ہے۔

آپ نے دنیا کے سربراہوں کو خطوط لکھے ہیں اور تیسری عالمی جنگ کے بار میں خبردار کیا ہے۔ ایسا کرنے سے آپ کا کیا مقصد ہے؟

اس پر خلیفہ نے کہا کہ میرے لئے امنِ عالم باعث فکر ہے، اور اس حوالہ سے مَیں لمبے عرصہ سے بات کرتا رہا ہوں۔ اسی لئے میں نے مختلف ممالک کے سربراہوں کو لکھا ہے بشمول امریکہ، یوکے، رشیا، چین، سعودی عرب، ایران اور پوپ کو بھی۔ میرا ایسا کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہم متحد ہوں اور دنیا میں امن پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

کیا آپ کے پاس اس کا حل ہے؟

خلیفہ نے کہا، اس کا حل یہ ہے کہ اپنے خالق کو پہچانا جائے اور ایک دوسرے کا احترام کیا جائے۔ جماعت احمدیہ کے بانی نے اپنی آمد کے دو مقاصد بیان کئے ہیں۔ ایک یہ کہ انسان کو اپنے خالق کے قریب لایا جائے، اور دوسرا یہ کہ انسانیت کو ایک دوسرے کے حقوق کا احساس دلایا جائے۔ حقوق کا مطالبہ کرنے کی بجائے دوسروں کو حقوق دینے چاہئیں۔ اگر سب کا برتاؤ ایسا ہو جائے تو امن قائم ہو جائے گا۔

آپ کو سربراہوں کی طرف سے کیسا response ملا؟

خلیفہ نے کہا: مجھے صرف کینیڈا اور یوکے کے سربراہوں سے جواب ملا۔ انہوں نے لکھا کہ ہم دنیا میں امن قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور nuclear arsenal گھٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ ایک سیاسی جواب تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ آیا یہ کبھی پورا بھی کیا جائے گا کہ نہیں۔

امنِ عالم کو سب سے بڑا threat کا سامنا شدت پسند اسلامزم سے ہے، خلیفہ کا کہنا ہے۔

آپ کے خیال میں کیوں اتنے نوجوان مسلمان یورپ سے داعش کے ساتھ ملنے کے لئے جاتے ہیں؟

اس پر خلیفہ نے جواب دیا: بہت سی وجوہات ہیں۔ 2008ء میں اقتصادی بحران کے بعد نوجوانوں میں بیروزگاری بڑھی ہے۔ صرف یوکے میں ملینز کے روزگار برباد ہوئے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں frustration پیدا ہوتی ہے۔ داعش لوگوں کو 6 ہزار یا 10 ہزار ڈالر ماہوار کے وعدہ سے بھرتی کرتے ہیں۔ یہ ایک بھاری رقم ایسے شخص کے لئے ہے جو عام طور پر صرف 100 ڈالر ماہوار کماتا ہو۔ اس کے علاوہ بہت سی مزید باتیں ہیں جو انہیں جذب کرتی ہیں۔ یہ کہ تم بطور شہید مر سکتے ہو، جنت میں جاؤ گے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن یہ اسلامی تعلیم نہیں۔ یہ لیڈر لوگوں کو شدت پسند بناتے ہیں اور اپنی خود ساختہ تعلیمات کے پیچھے چلاتے ہیں قرآن کریم کی غلط تفسیر کر کے ایسا کرتے ہیں۔

خلیفہ کے نزدیک یہ بات اہم ہے کہ بڑے مسائل جیسے شدت پسندی اور symbolic مسائل جیسے کہ عورت سے ہاتھ ملانے سے انکار کرنا آیا درست ہے کہ غلط، کے درمیان فرق کرنا ضروری ہے۔ جب ہم نے ان سے Green Party کے سیاستدان کا ذکر کیا جس نے ایک خاتون جرنلسٹ سے ہاتھ ملانے سے انکار کیا تھا، تو خلیفہ ہنس کے جواب دیتے ہیں:

یہ ایک معمولی سی بات ہے جسے ایسے طور سے بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا ہے کہ میری سمجھ سے باہر ہے۔ اگر ایک مرد کسی عورت سے ہاتھ نہ ملائے، تو کیا ملک کی ترقی میں روک آتی ہے؟ یہ ذاتی معاملات ہیں۔ سیاست دان اور سربراہ کیوں اس میں دخل اندازی کرتے ہیں؟ ہزارہا لوگ بھوک سے مرتے ہیں۔ یہاں سویڈن میں بھی بعض لوگ اقتصادی لحاظ سے بہت خستہ حالت میں رہتے ہیں۔ کیوں ان لوگوں کے اقتصادی حالات درست کرنے کے لئے کوشش نہیں کی جاتی کہ انہیں مواقع اور روزگار فراہم کیا جائے۔

کیا آپ خود کسی خاتون سے ہاتھ ملانے کے لئے تیار ہیں؟

خلیفہ نے کہا، میں ایسا نہیں کروں گا۔ اس وجہ سے کہ میں ایک دینی سربراہ ہوں اور میرے لئے اپنی مذہبی تعلیمات اور protocols پر چلنا ضروری ہے۔ دنیا میں بہت سے مذاہب ہیں جن میں ہاتھ نہیں ملایا جاتا۔ ان میں سلام کرنے کے اپنے اپنے طریق ہیں۔

اگر میں قانون کی پاسداری کرتا ہوں، اگر مجھے اپنے ملک سے محبت ہے، اگر میں ملک کی فلاح و بہبود کے لئے بھرپور کوشش کر رہا ہوں۔ پھر مجھ پر یہ الزام نہیں لگایا جا سکتا کہ میں معاشرہ میں مدغم ہونے کی کوشش نہیں کر رہا۔ محض ہاتھ ملانے سے یا شراب پینے سے انسان اپنے ملک کا وفادار نہیں ٹھہر سکتا۔

کیا ریڈیکل اسلامزم سے متعلق سوالات سے آپ اُکتا گئے ہیں؟

خلیفہ نے کہا، ریڈیکل اسلامزم ایک اہم مسئلہ ہے۔ اس کا تعلق امن عالم سے ہے۔ اگر ایک سویڈش شدت پسند خیالات کا حامی بنتا ہے تو وہ دنیا کے تمام ممالک کے لئے ایک خطرہ ہے۔ شہر Brussels میں ایک سویڈش بھی arrest ہوا تھا نا؟ وہ وہاں تخریب کاری کے لئے گیا ہوا تھا۔ اگر شہر مالمو کا ایک شخص شدت پسند بنتا ہے تو صرف مالمو کو خطرہ نہیں بلکہ دنیا کے تمام ممالک کو خطرہ ہے۔ یہ ایک بڑا مسئلہ ہے جسے ہاتھ ملانے سے کوئی نسبت نہیں۔

انہیں (خلیفہ کو) خود بھی exclusion اور ظلم کا سامنا ہے۔ اپنے ملک پاکستان میں ایک قانون کے مطابق جماعت کے افراد کو اپنے آپ مسلمان کہلانے کی اجازت نہیں۔ اسی وجہ سے دیگر مسلمان تنظیموں نے بھی احمدیہ جماعت پر ارتداد کا الزام لگایا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جماعت کا کہنا ہے کہ مسیح دنیا میں آ چکے ہیں۔ اُن کا نام مرزا غلام احمد تھا اور 1889ء میں انہوں نے خدا کا مامور اور مرسل ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔

اختلاف کی یہ سب سے اہم وجہ ہے ہمارے اور دیگر مسلمان فرقوں کے درمیان۔ مرزا مسرور احمد کا کہنا ہے۔

ہم جنس پرستی کا ذکر قرآن کی نسبت بائبل میں زیادہ ہے۔ اگر تم عیسائیت کے حقیقی پیرو ہو تو تمہیں یہ بات ناپسند ہے۔ بائبل کے نزدیک انہیں بُرے اعمال کے سبب سزا دی گئی تھی، اگر آپ کا ایمان خدا پر اور بائبل کے مندرجات پر ہے تو پھر اب کیوں سزا نہیں مل سکتی؟

کیا ہم جنس پرست آپ کی مسجد میں آ سکتے ہیں؟

خلیفہ نے کہا: اگر ایک شخص ہم جنس پرست ہے تو کیا

اس کا اعلان کرنا ضروری ہے؟ اگر کوئی ایسا کرے اور مسجد میں آئے تو بیشک آئے، ہم اسے روکیں گے نہیں۔ لیکن محبت اور ہمدردی کے سبب، میرے ایمان کے مطابق، اور عیسائیت کی حقیقی تعلیم کے مطابق، ایسا شخص خدا کے ہاتھوں سے برباد اور سزاوار ٹھہرتا ہے۔ میں اُسے کہتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش کرے۔

بہت سے psychiatrists اور ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ یہ ایک ذہنی بیماری ہے جس کا علاج ہوسکتا ہے، خلیفہ کا کہنا ہے اور ان کے نزدیک وہ بہت سے مسلمان مردوں سے ملے ہیں جنہیں ہم جنس پرستی سے شفا حاصل ہوئی ہے، اور بعدازاں شادی کرکے اپنی شادی شدہ زندگی سے مطمئن ہیں۔

قرآن پر عمل کرنا آپ کا فرض ہے، مگر کیا دین کی تجدید وترمیم کرنا بھی آپ کا فرض نہیں؟

خلیفہ نے کہا: میرے نزدیک مذہب کا یہ مطلب ہے کہ اس کی تعلیمات پر عمل کیا جائے، نہ کہ لوگوں کے رسم و رواج یا خیالات کے پیچھے چلا جائے۔ تمام نبیوں کا ظہور روحانی زوال کے وقت ہوتا ہے۔ وہی بات اب ہو رہی ہے۔ ہماری ترجیحات دنیا کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ روحانیت اور دین اندھیروں میں غائب ہورہا ہے۔

میرے دل میں ہمدردی ہے اور میں کسی کی مذمت نہیں کرتا۔ اگر مجھے کوئی چیز ناپسند ہے تو عمل ہے نہ کہ کوئی فرد۔ خواہ کوئی شخص قاتل ہو یا چور، تو مجھے عمل سے نفرت ہے نہ کہ کسی فرد سے۔ میں اُس کے لئے دعا کرتا ہوں تا کہ وہ تبدیلی کرسکے اور توبہ کرے۔ یہ میرا مذہب ہے۔

..............................

**❁...... ریڈیو چینل مالموہوس P4 Malmohus نے اپنی 13 مئی کی نشریات میں بتایا:**

(یہ ریڈیو کا چینل ہے جو کہ مالمو اور اس کے مضافات میں نشر کرتا ہے۔ نیز آن لائن بھی خبر کے ساتھ آرٹیکل چھاپتا ہے۔ حضور انور کے دورہ اور مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے خبر نشر کی گئی، جس کا متن درج ذیل ہے۔)

ہمارا ماٹو محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں۔ آج جماعت احمدیہ نے سویڈن میں اپنی دوسری مسجد، مسجد محمود مالمو کا افتتاح کیا۔

جماعت احمدیہ سویڈن میں ایک چھوٹا فرقہ ہے جس کے ایک ہزار کے قریب افراد ہیں، اور دنیا کے مسلمانوں میں اقلیت کی حیثیت رکھتے ہیں۔

احمدیوں کے نزدیک ان کے بانی مرزا غلام احمد ناجیہ فرقہ کے بانی ہیں۔ اس کے سبب یہ فرقہ مخالفت کا شکار ہے۔

منبر پر خلیفہ مسرور کھڑے تھے جنہوں نے نماز جمعہ پڑھائی، اور یہ افتتاح ٹی وی کے ذریعہ دنیا کے اکثر حصوں میں نشر کیا گیا۔

..............................

**❁...... آن لائن اخبار Malmo 24 نے اپنی 14؍مئی 2016ء کی اشاعت میں لکھا؛**

ہر دلعزیز خلیفہ دورہ مالمو پر۔

عنقریب عالمی جنگ کا سامنا ہے

16 سالہ انتظار کے بعد کل مسجد محمود واقع Elisedal کا افتتاح ہوا۔ 24Malm نے موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احمدیہ جماعت کے عالمی سربراہ خلیفہ مرزا مسرور احمد سے گفتگو کی۔

نئی مسجد محمود میں ہمارا استقبال بھاری حفاظتی دستہ سے ہوا جبکہ ہم جمعہ کی دوپہر کو یہاں پہنچے۔ ہر جگہ costume میں ملبوس لوگ کان میں ہیڈ فونز لگائے ہوئے نظر آرہے تھے، اور ہمارے رابطے کو ایک دوکال کرنے کے بعد ہمیں اندر جانے کی اجازت ملتی ہے۔ پہلا تاریخی جمعہ ابھی ختم ہوا ہے اور ہمیں اب اُس کمرہ میں لے جایا گیا جہاں احمدیوں کے سب سے بڑے سربراہ خلیفہ مسرور احمد تشریف فرما ہیں۔

خلیفہ کی پیدائش پاکستان میں ہوئی ہے مگر کئی سالوں سے لندن میں رہائش پذیر ہیں۔ افتتاح سے کچھ دن قبل مالمو میں آچکے ہیں، اور اس شہر کا منظر انہیں پسند آیا ہے۔

مرزا مسرور احمد نے کہا: یہ ایک خوبصورت جگہ ہے اور مجھے باہر نکل کر اپنی جماعت کے لوگوں سے ملنا اچھا لگتا ہے۔ میرا خیال نہیں تھا کہ بیرون سے اتنے لوگ یہاں آئیں گے۔

اور بیشک لوگوں کی تعداد زیادہ تھی۔ اندرون کے بڑے نماز کے ہال ناکافی ہو گئے تھے جبکہ سارے شمالی یورپ سے آئے ہوئے لوگ یہاں مالمو میں افتتاح کے لئے پہنچے ہیں۔ 1200 نمازیوں میں سے کچھ کو عارضی نمازگاہ تک لے جایا گیا جو عام طور پر مسجد کی پارکنگ ہے۔

سویڈن میں جماعت کے صرف ایک ہزار افراد رہتے ہیں، جماعت کی ملک میں دو بڑی مساجد ہیں (جن میں سے پہلی مسجد 1975ء میں بنی اور یہ گاتھن برگ میں واقع ہے)۔

مرزا مسرور احمد نے کہا، ہمارے عقیدہ کے مطابق انسان کا اوّلین فرض اپنے خالق کی عبادت کرنا ہے اور اس کے لئے ایک جگہ کا ہونا ضروری ہے۔ لوکل جماعت کی قربانیوں کی بدولت مسجد کی تعمیر ممکن ہوئی ہے، اسی طرح کی ایک مسجد کی تعمیر لولیو میں بھی ہوگی۔

2003ء میں اپنے انتخاب کے بعد سے لے کر مرزا مسرور احمد نے دنیا بھر کا دورہ کیا ہے اور بڑے عالمی سربراہوں سے ملاقات کی ہے۔ آپ 10 ملین سے زائد افراد کے لیڈر ہیں۔ آپ نے یورپین پارلیمنٹ اور برٹش پارلیمنٹ میں خطاب کیا ہے، اور دورۂ مالمو کے بعد سٹاک ہوم کی طرف روانگی ہے جہاں مخصوص ممبرز آف پارلیمنٹ کے ساتھ گفتگو کی جائے گی۔ آپ بطور خلیفہ مذہبی شدت پسندی کی مذمت کرتے رہے ہیں، جو آپ کے نزدیک امنِ عالم کے لئے ایک بڑھتا ہوا خطرہ بن رہی ہے۔

خلیفہ نے کہا، جماعت احمدیہ میں ہمارا ماٹو محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں ہے۔ آج کل کے عالمی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے ان مسائل کو بڑی اہمیت دی ہے۔ اگر دنیاوی سربراہ اس صورت حال کو اپنے قابو میں نہیں لیتے تو عنقریب ہمیں ایک عالمی جنگ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ دیکھنا پڑے گا کہ کیوں اتنے یورپین شدت پسند خیالات کے حامی بن کر داعش اور دیگر دہشتگرد تنظیموں کے ساتھ ملنے کے لئے گئے ہیں۔

2008ء کے اقتصادی بحران کے بعد لاکھوں لوگوں کی روزگار برباد ہوگئی تھی۔ اگر ان لوگوں کو مناسب روزگار دیا جاتا تو میرے خیال میں بڑی حد تک نوجوانوں میں ریڈیکل خیالات کے حامی افراد کو کم کیا جاسکتا تھا۔

ان کے نزدیک سویڈن بھی کسی حد تک پناہ گزینوں سے متعلق پالیسی میں ناتجربہ کار رہا ہے۔

خلیفہ نے کہا، دنیا میں کوئی بھی ملک تمام پناہ گزینوں کو قبول نہیں کرسکتا۔ میرے نزدیک جنگ زدہ ممالک کے قریبی علاقوں میں کیمپ بنانا بہتر ہے۔ اگر یہ لوگ سویڈش معاشرہ کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں تو بیشک انہیں قبول کیا جائے، لیکن ہوشیار ہونا بھی ضروری ہے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ جن لوگوں کو قبول کیا جا رہا ہے وہ پناہ گزین ہی ہوں۔

مرزا مسرور احمد اپنے کام کے سبب جو آپ شدّت پسندی کے خلاف کر رہے ہیں، دنیا بھر میں جانے جاتے ہیں اور آپ کے کام کو سراہا جاتا ہے۔

خلیفہ نے کہا، میرے نزدیک یہ (ہم جنس پرستی) ایک پرابلم ہے جو بعض لوگوں کو لاحق ہے۔ پھر کیوں اس کی پبلک میں تشہیر کی جائے؟

میں صرف اسلام کی تعلیم کی پیروی کرتا ہوں۔ ہمارے نزدیک قرآن آخری کتاب ہے جس میں گھریلو مسائل سے لے کر بین الاقوامی تعلقات سب کو بیان کیا گیا ہے۔ اصولوں کو بدلنے کی کوئی وجہ نہیں۔

اس سوال پر کہ کیا آپ اپنے آپ کو feminist کہلائیں گے؟

خلیفہ نے کہا کہ ہم سب کی عزت کرتے ہیں اور سب کو مساوی حقوق دیتے ہیں، خواہ مرد ہو یا عورت، جوان یا بوڑھا۔ پھر آپ کی مرضی ہے کہ میرے بارہ میں کون سا لفظ آپ استعمال کرنا چاہیں۔

..............................(باقی آئندہ)

# ”تِیگہ“۔ پشتون قوم کا ایک اہم رواج صحائفِ گزشتہ کی روشنی میں

ڈاکٹر طارق احمد مرزا۔ (آسٹریلیا)

پشتون اور غیر پشتون محققین کی ایک قابل ذکر تعداد اس بات پر متفق ہے کہ بعض کشمیری اور افغان اقوام بشمول پشتون (پٹھان) نسلی لحاظ سے بنی اسرائیل میں سے ہیں جس کا ایک ثبوت ان کے خدوخال، معاشرتی رہن سہن اور مخصوص تمدنی رسم ورواج کا اشتراک ہے۔ ’تِیگہ‘ ایک ایسا ہی رواج ہے جو صوبہ خیبر پختونخواہ اور اس سے ملحقہ قبائلی علاقہ جات میں عام ہے، جس کا نام اور پس منظر اس علاقہ سے تعلق رکھنے والوں کے لئے کسی تعارف یا حوالہ کا محتاج نہیں۔

تِیگہ کے لفظی معنی پتھر کے ہیں۔ پشتون قوم میں جب بھی دو متحارب گروہوں میں کوئی راضی نامہ یا جنگ بندی کا معاہدہ ہوتا تھا تو اس کی نشانی ایک بلند جگہ پر ایک پتھر رکھ کر بطور یاددہانی مقرر کر دی جاتی۔ اگر کسی فریق کو پتہ چلتا کہ فریق مخالف کسی طرح سے وعدہ خلافی کا مرتکب ہوا ہے یا معاہدہ کی کوئی شرط پوری نہیں کر رہا تو وہ اس مخصوص پتھر کو تیر کمان یا آتشیں اسلحہ سے نشانہ بنا کر اسے گرا دیتا اور یوں اعلان عام کر دیا جاتا کہ اب ہم کسی معاہدے کے پابند نہیں رہے لہٰذہ تمہارے امن کی ضمانت نہیں دے سکتے۔

آج کے جدید دور میں اس علاقہ میں کسی راضی نامہ یا معاہدہ کے بعد ظاہری طور پر کوئی پتھر تو نہیں رکھا جاتا لیکن باہم راضی نامہ یا معاہدہ کرنے کے عمل کو ہی اصطلاحاً و محاورۃً ”تِیگہ کیخودَل“ (پتھر رکھنا) یا مختصراً صرف تِیگہ ہی کہہ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ مقامی اخبارات میں اس قسم کی خبریں پڑھنے کو ملتی ہیں کہ ”لنڈی کوتل: خیبر ذخہ خیل اقوام کا دس لاکھ روپے مچلکہ قومی تیگہ پر اتفاق“ وغیرہ۔

بائبل کے عہد نامہ عتیق کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس قسم کا رواج بنی اسرائیل میں پایا جاتا تھا۔ چنانچہ یشوع کی کتاب میں لکھا ہے کہ جب حضرت یشوعؑ نے بنی اسرائیل کے تمام قبائل میں ان کے حصہ کی زمین اور میراث تقسیم کردی تو ان سے عہد لیا کہ وہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے فرمانبردار رہیں گے۔ اس معاہدہ کی یاددہانی کے لئے بھی ایک پتھر نصب کیا گیا۔

”تب یشوع ایک بڑی چٹان لایا۔ یہ چٹان اس معاہدہ کا ثبوت تھی۔ اس نے اس چٹان کو خداوند کے مقدس خیمہ کے قریب بلوط کے درخت کے نیچے رکھا۔

تب یشوع نے تمام لوگوں سے کہا یہ چٹان تمہیں اسے یاد دلانے میں مددگار ہوگی جو کچھ ہم لوگوں نے آج کہا ہے۔ یہ چٹان تب یہاں تھی جب خداوند ہم لوگوں سے بات کر رہا تھا۔ اس لئے یہ چٹان ایسی رہے گی جو تمہیں یاد دلانے میں مدد کرے گی کہ آج کے دن کیا ہوا تھا۔ یہ چٹان تمہارے نزدیک ایک گواہ بنا رہے گا۔“

(یشوع باب 24 عبارات 27-26)

اس سے قبل حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی پہاڑ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے احکامِ شریعت (عہد نامہ) وصول کرنے کے بعد بنی اسرائیل کے بارہ قبائل کی طرف سے پتھر کی بارہ تختیاں رکھ کر علامتی طور پر انہیں اس عہد نامہ کا پابند کروا دیا تھا۔ (خروج باب 24 آیت 4)۔

اسی طرح حضرت یعقوبؑ اور لابنؔ کے مابین ہونے والے ایک معاہدہ کے بارہ میں لکھا ہے:

”ٹھیک اسی طرح یعقوبؔ ایک بڑا سا پتھر لایا اور اسے ایک ستون کی طرح کر دیا۔ اس نے اپنے لوگوں کو مزید پتھر لا کر اس کے ڈھیر لگانے کہہ دیا...... لابنؔ نے یعقوبؔ سے کہا کہ یہ پتھروں کے ڈھیر ہم دونوں کو ہمارا معاہدہ یاد دلاتے ہیں۔ ......ہم نے معاہدہ کر لیا ہے۔ اس بات کی خصوصی نشاندہی کرنے والا پتھر یہاں ہے۔ یہ پتھروں کا ڈھیر اور یہ خصوصی پتھر ہمارے معاہدہ کو یاد دلانے کے لئے ہم دونوں کی مدد کرتا ہے۔ میں تیرے خلاف لڑنے کے لئے ان پتھروں کو عبور کر کے نہ آؤں گا اور تو میرے خلاف ان پتھروں کو پار کر کے مجھ تک نہ آنا۔ اگر ہم نے اس معاہدہ کو توڑ ڈالا تو ابراہیمؔ کا خدا، نحورؔ کا خدا، اور ان کی نسلوں کا خدا قصوروار کا انصاف کرے“۔

(پیدائش: باب 31 عبارات 45 تا 53)

مزید برآں بائبل کی کتاب سیموایل 1 باب 7 میں یہ بھی درج ہے کہ سیموایلؔ نے فلسطینیوں کو شکست دے کر اسرائیل کے کھوئے ہوئے علاقے پھر سے فتح کر لئے اور پھر جنگ بندی، فتح اور امن کی علامت کے طور پر یروشلم کے نزدیک شینؔ اور مصفاہؔ کے علاقوں کے درمیان ایک پتھر رکھا۔ (عبارات 12-10)

مؤرخین کے مطابق بنی اسرائیل کے لگ بھگ دس قبائل نامساعد حالات کی وجہ سے ہجرت کر کے مختلف علاقوں مثلاً عراق، افغانستان، کشمیر وغیرہ میں آباد ہو گئے تھے جہاں انہوں نے اپنے قدیمی رسم و رواج اور اطوار کو اپنائے رکھا۔ پشتون قوم کے اکثر رواجوں کی طرح ”تِیگہ“ میں بھی بنی اسرائیل کے بارہ میں بائبل میں کھینچے گئے نقوش کی ایک غیر مبہم جھلک نظر آتی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی انہی ”کھوئی ہوئی بھیڑوں“ کی گلہ بانی کے لئے مبعوث ہوئے تھے اور ان تک پہنچنے کے لئے دور دراز کے سفر اختیار کئے جس کی تفصیل بانیِ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ”مسیح ہندوستان میں“ سمیت کئی کتب میں بیان فرمائی ہے۔

☆......☆......☆

# آٹھویں جلسہ سالانہ صوبہ سنٹرل کسائی (عوامی جمہوریہ کونگو) کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: رمیض احمد محمود۔ مبلغ سلسلہ کسائی۔ عوامی جمہوریہ کونگو)

خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے عوامی جمہوریہ کونگو کے صوبہ سنٹرل کسائی (Kasai Central) کا آٹھواں جلسہ سالانہ جماعتی ہیڈ کوارٹر وصوبائی دارالحکومت کانانگا Kananga میں 21,20,19 مئی 2016ء کو منعقد ہوا۔ گزشتہ چند سالوں سے دو دن کا جلسہ منعقد ہورہا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال جماعت کسائی کو اپنے پہلے تین روزہ صوبائی جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق ملی۔

جلسہ سالانہ کے شرکاء کا ایک منظر

صوبہ کی تمام جماعتوں کو جلسہ کے پروگرام کی اطلاع اور جلسہ میں شمولیت کی تاکید کی گئی، اور مختلف جماعتوں کے دورہ جات بھی کئے گئے۔ دورہ جات میں جلسہ سالانہ کی اہمیت اور اس کی برکات کا ذکر کیا گیا اور شاملین جلسہ کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا ذکر کیا گیا اور جلسہ میں بھرپور شمولیت کی تاکید کی گئی۔ ناظمین جلسہ کو حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانان کرام کی احسن رنگ میں خدمت کرنے، اور انہیں ہر قسم کی ضروری معاونت فراہم کرنے کے لئے ہدایات دی گئیں۔ جلسہ سالانہ کی تیاری کے سلسلہ میں جلسہ گاہ کے احاطے میں متعدد وقارعمل کرکے اس کی تزئین اور آرائش کی گئی اور جلسہ کی مناسبت سے دیدہ زیب بینرز بھی لگائے گئے۔

### ریڈیو پر جلسہ کے اعلانات

جلسہ کے انعقاد سے 2 ہفتہ قبل 9 مقامی ریڈیو چینلز پر جلسہ کے مسلسل اعلانات ہوتے رہے جس کے ذریعہ شہر کی اکثر آبادی تک جلسہ کا پیغام پہنچا۔ اہل علم، پادری حضرات اور اسی طرح دیگر دلچسپی رکھنے والوں کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت عام دی گئی کہ اسلام کے متعلق معلومات اور سوالات کرنے کے لئے بھی کوئی بھی اس جلسہ میں شرکت کرسکتا ہے۔ اس کے علاوہ جماعتی سطح پر 2 ریڈیو چینلز پر جلسہ سے قبل 4 پروگرام جلسہ سالانہ کی اہمیت اور برکات پر مبنی نشر کئے گئے جن کا کل دورانیہ 180 منٹ رہا۔

16 مئی کو جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کا باقاعدہ افتتاح مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب امیر و مشنری انچارج کونگو نے کیا۔

### جلسہ کا پہلا دن

جمعرات 19 مئی 2016ء جلسہ کے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن، درس الحدیث اور درس ملفوظات ہوئے۔ جلسہ گاہ میں ہی نماز ظہر وعصر جمع کرکے ادا کی گئیں۔

### تقریب پرچم کشائی

بارہ بج کر پچاس منٹ پر پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ مکرم امیر جماعت کونگو نے لوائے احمدیت لہرایا اور مکرم SAMBA RAYMON SAMASAKA صاحب صوبائی چیف فار دی جسٹس برائے کیمونیٹیز نے عوامی جمہوریہ کونگو کا پرچم لہرایا۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب کونگو نے دعا کروائی۔

مکرم امیر و مشنری انچارج کونگو کنشاسا کی زیرصدارت جلسے کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی تقریر میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی آمد اور آپ کی صداقت پر بات کی۔ اسی طرح جلسہ کے اغراض و مقاصد کی طرف بھی توجہ دلائی۔ تقریر کا رواں ترجمہ لوکل زبان چلوبہ (Tshiluba) میں پیش کیا گیا۔

اس کے بعد صوبائی ڈویژنر (Divisionaire) برائے انصاف کے پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔

صوبائی ڈویژنر (Divisionaire) برائے انصاف نے اپنے پیغام میں کہا کہ ''میں جماعت احمدیہ کا شکرگزار ہوں کہ مجھے اس جلسہ سالانہ پر مدعو کیا گیا۔ میں جماعت احمدیہ کی تعلیمات کا معترف ہوں کہ جماعت، بھائی چارہ، امن اور محبت کا پیغام دیتی ہے۔ مزید برآں جماعت احمدیہ فلاحی کاموں کے ادا کرنے میں اپنا کردار ادا کرتی ہے۔ اپنے ممبران کی تربیت وفلاح کے لئے صوبہ، شہر، گاؤں ہر سطح پر کام کر رہی ہے''۔

بعد ازاں یہ اجلاس جاری رہا اور مندرجہ ذیل تقاریر لوکل زبان (چلوبہ Tshiluba) میں کی گئیں:

1: نماز جمعہ اور جلسہ سالانہ کی اہمیت و برکات (از مکرم عثمان باموکباسو (Bamue Kabasu) صاحب)

2: مالی قربانی (تحریک جدید و وقف جدید) کی برکات (از مکرم لوکل معلم ابوبکر مبوئی (MBUYI) صاحب)

3: رمضان کی اہمیت (از لوکل معلم عیسیٰ کایومبی (KAYUMBI) صاحب۔)

### تأثرات نومبائعین

ایک دلچسپ پروگرام جس میں نومبائعین کو اپنے تأثرات بیان کرنے کا موقع دیا جاتا ہے سب حاضرین نے بہت دلچسپی سے سنا۔ اپنے نئے بھائیوں کے ایمان افروز حالات سن کر اپنے ایمانوں کو بھی تازہ کیا۔ اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرکے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے گیت گائے۔ بعض تأثرات پیش ہیں:

1: مکرم عبداللہ Ntumba جماعت کانانگا کہتے ہیں کہ ''میں تعویذ وغیرہ کو مانتا تھا، لیکن جب سے میں نے اسلام احمدیت کی تعلیمات کو مانا ہے، اور عبادت شروع کی ہے میں یہ گمان کرتا ہوں کہ میں بھٹکا ہوا تھا۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے وہ راستہ اپنا لیا ہے جو کہ خدا کی طرف جاتا ہے''۔

2: مکرم رمضان احمد جماعت Demba نے کہا: ''میں پہلے یہ سمجھتا تھا کہ احمدیت دہشتگرد جماعت ہے جن کا یہ عقیدہ ہے کہ جماعت میں داخل ہونے کے لیے خون سے بیعت لکھنی پڑتی ہے۔ مگر جب میں نے ریڈیو پر احمدیوں کا پروگرام سنا ہے اور آج جبکہ جلسہ میں شامل ہوا ہوں میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آج سے میں احمدیت کا سپاہی ہوں اور اس کی حفاظت کرنے والا بن گیا ہوں''۔

صوبائی گورنر، ڈپٹی اسپیکر صوبائی اسمبلی اور اسپیکر صوبائی اسمبلی نے بھی جلسہ سالانہ میں شرکت کی

3: مکرم Demba جماعت jean jacke نے کہا کہ ''میں نے مسلمانوں کے بارہ میں غلط باتیں سن رکھی تھیں۔ جب سے میں نے لوکل معلم کے ساتھ وقت گزارا ہے اور معلومات کا تبادلہ کیا ہے تو مجھے محسوس ہوا کہ اسلام احمدیت ہی سچا مذہب ہے اور اب میں اپنے تمام خاندان کے ساتھ اسلام احمدیت میں داخل ہوتا ہوں''۔

4: مکرم مصطفیٰ کبالا جماعت Demba نے کہا کہ ''میں نے اسلام کے بارہ میں جلسہ کی تقاریر سنی ہیں اور اسی طرح سے میں نے تمام جلسہ میں کارکنان اور احمدیوں کو اُن پر عمل پیرا دیکھا ہے جو کہ احمدیوں کی عملی حالت کا واضح ثبوت ہے، لہٰذا آج میں حقیقی طور پر اسلام احمدیت میں داخل ہونے کا اعلان کرتا ہوں''۔

### مجلس سوال وجواب کا انعقاد

پروگرام کے مطابق سیشن کے اختتام پر مجلس سوال وجواب کا انعقاد کیا گیا۔ احباب جماعت نے بہت دلچسپی سے اس مجلس میں شرکت کی۔ مکرم امیر صاحب نے احباب کے سوالات کے جوابات چلوبہ اور فرنچ زبان میں دیئے۔

### جلسہ کا دوسرا روز

جمعۃ المبارک 20 مئی 2016ء جلسہ کے دوسرے روز بھی پروگرام کے مطابق دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ بعد نماز فجر درس قرآن کریم و درس حدیث اور درس ملفوظات ہوئے۔

### نماز جمعہ

دوپہر 12:30 بجے نماز جمعہ وعصر کی ادائیگی جلسہ گاہ میں ہوئی۔ خطبہ جمعہ میں مکرم امیر جماعت عوامی جمہوریہ کونگو نے خلافت کی اہمیت و برکات اور نظام خلافت سے ہمیشہ وابستہ رہنے کی تلقین کرتے ہوئے قرآنی آیات واحادیث مبارکہ نیز اقتباسات حضرت مسیح موعودؑ و ارشادات خلفاء کرام پیش کئے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ تمام حاضرین کو مقامی لوکل زبان چلوبہ (TSHILUBA) میں ترجمہ کے ساتھ سنایا گیا۔

### جلسہ کا دوسرا سیشن

دوپہر 3 بجے جلسہ کے دوسرے سیشن میں تلاوت و نظم کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں:

1: دنیا میں پائیدار امن انصاف پر مبنی ہے (از لوکل معلم مکرم یحییٰ کایمبے KAYEMBE)

2: جہاد کی حقیقت (از لوکل معلم مکرم عیسیٰ کایومبی KAYUMBI)

3: شراب نوشی، جُوا، انٹرنیٹ کے مضر اثرات (از رمیض احمد محمود مبلغ سلسلہ)

اس سیشن میں جماعت احمدیہ سے محبت اور عقیدت کا تعلق رکھنے والی کانانگا شہر کی میئر نے بھی شرکت کی جنہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار اس طرح کیا۔

### Dr. Antoinette Kapinga

### میئر آف کانانگا شہر کا خطاب

''میں جماعت احمدیہ سے ہمیشہ سے ہی مطمئن رہی ہوں کہ جبکہ جماعت احمدیہ یتامیٰ اور جیل میں قیدیوں کی

مادی و روحانی امداد کرتی ہے۔ جماعت نے کانانگا شہر میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کی ہے۔ مذہب اسلام میں جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو اسلام کی صحیح تعلیمات کا پرچار کررہی ہے۔ جبکہ ایسا کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ سچے اسلام کی عکاسی کرنے والی آج صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔ مَیں جماعت کے ممبران کو نصیحت کرنا چاہتی ہوں کہ تمام لوگوں کے لئے نمونہ بن جائیں۔ اس موقع پر میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ ہر سال جلسہ سالانہ کا انعقاد کرکے محبت، بھائی چارہ اور بین المذاہب رواداری کو فروغ دیتی ہے۔‘‘

## مجلس سوال وجواب کا انعقاد

پروگرام کے مطابق سیشن کے اختتام پر مجلس سوال وجواب کا انعقاد کیا گیا۔ احباب جماعت نے بہت دلچسپی سے اس مجلس میں شرکت کی، مکرم امیر صاحب نے احباب کے سوالات کے جوابات چلوبہ اور فرنچ زبان میں دیئے۔

## جلسہ کا تیسرا روز

ہفتہ 21 مئی 2016 جلسہ کے تیسرے روز بھی پروگرام کے مطابق دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ بعد نماز فجر درس قرآن کریم ودرس حدیث اور درس ملفوظات ہوئے۔ صبح ساڑھے دس بجے جلسے کے سیشن کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اس سیشن میں دو تقاریر کی گئیں۔

1: مساجد کے آداب (از مکرم سلیمان مکیندی (Mukendi) صاحب)

2: اسلام میں پردہ کے احکام کی فلاسفی (از مکرم مبارک باکاجِکا (BAKAJIKA) صاحب)

## جلسہ کا چوتھا اور اختتامی سیشن

جلسہ کا چوتھا اور آخری سیشن زیر صدارت مکرم جناب نعیم احمد باجوہ صاحب امیر ومبلغ انچارج کونگو، شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور قصیدہ کے بعد اختتامی سیشن کی پہلی تقریر مکرم ابوبکر مبوئی (MBUYI) صاحب لوکل معلم نے فرنچ زبان میں ’’دنیا میں قیام امن کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نصائح اور کوششیں‘‘ کے موضوع پر کی۔ جلسے کی اختتامی تقریر جناب مکرم امیر صاحب کونگو نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں امن عالم کے قیام کے لئے اسلام کی تعلیمات پیش کیں۔

## گورنر آف صوبہ سنٹرل کسائی کی آمد

ہز ایکسی لینسی جناب Alex Kande Mupompa صاحب گورنر آف سنٹرل کسائی نے وعدہ کیا تھا کہ وہ جلسے میں شامل ہوں گے۔ چنانچہ حسب پروگرام آپ آخری اجلاس میں تشریف لائے۔ پوری توجہ اور انہماک سے تقاریر سنیں۔ آنے سے پہلے آپ کے پروٹوکول آفیسر نے یہ اطلاع دی تھی کہ گورنر صاحب جلسے میں شامل تو ہوں گے لیکن حاضرین سے خطاب نہیں کریں گے۔ لیکن مکرم امیر صاحب جماعت کی اختتامی تقریر کے بعد آپ حاضرین سے خطاب کرنے اور اپنے تاثرات بیان کرنے کے لئے سٹیج پر تشریف لائے۔ آپ نے کہا:

’’سب سے پہلے مَیں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے دعوت نامہ کا مشکور ہوں۔ صوبہ کے دو بڑے اداروں صوبائی اسمبلی اور صوبائی حکومت کی اس جلسہ میں نمائندگی باعث مسرت ہے۔ میں جماعت احمدیہ کو سلام پیش کرتا ہوں۔ میں جماعت احمدیہ کی تعلیمات جو کہ امن، باہمی بھائی چارہ، وطن کی محبت اور حقوق العباد پر مبنی ہیں کا معترف ہوں۔ میں جماعت احمدیہ کا شکرگزار ہوں کہ اس کے توسط سے مجھے اسلام کی لطیف تعلیم کا علم ہوا اور میں تمام لوگوں سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ سب اس خوبصورت تعلیم کے مطابق امن کے حصول اور صوبہ اور ملک کی ترقی کے لئے ایک ہوجائیں۔‘‘

مکرم امیر صاحب نے گورنر صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی کتاب (world crisis and the path way to peace) کا فرنچ ترجمہ اور ’’لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم‘‘ پیش کیں جو انہوں نے بہت شکریہ کے ساتھ وصول کیں۔

## مہمانان کرام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گورنر صاحب کے علاوہ زندگی کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے دیگر مہمانان کرام بھی شامل جلسہ ہوئے۔ جن میں AUGUSTIN KAMUITU LUBADI سپیکر صوبائی اسمبلی سنٹرل کسائی HONRABLE MANIX رپورٹر صوبائی اسمبلی کسائی سنٹرل شامل ہیں۔ دیگر مہمانان کرام میں سرکاری افسران، پولیس اور آرمی کے اعلیٰ افسران، وکلاء، پروفیسرز، پادری حضرات اور دیگر معززین شامل ہیں۔

## مجلس سوال وجواب

اختتام سے قبل خاص طور پر مہمانوں کو سوالات کرنے کا موقع دیا گیا۔ چنانچہ مجلس سوال جواب منعقد ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے حاضرین کے سوالات تسلی بخش جوابات دئے۔ حاضرین نے اس مجلس میں بہت دلچسپی ظاہر کی۔ اس مجلس نے اسلامی تعلیمات کو اور واضح کرنے میں مدد دی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

## میڈیا کوریج

امسال جلسہ سالانہ کو 9 مقامی ریڈیو چینلز اور ایک ٹی وی چینل نے مسلسل تین روز کوریج دی۔ شہر کانانگا اور اس کے گردونواح کی اکثر آبادی تک میڈیا کے ذریعہ اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔

## حاضری جلسہ

امسال شعبہ رجسٹریشن کی رپورٹ کے مطابق جلسہ سالانہ کی کُل حاضری 1266 رہی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت کسائی سنٹرل، کونگو کنشاسا کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین

---

# نماز جنازہ حاضر وغائب

❁ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 11 اپریل 2016ء بروز جمعرات 11 بج کر 30 منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ امۃ المتین صاحبہ (بنت مکرم فیض محمد صادق صاحب آف مجم ۔یوکے) کی نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مکرمہ امۃ المتین صاحبہ 4/اپریل 2016ء کو 61 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت ماسٹر عطاء محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور محترم مولانا نسیم سیفی صاحب مرحوم کی بھتیجی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق رکھنے والی، خداترس، غربا کی مدد کرنے والی بہت نیک خاتون تھیں۔ آپ کو اپنے ضعیف والد کی خدمت کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں والد کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

## نماز جنازہ غائب:

**(1) مکرمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ (زوجہ مکرم شمس الدین خان صاحب مرحوم سابق امیر جماعت صوبہ سرحد)**

آپ 14 مارچ 2016ء کو 92 سال کی عمر میں پشاور میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ متوکل علی اللہ، عبادت گزار، دعاگو اور صاحب رؤیا وکشوف تھیں۔ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ خلافت کے لئے محبت اور غیرت کا بھرپور جذبہ رکھتی تھیں۔ خدمتِ دین کا بھی خاص شوق تھا۔ بیس سال صوبائی صدر لجنہ رہیں۔ لجنہ ممبرات کے ساتھ بہت پیار کا تعلق تھا۔ آپ کا نکاح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے پڑھایا تھا۔ 1969ء میں بیوہ ہوگئیں لیکن نامساعد حالات کا نہایت ہمت کے ساتھ مقابلہ کیا اور اپنی اولاد کی بھی اچھی نیک تربیت کی۔ سب خدا کے فضل سے خلافت اور نظام سلسلہ سے جڑے ہوئے اور جماعت کے فعال ممبر ہیں۔ آپ بڑی مہمان نواز، مخیّر اور ہمہ گیر شخصیت کی حامل نہایت نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور چھ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم محمد علی صاحب امیر ضلع پشاور کی خوشدامن تھیں۔

**(2) مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (زوجہ مکرم سید منظور شاہ صاحب عالِل مرحوم درویش قادیان)**

آپ 3 اپریل 2016ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نمازوں کی پابند اور تلاوتِ قرآن کریم میں بڑی باقاعدہ تھیں۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ واقف زندگی خاوند کے ساتھ نہایت وفا اور صبر وشکر کے ساتھ زندگی بسر کی۔ غریبوں اور حاجتمندوں کی ہمدرد بڑی نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں سات بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مبشر احمد صاحب عالِل صدر عمومی قادیان کی والدہ تھیں۔ اسی طرح آپ کے ایک بیٹے کو بطور نائب صدر حلقہ مبارک (قادیان) اور ایک بیٹے کو نائب صدر انصاراللہ فرانس خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ نیز آپ کے دو پوتے مربی سلسلہ اور دو پوتے جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہیں۔

**(3) مکرمہ پروین یعقوب خان صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد یعقوب خان صاحب۔آف کینیڈا)**

آپ 13 مارچ 2016ء کو کینیڈا میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت منشی حبیب الرحمان صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ آپ کو مجلس نصرت جہاں سکیم کے تحت وقف کی بھی توفیق ملی اور اس دوران 1971ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے آپ کو ناصر الدین احمدیہ سیکنڈری سکول نائیجیریا میں لڑکیوں کی انچارج مقرر فرمایا۔ 1987ء سے کینیڈا میں مقیم تھیں جہاں مختلف حلقہ جات میں دس سال بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

**(4) مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ (زوجہ مکرم عبدالحفیظ خان صاحب آف دارالعلوم وسطی ربوہ)**

آپ کچھ عرصہ قبل 84 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بڑی نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور چھ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ کی ممانی اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل کی خالہ اور چچی تھیں۔

**(5) مکرم حبیب اللہ صاحب (ابن مکرم عطاء اللہ صاحب درویش مرحوم۔آف جرمنی)**

آپ 12 مارچ 2016ء کو 62 سال کی عمر میں اچانک حرکتِ قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو نمازوں سے خاص شغف تھا۔ روزانہ باقاعدگی سے چار نمازیں اپنے حلقہ کی مسجد میں ادا کرنے سائیکل پر جایا کرتے تھے۔ اپنی ہنس مکھ طبیعت کی وجہ سے ہردلعزیز تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ مکرم حمید اللہ صاحب ظفر مربی سلسلہ کے بڑے بھائی تھے۔

**(6) مکرم طیب احمد صاحب (آف فیصل آباد۔حال جرمنی)**

آپ 6 مارچ 2016ء کو 22 سال کی عمر میں اچانک حرکتِ قلب بند ہونے کی وجہ سے جرمنی میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ دوسال قبل جرمنی منتقل ہوئے تھے۔ بڑے نیک اور خدمتِ دین کے جذبہ سے سرشار مخلص نوجوان تھے۔ خدام الاحمدیہ کی طرف سے منعقدہ عمومی ڈیوٹی کے ٹریننگ کیمپ میں گئے اور واپس آکر سوئے لیکن نیند کے دوران ہی وفات پاگئے۔ آپ اپنی جماعت میں نیک خادم کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے۔

**(7) مکرمہ عابدہ خانم صاحبہ**

آپ 23 فروری 2016 کو 48 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ خدمتِ دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم شرجیل احمد خان صاحب متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی کی والدہ تھیں۔

**(8) مکرم نوید احمد سمیع صاحب (ابن مکرم عبدالوحید صاحب ڈاھری۔آف ربوہ)**

آپ 9/مارچ 2016ء کو 27 سال کی عمر میں اچانک دماغ کی نس پھٹنے سے ربوہ میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ وکالت مال ثانی میں کارکن تھے۔ وفات کے روز دفتر گئے۔ پھر دوست احباب کے ساتھ پکنک منائی۔ شام کو ایک اور جگہ کام پر گئے اور وہیں وفات ہوئی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، نہایت نیک اور خدمتِ دین کے جذبہ سے سرشار مخلص اور مہذب نوجوان تھے۔

**(9) مکرم عبدالرؤوف خان صاحب (آف سرگودھا)**

آپ 28 مارچ 2016 کو 86 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت ڈاکٹر اعظم علی خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے اور مکرم وقار احمد خان صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا کے سسر تھے۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆......☆......☆

# جماعت احمدیہ ڈنمارک کے جلسہ سالانہ 2016ء کا کامیاب انعقاد

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا خصوصی پیغام۔ مختلف علمی و تربیتی موضوعات پر تقاریر

(رپورٹ مرتبہ: نعمت اللہ بشارت۔ مبلغ سلسلہ ناسکو۔ ڈنمارک)

امسال جماعت احمدیہ ڈنمارک کا جلسہ سالانہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مورخہ 4 اور 5 جون بروز ہفتہ و اتوار Brøndby Strand کے ایک سکول میں منعقد ہوا۔ جلسہ سے ایک روز پہلے ہی خدام الاحمدیہ ڈنمارک کی ایک ٹیم نے جلسہ گاہ میں سٹیج تیار کیا۔ نیز ساؤنڈ سسٹم، کھانے اور دیگر سہولیات مہیا کر کے جلسہ کے تمام انتظامات مکمل کیے۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ کی منتظمات نے بھی اسی روز جلسہ گاہ سے متعلقہ تمام انتظامات مکمل کیے۔

### افتتاحی اجلاس

4 جون کو صبح ساڑھے گیارہ بجے مکرم محمد زکریا خان صاحب امیر و مشنری انچارج ڈنمارک کی صدارت میں جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

### جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا خصوصی پیغام

مکرم امیر و مشنری انچارج صاحب نے جلسہ سے چند روز قبل حضور انور کی خدمت اقدس میں جلسہ سالانہ ڈنمارک کے لیے اپنا پیغام ارسال فرمانے کی درخواست کی تھی۔ الحمد للہ کہ حضور انور نے ازراہ شفقت امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر احباب جماعت ڈنمارک کے نام ایک خصوصی پیغام ارسال فرمایا۔ محترم امیر صاحب نے اس موقع پر حضور انور کا یہ پیغام پڑھ کر سنایا۔ حضور انور کے پیغام کا اصل متن درج ذیل ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو النّاصر

پیارے احباب جماعت احمدیہ ڈنمارک
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جماعت احمدیہ ڈنمارک کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے مبارک کرے اور شاملین جلسہ کو اس کی برکات سے پوری طرح فیضیاب ہونے کی توفیق دے۔ اس جلسہ پر میرا آپ کو یہ پیغام ہے کہ میں نے اپنے حالیہ دورہ کے دوران آپ کو جو ہدایات دی ہیں ان پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ اپنے اخلاق اور عادات میں پاک تبدیلی پیدا کریں۔ آپس میں پیار و محبت کی فضا قائم کریں اور ایک جسم کی طرح ہو جائیں۔ بدظنیوں کو دور کریں۔ بدظنی تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

نرا زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے بلکہ کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ وہ تمہیں صادق بناوے اس میں کاہلی اور سستی سے کام نہ لو بلکہ مستعد ہو جاؤ اور اس تعلیم پر جو مَیں پیش کر چکا ہوں عمل کرنے کے لیے کوشش کرو اور اس راہ پر چلو جو مَیں نے پیش کی ہے...... چاہیے کہ تم ہر قسم کے جذبات سے بچو۔ ہر ایک اجنبی جو تم کو ملتا ہے وہ تمہارے منہ کو تاڑتا ہے اور تمہارے اخلاق۔ عادات۔ استقامت۔ پابندی احکام الٰہی کو دیکھتا ہے کہ کیسے ہیں۔ اگر تم عمدہ نہیں تو تمہارے ذریعہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ پس ان باتوں کو یاد رکھو۔ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 265-264)

پس ان تعلیمات پر عمل پیرا ہوں اور جماعت کے وقار کو قائم رکھنے کی بھرپور کوشش کریں۔ اپنے نیک عمل سے اسلام احمدیت کی تبلیغ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ پھر میں اپنے خطبات میں بار بار توجہ دلا چکا ہوں کہ ایم ٹی اے سنیں۔ خود بھی سنیں اور اپنے بچوں کو بھی سننے کی تلقین کریں۔ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ایم ٹی کے لیے دیں۔ میرے خطبات سنیں یہ آپ کی روحانی ترقی کا موجب ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ کا آپ پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے خلافت احمدیہ کے ذریعہ آپ کو ایک لڑی میں پرو دیا ہے۔ اس کی قدر کریں اور خلیفہ وقت سے گہرا اور مضبوط دلی تعلق قائم کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کو نیکی اور تقویٰ میں بڑھائے۔ آپ کو اپنی زندگیاں قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق گزارنے کی توفیق بخشے۔ آمین

والسلام
خاکسار
مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس روح پرور پیغام کا ڈینش ترجمہ خاکسار نے پیش کیا۔ پھر مکرم فلاح الدین ملک صاحب مبلغ سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام بعنوان ”محاسن قرآن کریم“ سے چند اشعار ترنم کے ساتھ پیش کیے۔ جس کے بعد محترم مکرم محمد زکریا خان صاحب امیر و مبلغ انچارج ڈنمارک نے افتتاحی خطاب کیا۔ امسال جلسہ سالانہ کے چند روز بعد رمضان المبارک شروع ہونے والا تھا اس لیے اس کی مناسبت سے محترم امیر صاحب نے سورۃ البقرہ کی آیت 184 کی تلاوت کے بعد قرآن کریم، احادیث مبارکہ، علم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں اسلام میں روزوں کی فرضیت، رمضان المبارک کی فضیلت و برکات اور اس سے متعلقہ بعض فقہی مسائل پر نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی۔ نیز رمضان المبارک کے فضائل سے متعلق حضور انور کے پُر معارف حالیہ خطبہ جمعہ فرمودہ 3/جون کو سننے اور اس پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی اور پہلے اجلاس کے اختتام کا اعلان کیا۔

### دوسرا اجلاس

وقفہ برائے ریفریشمنٹ اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد جلسہ کے پہلے روز کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم سید فاروق شاہ صاحب نے کی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت و سوانح سے چند ایمان افروز واقعات پیش کیے۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم فلاح الدین ملک صاحب مبلغ سلسلہ نے کی جس میں آپ نے حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے متعلق الہامات جو آپ کی ذات بابرکات میں پورے ہوئے کا تذکرہ کیا اور بعض نہایت ہی اہم اور ایمان افروز واقعات پیش کیے۔ بعد ازاں ایک نظم پڑھی گئی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر، ڈنمارک میں جماعت احمدیہ کی ابتدائی تاریخ سے متعلق خاکسار نے کی۔ اس اجلاس کی تمام کارروائی اور تقاریر ڈینش زبان میں ہوئیں۔

اس اجلاس کی کارروائی کے دوران لجنہ اماء اللہ ڈنمارک نے اپنا الگ پروگرام منعقد کیا۔ جس میں محترمہ شازیہ مبشرہ صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ پیش کی۔ جس کا ڈینش ترجمہ مکرمہ مدیحہ جاوید صاحبہ نے پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد مکرمہ ملیحہ مرزا صاحبہ نے منظوم کلام پیش کیا۔ جس کا ترجمہ مکرمہ شائستہ ملک صاحبہ نے کیا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرمہ امۃ الباسط شبانہ صاحبہ نے ”شرائط بیعت اور احمدی خواتین کی ذمہ داریاں“ کے موضوع پر اردو میں کی جس کا ڈینش ترجمہ مکرمہ عافیہ وہاب بٹ صاحبہ نے پیش کیا۔ ناصرات کے ترانہ کے بعد مکرمہ امۃ الرحمان صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ڈنمارک نے اختتامی تقریر کی۔

### جلسہ سالانہ کا تیسرا اجلاس

5 جون بروز اتوار جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم محمد اکرم محمود صاحب مبلغ سلسلہ کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوئی۔ نظم کے بعد مکرم رانا عبد الرؤف خان صاحب نے ”قبولیت دعا کے لیے خلیفہ وقت سے تعلق“ اور مکرم خاور احمد صاحب نے ”قرآن کریم میں مالی قربانی کی تعلیم“ کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ ایک نظم کے بعد اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم محمد اکرم محمود صاحب مبلغ سلسلہ نے تربیت اولاد کے موضوع پر کی۔

### اختتامی اجلاس

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس مکرم محمد زکریا خان صاحب امیر و مبلغ انچارج ڈنمارک کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ازراہ شفقت مذکورہ بالا خصوصی پیغام دوبارہ پڑھ کر سنایا۔ ایک نظم کے بعد مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ و چیئرمین ہیومینیٹی فرسٹ مکرم اکرم محمود صاحب نے ہیومینیٹی فرسٹ کی رپورٹ کارگزاری پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے سپرد گیمبیا کا ملک ہے۔ دوران عرصہ رپورٹ دو بار ڈاکٹرز کی ایک ٹیم نے گیمبیا کا دورہ کیا اور وہاں طبی خدمات سرانجام دیں۔ علاوہ ازیں وہاں کی لوکل ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف سامان پر مشتمل ایک کنٹینر گیمبیا بھجوایا جس میں کمپیوٹرز اور فرنیچر اور ہسپتال کے آلات بھی شامل تھے۔ دوران سال انہوں نے خود بھی گیمبیا کا دورہ کیا اور وہاں کی ضروریات کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر ایک وڈیو بھی دکھائی گئی جس میں ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت خدمات کا طائرانہ جائزہ پیش کیا گیا۔

اس رپورٹ کے بعد مکرم امیر و مبلغ انچارج صاحب ڈنمارک نے اختتامی تقریر کی جس میں آپ نے سورہ ہود کی آیات 47-46 کی تلاوت کی۔ اور ان آیات کی روشنی میں اعمال صالحہ اور غیر صالحہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم میں ایمان اور عمل صالح کا یکجا ذکر ملتا ہے اور انسان کا کردار انہی دو امور کے گرد گھومتا ہے۔ ایمان جڑ ہے اور عمل صالح شاخ ہے یا یوں کہہ لو کہ ایمان بیج ہے اور عمل صالح درخت ہے۔ اگر ایمان اچھا ہوگا اور مضبوط ہوگا تو عمدہ درخت اور عمدہ پھل سامنے آئیں گے۔ اگر ایمان کمزور ہوگا یا مردہ ہوگا تو کوئی ثمر پیدا نہیں ہوگا۔

آپ نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک کتاب کا نام کشتی نوح رکھا ہے جس کا مطلب یہی ہے کہ اب نجات آپ کی کامل اتباع میں ہے جو درحقیقت حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اتباع ہے۔ اور آج جماعت احمدیہ میں خلافت ہی کشتی نوح ہے جو اس میں سوار ہو گیا اور جس نے اس سے اپنا تعلق جوڑ لیا وہ یقیناً غرق ہونے سے بچ جائے گا اور نجات پائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی تو فرمایا تھا۔

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں ہوں عافیت کا حصار

تقریر کے اختتام پر آپ نے تمام کارکنان کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ میں شاملین کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض دعائیں پڑھ کر سنائیں۔ اور پھر اجتماعی دعا کروائی جس پر جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

### مامور من اللہ امام کی اطاعت ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”ایمان بالرسالت کی حقیقت سے لوگ آشنا نہیں ہوتے۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ صفت ہے کہ جو آدمی رسول اللہ کی باتیں نہیں مانتا تو پھر اس آدمی اور اس کے دل کے درمیان ایک روک ڈال دیتا ہے اَنَّ اللّٰہَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِہٖ (الانفال:25) جو انسان خود غفلت کرتا ہے اس سے توفیق چھین لی جاتی ہے۔ زندگی پر مت اتراؤ۔ دیکھو سبز شاخیں بھی بعض اوقات کٹ جاتی ہیں یہی قانون الٰہی ہے جس کی تہہ میں باریک در باریک اسباب ہوتے ہیں۔ پس غفلت اختیار نہ کرو۔ نیک نمونہ بنو۔ ایسا نہ ہو کہ ظالموں میں پکڑے جاؤ۔ مامور من اللہ امام کی اطاعت ضروری چیز ہے۔ اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَ لِلرَّسُوْلِ (الانفال 25) (اللہ اور اس کے رسول کی مان لو) پر عمل کرو۔ تاکہ تم اس لعنت سے بچ جاؤ جو مرد اور اس کے دل کے درمیان روک پیدا ہونے سے ہوتی ہے۔“ (ارشادات نور جلد اوّل صفحہ 66)

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

## محترم چودھری عبدالقدیر چٹھہ صاحب

ہفت روزہ ''بدر'' قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اپنے والد محترم چودھری عبدالقدیر چٹھہ صاحب کا ذکرخیر کرتی ہیں۔

محترم چوہدری عبدالقدیر چٹھہ درویش ابن محترم چوہدری سردار خانصاحب چٹھہ 1927ء میں موہلنکہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں سے حاصل کی۔ پھر والدین نے مزید تعلیم کے لئے قادیان بھجوادیا۔ جہاں تعلیم مکمل کر کے دفتر ایم۔این سینڈیکیٹ میں بطور اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ خدمت بجالانے لگے۔

جولائی 1947ء میں آپ کی شادی آپ کی کزن محترمہ امۃ القیوم صاحبہ بنت مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب سے اپنے گاؤں میں ہوئی۔ اسی اثناء میں حالات خراب ہوگئے تو آپ نے حفاظتِ مرکز کی حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر لبّیک کہا اور ایک قافلہ میں قادیان آگئے۔ آپ کی اہلیہ کو سات سال بعد قادیان بھجوایا جاسکا۔

محترم چوہدری عبدالقدیر چٹھہ صاحب کو قادیان سے عشق تھا۔ قادیان سے باہر کے سفر کے دوران بے چین رہتے اور قادیان پہنچ کر پُرسکون ہوجاتے۔ آپ کی وفات لاہور میں 13 اپریل 1987ء کو اُس وقت ہوئی جب آپ اپنے بیٹے کی شادی کے سلسلہ میں یہاں آئے ہوئے تھے۔ آپ کی خواہش کے مطابق جنازہ قادیان لے جایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

آپ ایک درویش صفت انسان تھے۔ ہر وقت ذکر الٰہی کرنے والے، تہجد گزار، نماز باجماعت اور تلاوت قرآن کے پابند، کثرت سے درود شریف اور استغفار کرنے والے، متوکّل، کوشش کر کے تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والے، بہت دعا گو، سادہ اور حلیم اور صابر اور عاجز انسان تھے۔ انتہائی مہمان نواز، بہت محنتی، دیانتدار، سچّے اور صائب الرائے۔ ضرورتمندوں کا بہت خیال رکھنے والے شخص تھے اور اسی لئے اپنوں اور غیروں میں ہردلعزیز تھے۔ کثیر تعداد میں غیرمسلم بھی آپ کے جنازہ میں شامل ہوئے جن میں سابق وزیر پنجاب مکرم سردار ستنام سنگھ باجوہ صاحب بھی شامل تھے۔

احمدیوں کے علاوہ اکثر غیرمسلم بھی اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھواتے تھے۔ مکرم سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ مَیں نے آپ کے پاس کچھ زیور بطور امانت رکھوائے تھے۔ پاکستان سفر پر جانے سے ایک روز قبل وہ امانت آپ نے خود اُن کے گھر جاکر واپس کی۔ باجوہ صاحب کی بیگم نے کہا کہ آپ واپس آکر بھی امانت واپس دے سکتے تھے، اس پر آپ نے جواب دیا کہ زندگی کا کیا پتہ ہے اور پھر اسی سفر کے دوران آپ کی وفات ہوگئی۔

آپ کی ایک بہت بڑی صفت ضرورتمندوں کا خیال رکھنا تھا۔ دستک دینے والے کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے تھے اور بچوں کو بھی اس کی خاص تلقین کرتے۔ جو بھی خدمت نظام کی طرف سے سپرد ہوتی بڑی محنت اور جذبہ کے ساتھ اس کو ادا کرتے۔ آپ ایک مثالی شوہر اور نہایت ہی شفیق باپ بھی تھے۔ تربیت کا بڑا خیال رہتا۔ ہر وقت نمازوں اور چندوں کی ادائیگی کی تلقین اٹھتے بیٹھتے کرتے رہتے۔ اپنے تینوں بچوں کی وصیت بھی کروائی۔ آپ کے ایک واقف زندگی بیٹے مکرم چوہدری عبدالواسع چٹھہ قادیان میں نائب ناظر امور عامہ اور جماعتی نمائندہ کے طور پر میونسپل کونسلر کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

زمانہ درویشی میں محترم چوہدری عبدالقدیر چٹھہ صاحب کو مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ آپ افسر لنگرخانہ، ناظر بیت المال خرچ، وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور کئی مرتبہ قائم مقام ناظراعلیٰ و امیر مقامی بھی مقرر ہوئے۔ قادیان کے امور سے متعلق مختلف وفود میں بھی آپ شامل رہے جو سرکاری حکام سے بات چیت کے لئے بھجوائے جاتے تھے۔ آپ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے تعزیتی تار میں فرمایا کہ ''جماعت ایک شجاع اور مخلص خادم سے محروم ہوگئی ہے''۔

..........

## محترم عطاء اللہ خان صاحب درویش

ہفت روزہ ''بدر'' قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں محترم عطاء اللہ خان صاحب کی خودنوشت داستانِ حیات شامل اشاعت ہے۔

آپ 1909 میں گاؤں 'نوراں والی' ضلع سرگودھا کے کاشتکار شیر محمد صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ ایک سکول میں عارضی ملازم تھے جب ایک احمدی مولوی عبدالمجید صاحب کی تبلیغ کے نتیجہ میں 1936ء میں پہلی بار قادیان آکر جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے اور تسلی کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بیعت کرلی۔ حضورؓ نے آپ کا نیا نام عطاء اللہ خان رکھ دیا۔ بعدازاں آپ کی والدہ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ نے بھی احمدیت قبول کرلی تھی لیکن والد اس سعادت سے محروم رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تحریک برائے دیہاتی مبلغین پر لبّیک کہتے ہوئے دسمبر 1945ء میں آپ قادیان آگئے۔ اس کا کورس تین سال کا تھا۔ اسی دوران مارچ 1947ء میں آپ کی شادی 'بڈھارانجھا' ضلع سرگودھا کے امیر جماعت مکرم شیخ شمس الدین صاحب کی بیٹی مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ سے ہوئی جو آپ کے ہمراہ قادیان آگئیں۔

چند ماہ بعد تقسیم ہند ہوگئی تو حضورؓ کا ارشاد تھا کہ عورتیں، بچے اور ساٹھ سال سے اوپر کے بوڑھے آدمی پاکستان چلے جائیں اور نوجوان میری اجازت کے بغیر نہ جائیں۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ بضد تھیں کہ آپ چلیں گے تو مَیں جاؤں گی، ورنہ نہیں۔ جب وہ کسی طرح نہ مانیں تو ایک روز مَیں اپنا سامان اٹھاکر اُن کے ساتھ چل پڑا تاکہ وہ سمجھ لیں کہ مَیں بھی پاکستان جا رہا ہوں۔ جب قافلہ روانہ ہونے لگا تو مَیں نے اہلیہ کے ایک رشتہ دار کو کہا کہ اِن کو پاکستان میں اِن کے گھر تک پہنچادیں اور پھر خود چھلانگ لگاکر ٹرک سے اُتر آیا۔ اہلیہ بخیریت اپنے گھر پہنچ گئیں۔ لیکن وہاں جاکر اُن کے مطالبہ میں شدّت آگئی کہ مَیں بھی پاکستان آجاؤں ورنہ وہ کوئی اَور قدم اٹھالیں گی۔ خاکسار نے انہیں لکھا کہ مجھے پاکستان بلوانے کے لئے کوشش کریں۔ خدا کا شکر ہے کہ اُن کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوئی اور مَیں قادیان میں ہی رہا۔

آپ مزید بیان کرتے ہیں کہ کچھ سال بعد بیوی بچوں سے ملنے کے لئے پاکستان آیا تو چند روز بعد یہ خواب دیکھا کہ مَیں اکیلا سفر کررہا ہوں اور گویا ایک گیٹ ہے جہاں پر ایک آدمی کھڑا ہے اور کہتا ہے کہ یہ گیٹ تمہارے لئے کھلا ہے اگر ابھی نہیں گئے تو پھر کبھی نہیں جاپاؤ گے اس لئے سوچ لو۔ یہ خواب دیکھ کر اگلے ہی روز مَیں گھر والوں کے لاکھ اصرار پر بھی نہیں رُکا اور سخت دل ہوکر بارڈر پر پہنچا۔ شام ہوچکی تھی اور گیٹ بند ہورہے تھے۔ مَیں نے ایک حاکم سے درخواست کی تو اس نے انکار کردیا کہ اب گیٹ نہیں کھولا جاسکتا۔ مَیں مایوس ہوکر وہیں بیٹھ گیا اور دُعا شروع کی کہ اللہ تعالیٰ میں تو تیرے خواب کی بِنا پر آیا تھا۔ اب اگر ایسا میرے ساتھ ہوا ہے تو میں کیا کروں؟ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے پوچھا کہ یہاں کیوں بیٹھے ہو۔ مَیں نے ساری کہانی بیان کی تو اُس نے مجھے کہا کہ پانچ منٹ کا وقت دیتا ہوں گزر سکتے ہو تو گزر جاؤ۔ پس میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور دوسری طرف آگیا۔ ہندوستان والوں نے بھی پوچھا تو میں نے ان کو بھی تمام بات بتادی۔ اس پر انہوں نے مجھے قادیان جانے کی اجازت دے دی۔

دیہاتی مبلغین کلاس میں سے جن پانچ مبلغین کو حضورؓ نے باہر کی جماعتوں میں بھجوایا اُن میں محترم عطاء اللہ خان صاحب بھی شامل تھے۔ چنانچہ 1948ء میں آپ کو ساندھن (یوپی) ضلع آگرہ بھیجا گیا۔ لیکن وہاں کے لوگ اردو نہیں بولتے تھے بلکہ ہندی بولتے تھے۔ چنانچہ 1951ء میں قادیان میں پانچ مبلغین کو ہندی پڑھانے کا انتظام کیا گیا جن میں آپ بھی شامل تھے۔ تین سالہ کورس کے امتحان کے بعد 1954ء میں آپ بطور ہندی مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول میں متعین ہوئے اور یہاں تیس سال تدریس کے پیشہ سے منسلک رہے۔ آپ کی خدمات کے اعتراف میں 1989ء میں لائن کلب کی جانب سے گورنر پنجاب نے ایک ٹرافی اور سرٹیفکیٹ بھی عطا کیا۔

آپ بہت نرم دل خوش مزاج تھے اور ایک عظیم اور شفیق استاد تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جب افرادِ قادیان کو بہشتی مقبرہ کی صفائی رکھنے کا ارشاد فرمایا تو جو قطعہ آپ کے حصہ میں آیا وہ صفائی کا نہایت اعلیٰ معیار ہوتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ 1991ء میں قادیان تشریف لائے تو آپ کے قطعہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور آپ کو ایک تبرک بھی عطا فرمایا۔

اکثر اوقات رات کو جب چہل پہل کم ہوجاتی تو آپ لنگرخانہ کے سامنے والی سڑک پر جھاڑو دے دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹے اور دو بیٹیاں عطا فرمائیں جو سب صاحب اولاد اور متموّل ہیں۔ اُن کی بار بار کی کوششوں کے باوجود بھی آپ نے قادیان میں رہنے کو ہی ترجیح دی اور قریباً سارا عرصہ تجرّد میں گزارا۔ 17 مئی 2006ء کو آپ کی وفات ہوئی۔

آپ کی اہلیہ محترمہ رسول بی بی صاحبہ کا ذکرخیر 15 جون 2012ء کے شمارہ میں کالم ''الفضل ڈائجسٹ'' کی زینت ہے۔

..........

## محترم چودھری محمد احمد خان صاحب

ہفت روزہ ''بدر'' قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں مکرم مجید احمد پرویز صاحب نے اپنے والد محترم چودھری محمد احمد خان صاحب درویش کا ذکرخیر کیا ہے۔

محترم چودھری محمد احمد خان صاحب ضلع ہوشیارپور کے گاؤں سٹروعہ میں حضرت چوہدری نور احمد خان صاحبؓ (ولد حضرت چوہدری بدربخش صاحبؓ) کے گھر 1916ء میں پیدا ہوئے۔ جنہوں نے 1903ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی اور 1905ء میں قادیان آکر دستی بیعت اور زیارت کی اور پھر قادیان میں رہائش اختیار کرلی اور صدرانجمن احمدیہ میں ملازم ہوگئے۔ آپؓ نے دفتر بہشتی مقبرہ اور لنگرخانہ میں خدمت سرانجام دی۔ نیز حضرت چوہدری نصراللہ خاں صاحبؓ (والد حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ) کے ساتھ بھی عرصہ دراز تک صدرانجمن احمدیہ قادیان میں کام کیا۔ اُن کے بارہ میں (اصحاب احمد جلد 11 میں) حضرت چوہدری نصراللہ خاں صاحبؓ نے لکھا ہے کہ انہوں نے میرے تحت دو سال کام کیا۔ آپ نہایت متقی، پرہیزگار اور ولی اللہ تھے۔ بہت دعاگو تھے اور نہایت سادہ زندگی کو پسند کرتے تھے۔ دفتر بہشتی مقبرہ میں باقاعدہ بیٹھ کر کام کرتے تھے اور ساتھ ساتھ قرآن کریم بھی حفظ کرتے جاتے تھے۔

1943ء میں محترم چودھری محمد احمد خان صاحب کی شادی اپنے ہی خاندان میں مکرم چوہدری حاکم علی خان صاحب مرحوم آف سٹروعہ کی بیٹی مکرمہ امتہ الرحمان صاحبہ سے ہوئی۔ تقسیم ہند کے وقت آپ نے مرکز کی حفاظت کے لئے خود کو پیش کرنے کی سعادت پائی۔ آپ نہایت نرم خو تھے۔ اپنی ذات کے لئے نہایت کفایت شعار تھے لیکن جماعتی تحریکات پر فراخدلی سے لبّیک کہتے۔ لباس بہت سادہ اور سفید اور صاف ستھرا پہنتے تھے۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں جماعت کا ٹیوب ویل چلانے کی ذمہ داری آپ کی تھی جہاں سے لوگ اپنی زمینوں پر قیمتاً پانی لگایا کرتے تھے۔ احمدی یا غیرمسلم لوگ دن اور رات کے کسی بھی پہر آپ کا دروازہ کھٹکھٹاتے اور آپ کبھی بھی ماتھے پر شکن لائے بغیر ٹیوب ویل چلاتے اور رقم وصول کرکے رسید کاٹتے۔ یہ رقم اگلی صبح خزانہ میں جمع کروادیتے۔ آپ بڑی خوش اسلوبی سے اپنے آخری دنوں تک یہ ڈیوٹی نبھاتے رہے۔ آپ نے نہایت اطاعت اور وفاداری کے ساتھ درویشی کا دَور گزارا۔ لوگوں سے کبھی کسی تنگی کا اظہار نہیں کیا۔ صرف خدا کے آگے سربسجود رہے۔ نہایت امین اور بااعتماد وجود تھے۔ صدرانجمن احمدیہ قادیان کے مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے تمام اکاؤنٹ کا حساب آپ کے پاس ہوتا تھا۔

محترم چودھری محمد احمد خان صاحب کی وفات 73 سال کی عمر میں 1989ء میں ہوئی۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم بشیر احمد ناصر صاحب آف کینیڈا کو بھی شعبہ فوٹوگرافی میں خاص خدمت کی سعادت مل رہی ہے۔

---

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 30 مئی 2011ء میں مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی ایک مختصر نظم شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

روز آتے رہیں یونہی سکرین پر روز یونہی مجھے آپ ملتے رہیں
میری ویران بزمِ سخن میں یونہی لفظ و اظہار کے پھول کھِلتے رہیں
میرے صحنِ چمن میں اُترتی رہے ساتھ خوشبو کے حسن بیاں کی صبا
یوں زرِفکر کے سکّے گرتے رہیں میرے محبوب کے ہونٹ ہلتے رہیں
خوف اور خامشی کی کڑی دھوپ میں کس کو چاک گریباں کا ہوش تک
روز یونہی جو وہ مسکراتے رہیں چاک سینوں کے اپنے بھی سِلتے رہیں

# Muslim Television Ahmadiyya
# Weekly Programme Guide
July 22, 2016 – July 28, 2016

*Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.*
*For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530*

## Friday July 22, 2016

00:15 Tilawat: Surah Al-Nurooj, Surah Al-Qaari'ah, Surah At-Takaathur, Surah Al-Asr and Surah Al-Humazah with Urdu translation.
00:45 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 31.
01:00 Reception In Nagoya - Japan: Recorded on November 09, 2013.
02:00 Spanish Service
02:55 Pushto Service
03:40 Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah Al-Imran, verses 163-181 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu, rec. March 30, 1995.
04:50 Liqa Maal Arab: Session no. 116.
06:00 Tilawat: Surah Al-Feel, Surah Quraish, Surah Al-Maa'on, Surah Al-Kauthar and Surah Al-Kaafiroon.
06:15 Dars-e-Hadith: The topic is 'the significance of the Holy Qur'an'.
06:30 Yassarnal Quran: Lesson no. 32.
07:00 Huzoor's Tour Of The Far East: Recorded on December 18, 2013.
07:45 Khilafat Qudrat-e-Sani
08:20 Rah-e-Huda: Recorded on July 16, 2016.
09:55 Indonesian Service
10:55 In His Own Words
11:30 Live Transmission From Baitul Futuh
12:00 Live Friday Sermon
13:00 Live Transmission From Baitul Futuh
13:35 Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 96-106.
13:50 Seerat-un-Nabi: The life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw) on the topic of 'Trust on Allah'.
14:35 Shotter Shondhane: Recorded on May 26, 2016.
15:40 Khilafat Qudrat-e-Sani [R]
16:20 Friday Sermon [R]
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:30 Huzoor's Tour Of The Far East [R]
19:05 Seerat-un-Nabi [R]
19:40 In His Own Words [R]
20:20 Deeni-o-Fiqahi Masail
21:00 Friday Sermon [R]
22:20 Rah-e-Huda [R]

## Saturday July 23, 2016

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:30 Dars-e-Hadith
00:45 Yassarnal Qur'an
01:05 Huzoor's Tour Of The Far East
01:35 Braheen-e-Ahmadiyya
02:10 Friday Sermon: Recorded on July 22, 2016.
03:20 Rah-e-Huda
04:50 Liqa Maal Arab: Session no. 117.
06:00 Tilawat
06:10 Dars-e-Hadith: The topic is 'materialism'.
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 45.
07:05 Jalsa Salana Canada Address: Rec. June 28, 2008.
08:00 International Jama'at News
08:30 Story Time: Programme no. 25.
08:55 Question And Answer Session
10:05 Indonesian Service
11:05 Friday Sermon: Recorded on July 22, 2016.
12:15 Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 107-115.
12:25 Al-Tarteel [R]
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Maidane Amal Ki Kahani
16:00 Live Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Jalsa Salana Canada Address [R]
19:30 Faith Matters: Programme no. 194.
20:30 International Jama'at News
21:00 Rah-e-Huda: Recorded on July 23, 2016.
22:30 Story Time [R]
22:55 Friday Sermon [R]

## Sunday July 24, 2016

00:[illegible] World News
00:25 Tilawat
00:35 In His Own Words
01:05 Al-Tarteel
01:35 Jalsa Salana Canada Address
02:30 Story Time
02:50 Friday Sermon: Recorded on July 22, 2016.
04:00 The Bigger Picture: Recorded on July 19, 2016.
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 118.
06:00 Tilawat: Surah Ash-Shams, Surah Al-Lail with Urdu translation.
06:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30 Yassarnal Quran: Lesson no. 32.
07:00 Khuddam And Atfal Class Sweden: Recorded on May 13, 2016.
07:55 Faith Matters: Programme no. 192.
09:00 Question & Answer Session: Rec. Nov. 05, 1995.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Spanish translation of the Friday sermon delivered on March 06, 2015 by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (aba).
12:00 Tilawat
12:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
12:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 32.
13:00 Friday Sermon: Recorded on July 22, 2016.
14:10 Shotter Shondhane: Rec. December 02, 2012.
15:10 Khuddam And Atfal Class Sweden [R]
16:00 Live Press Point
17:05 Kids Time: Programme no. 24.
17:35 Yassarnal Qur'an
18:00 World News
18:30 Khuddam And Atfal Class Sweden [R]
19:30 Live Beacon Of Truth
20:25 Roots To Branches
20:55 Press Point: Recorded on July 24, 2016.
22:00 Friday Sermon: Recorded on July 22, 2016.
23:05 Question And Answer Session [R]

## Monday July 25, 2016

00:05 World News
00:25 Tilawat
00:40 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:55 Yassarnal Qur'an
01:15 Khuddam And Atfal Class Sweden
02:05 Roots To Branches
02:30 Friday Sermon: Recorded on July 22, 2016.
03:40 Waqfe Aarzi
04:20 In His Own Words
04:50 Liqa Maal Arab: Session no. 119.
06:00 Tilawat
06:15 Dars-e-Hadith: the topic is 'importance and blessings of Surah Ikhlaas'.
06:25 Al-Tarteel: Lesson no. 45.
07:00 Huzoor's Tour Of The Far East
07:35 Rishta Nata Ke Masa'il
08:00 International Jama'at News
08:35 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
09:00 French Service: Rec. September 05, 1997.
10:05 Friday Sermon: Indonesian translation of Friday Sermon delivered on February 26, 2016.
11:15 Seerat-un-Nabi
12:00 Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 15-32.
12:15 Al-Tarteel [R]
12:50 Friday Sermon: Rec. September 03, 2010.
13:55 Bangla Shomprochar
15:00 Seerat-un-Nabi [R]
15:30 Khilafat-e-Haqqa Islamiya: The topic is 'Khalifa is appointed by Allah'.
16:00 Rah-e-Huda: Recorded on July 23, 2016.
17:30 Al-Tarteel [R]
18:10 World News
18:30 Huzoor's Tour Of The Far East [R]
19:00 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
19:20 Somali Service
19:55 Khilafat-e-Haqqa Islamiyyah [R]
20:35 Rah-e-Huda [R]
22:05 Friday Sermon: Rec. September 03, 2010.
23:20 Seerat-un-Nabi [R]

## Tuesday July 26, 2016

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Dars-e-Hadith
00:45 Al-Tarteel
01:20 Huzoor's Tour Of The Far East
02:00 Khilafat-e-Haqqa Islamiyyah
02:35 Kids Time
03:05 Friday Sermon
04:20 In His Own Words
04:50 Liqa Maal Arab: Session no. 120.
06:00 Tilawat
06:15 Darse Majmooa Ishtihirat
06:40 Yassarnal Quran: Lesson no. 33.
07:00 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Khuddam And Atfal Sweden: Recorded on May 13, 2016.
08:00 Tehreek-e-Jadid
08:30 Noor-e-Mustafwi
09:00 Question & Answer Session: Rec. Nov. 05, 1995.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on July 22, 2016.
12:05 Tilawat
12:15 In His Own Words
12:50 Yassarnal Quran [R]
13:05 Faith Matters: Programme no. 200.
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Spanish Service
15:40 Noor-e-Mustafwi [R]
16:00 Press Point: Recorded on July 24, 2016.
17:10 Food For Thought- Family Violence [R]
17:40 Yassarnal Quran [R]
18:00 World News
18:20 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Khuddam And Atfal [R]
19:15 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on July 22, 2016.
20:15 The Bigger Picture: Recorded on July 19, 2016.
21:05 Press Point [R]
22:05 Faith Matters [R]
23:10 Question & Answer Session: Rec. Nov. 05, 1995.

## Wednesday July 27, 2016

00:10 World News
00:25 Tilawat
00:35 Darse Majmooa Ishtihirat
01:00 Yassarnal Qur'an
01:20 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Khuddam And Atfal Sweden
02:10 Story Time: Programme no. 25.
02:30 Food For Thought-Family Violence
03:05 Press Point
04:05 Noor-e-Mustafwi
04:25 Australian Service
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 121.
06:00 Tilawat
06:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 45.
07:05 Jalsa Salana Canada Address: Rec. June 29, 2008.
07:55 The Bigger Picture: Rec. May 10, 2016.
08:45 Question And Answer Session
10:00 Indonesian Service
11:05 Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on July 22, 2016.
12:10 Tilawat: Surah Al-Anfaal, verses 9-41.
12:25 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
12:40 Al-Tarteel [R]
13:15 Friday Sermon: Recorded on July 23, 2010.
14:10 Bangla Shomprochar
15:15 Deeni-o-Fiqahi Masail
15:45 Kids Time: Programme no. 25.
16:20 Azeemu Shaan Inqelab
16:30 Faith Matters: Programme no. 195.
17:20 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Jalsa Salana Canada Address [R]
19:15 French Service
20:20 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:20 Tareekh Khilafat-e-Ahmadiyyat
22:00 Friday Sermon [R]
22:55 Intikhab-e-Sukhan: Rec. May 07, 2016.

## Thursday July 28, 2016

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:50 Al-Tarteel
01:30 Jalsa Salana Canada Address
02:20 Deeni-o-Fiqahi Masail
02:50 Azeemu Shaan Inqelab
03:00 Open Forum
03:35 In His Own Words
04:05 Faith Matters
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 122.
06:00 Tilawat & Darse Majmooa Ishtihirat
06:40 Yassarnal Quran: Lesson no. 32.
07:00 Far East Tours: Recorded on December 18, 2013.
07:40 In His Own Words
08:15 Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah Al-Imran, verses 163-181 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Rec. March 30, 1995.
09:25 Indonesian Service
10:30 Japanese Service
10:55 Mahmood Mosque Sweden
11:30 Tilawat
11:45 Darse Majmooa Ishtihirat
12:15 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 32.
12:45 Friday Sermon: Recorded on July 22, 2016.
14:00 Live Shotter Shondane
16:05 Persian Service
16:35 Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:40 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:25 Far East Tours [R]
19:10 Islami Mahino Ka Ta'aruf
19:55 German Service
21:00 Faith Matters: Programme no, 192.
22:00 Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:25 Beacon Of Truth [R]

***Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).***

# Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 23 | Friday 22 July , 2016 | Issue No. 30


حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ سویڈن 2016ء

## سٹاک ہوم میں یونیورسٹیز کے پروفیسرز اور دیگر مہمانوں کی حضور انور سے ملاقات اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو۔ پروفیسرز اور مہمانوں کے مختلف امور سے متعلق سوالات کے جوابات۔ بیت العافیت سٹاک ہوم میں ورود مسعود اور احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال۔ سٹاک ہوم سے روانگی اور گوتھن برگ میں ورود مسعود۔ مسجد ناصر سویڈن۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں دورہ کی وسیع پیمانے پر کوریج۔

## (سویڈن میں حضور انور ایدہ اللہ کی مصروفیات کی ایک جھلک)


(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)


### 18 مئی 2016ء بروز بدھ

صبح تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

### سٹاک ہوم میں یونیورسٹیز کے پروفیسرز اور دیگر مہمانوں کی حضور انور سے ملاقات اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو

آج پروگرام کے مطابق یونیورسٹیز کے بعض پروفیسر صاحبان اور بعض دوسرے مہمانوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات تھی۔ درج ذیل پروفیسرز صاحبان اور دوسرے مہمان حضور انور سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے اور میٹنگ روم میں حضور انور کی آمد کے منتظر تھے:

Mr. Simon Sorgenferi (پروفیسر)

Mr. Frederic Brusi (اسسٹنٹ لیکچرر سٹاک ہوم یونیورسٹی)

Mr. Jenny Berglund (ایسوسی ایٹ پروفیسر)

پروفیسر David Thurfjell

لیکچرر Ferdinando Sardeua

Mr. Lizzie Oved Scheja (سویڈن میں Jewish کلچر کے بانی اور ڈائریکٹر)

Mr. Ulf Lindgren (چرچ کے نمائندہ)

Mr. Torbjorn Persson روٹری کلب Arlanda کے پریذیڈنٹ

Mr. Maynard Gerber (Cantor, Judiska Forsamlingen)

ان مہمانوں کے علاوہ پروگرام کے دوران انڈیا اور اسرائیل کے ایمبیسیڈرز بھی تشریف لائے اور پروگرام میں شامل ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پروگرام کے مطابق صبح دس بجے تشریف لائے۔

ملاقات کے آغاز میں وہاں موجود پروفیسرز نے اپنا تعارف کروایا۔ سب سے پہلے سویڈن سے تعلق رکھنے والے ایک پروفیسر نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ مشرقِ وسطیٰ میں ایک لمبا عرصہ گزار چکے ہیں۔

اس کے بعد ایک خاتون پروفیسر نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ان کا تعلق تل ابیب (اسرائیل) سے ہے مگر وہ گزشتہ بیس سال سے سویڈن میں مقیم ہیں۔

اس کے بعد ایک پروفیسر ڈاکٹر نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ میں اس وقت یہودی کمیونٹی کے لئے کام کر رہا ہوں۔ میں ختنے بھی کرتا ہوں لیکن جو لوگ میرے پاس سب سے زیادہ آتے ہیں وہ مسلمان ہیں۔ اس لئے میں مسلمانوں کو بہت قریب سے جانتا ہوں۔

اس کے بعد ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر خاتون نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ میں یہاں سویڈن میں ایک یونیورسٹی میں مذہب پڑھاتی ہوں۔ اسی طرح انگلینڈ کی Warwick یونیورسٹی میں وزٹنگ پروفیسر بھی ہوں۔ اس کے علاوہ میں Islamic Education پر بھی ریسرچ کر رہی ہوں۔

اس کے بعد ایک پروفیسر نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ان کا subject ایران کی تاریخ اور شیعہ ازم ہے۔

یونیورسٹی آف سٹاک ہوم کے ایک پروفیسر نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ تاریخِ مذاہب پڑھاتے ہیں۔ انہوں نے اسلام اور Middle Eastern Studies میں سپشلائزیشن کی ہوئی ہے۔

یونیورسٹی آف سٹاک ہوم کے ایک اور پروفیسر نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ بھی تاریخِ مذاہب پڑھاتے ہیں اور انہوں نے South Asian Religions پر سپیشلائزیشن کی ہوئی ہے۔

اس مختصر تعارف کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ آج یہاں سارے پروفیسرز ہی موجود ہیں۔ جس پر ایک مہمان نے بتایا کہ ان کے علاوہ باقی پروفیسرز ہیں اور وہ سویڈن کے ایک چرچ میں پادری ہیں۔ نیز انہوں نے بتایا کہ وہ تین سال مصر میں رہ کر آئے ہیں۔

اس کے علاوہ اس میٹنگ میں سویڈن میں متعین انڈیا اور اسرائیل کے ایمبیسڈرز بھی شامل ہوئے۔

☆ **اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ سویڈن میں حالاتِ زندگی کیا ہیں؟ اس پر ایک پروفیسر خاتون نے جواب دیتے ہوئے کہا:**

میرا خیال ہے اگر عمومی طور پر دیکھا جائے تو دورِ حاضر میں جس طرح بعض تبدیلیاں آرہی ہیں ان کا اثر باقی یورپ کی طرح سویڈن پر بھی پڑ رہا ہے۔ اور اگر انفرادی لحاظ سے دیکھا جائے تو اگر آپ ٹھیک راستے پر ہیں تو سویڈن میں زندگی کافی آسان ہے۔

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر ایک پروفیسر نے بتایا کہ** سویڈن میں یہودیوں کی کل آبادی تقریباً 20 ہزار کے قریب ہے اور ان میں سے نصف Greater Stockholm میں ہی آباد ہیں۔ اس کے علاوہ یہودیوں کی کمیونٹی گوتھن برگ اور مالمو کے علاقوں میں بھی موجود ہے۔ لیکن سب سے زیادہ یہودی سٹاک ہوم میں ہی آباد ہیں۔

☆ **اس کے بعد ایک پروفیسر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوال کیا کہ آپ کا سویڈن میں قیام کیسا رہا؟**

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** گزشتہ دنوں کافی مصروفیت رہی ہے۔ جماعت کے بہت سے افراد ملنے کے لئے آتے رہے ہیں۔ کچھ تقاریب کا انعقاد ہوا۔ مالمو میں مسجد کا افتتاح ہوا۔

**موصوف نے پوچھا کہ کیا آپ گوتھن برگ میں تشریف لے کر گئے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ اس دورہ میں تو ابھی تک گوتھن برگ نہیں گیا لیکن سٹاک ہوم سے گوتھن برگ جانے کا ہی پروگرام ہے۔ مگر گیارہ سال پہلے جب میں سویڈن آیا تھا اس وقت گوتھن برگ بھی گیا تھا۔ بہرحال یہاں سٹاک ہوم میں مَیں پہلی مرتبہ ہی آیا ہوں۔

☆ **ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ کیا یہاں سویڈن میں جماعتِ احمدیہ کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے؟**

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آپ یہ نہیں کہہ سکتے ہیں بہت بڑی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن بہرحال بتدریج کچھ تو اضافہ ہو رہا ہے۔ حال ہی میں پاکستان کے کافی ریفیوجیز یہاں آکر آباد ہوئے ہیں جن کو UNHCR کے ذریعہ سے مشرق بعید کے مختلف ممالک ملائیشیا اور تھائی لینڈ وغیرہ میں ریفیوجی سٹیٹس دیا گیا تھا۔

☆ **ایک خاتون پروفیسر نے سوال کیا کہ یوکے میں آپ کی جماعت کتنی بڑی ہے؟ میں نے سنا ہے وہاں بھی سارے ملک میں آپ کی مساجد ہیں؟**

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** وہاں تقریباً 35 ہزار کے قریب احمدی ہیں جن میں سے اکثریت لندن میں ہے۔ لیکن احمدی سارے ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس طرح وہاں کے تقریباً تمام بڑے شہروں میں ہماری مساجد اور سنٹرز ہیں۔ یوکے میں تقریباً ہر سال ہی دو سے تین مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔

☆ **اس کے بعد ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ شیعوں کے خلاف جو نفرت میں اضافہ ہو رہا ہے اس کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اور جس طرح شیعوں کے خلاف نفرت میں اضافہ ہو رہا ہے اس کا احمدیوں کے ساتھ کیا تعلق بنتا ہے؟**

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** مسلمانوں کی اکثریت سنی فرقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ گوکہ سنیوں کے اندر بھی کافی فرقے ہیں۔ مگر یہ سب کہتے ہیں کہ شیعہ لوگ اصل تعلیم سے ہٹے ہوئے ہیں اور اسلام کی صحیح تعلیمات پر عمل نہیں کرتے۔ اور ہمارے متعلق بھی ان کا یہی خیال ہے۔ شیعہ لوگوں کے اپنے عقائد ہیں جو وہ کئی


باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں